

18 جون 2017ء

# سندھ عیکزین

برطانیہ کے الیکشن 2017ء  
12 پاکستانی نژاد سیاستدانوں کے کارنامے

## سٹریٹ کرائم

سی سی ٹی وی کیمرے تو ہیں  
لیکن بینک اور بازار لٹ رہے ہیں

## قطر بحران

مشرق وسطیٰ میں نئے تنازعات کا جنم

آغاز سے لے کر چیمپینز ٹرافی تک

ڈک ورتھ لیوس طریقہ کار کیا ہے؟



★ بڑھی ہوئی حرارت کو کم کرتا ہے۔  
★ معدہ، دل اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔



قدرتی ذائقہ  
فرحت اور تسکین کے لئے

(شیریں)

# شریت انار



نام بھی لانا  
معیار بھی لانا



itsurdu.blogspot.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہم چاہتے ہیں کہ اردو کا ہر ناول ہر کتاب ہر افسانہ اور ہر تحریر آپ کی دسترس میں ہو۔ اس کے لئے ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔ آپ کچھ بھی لکھیں ہمیں بھیجیں ہم اسے اپنے بلوگ پر اپ لوڈ کر دیں گے۔ کچھ بھی ہو ہم اسے پی ڈی ایف میں کنورٹ کر کے کتابی شکل میں ڈھال لیں گے۔ الحمد للہ ہمارے بلوگ پر ۳۵۰۰ سے زائد کتابوں کے ایکٹو لنک موجود ہیں، اور ہماری سائٹ ڈیلی آپ ڈیٹ ہوتی ہے۔ تو چلیے پھر قلم اٹھائیں اور شروع ہو جائیں، اپنی تحریر نیچے دئے گئے ای میل اڈریس پر بھیجیں۔ کیونکہ ہم دینے نہیں کرتے،

itsurdu.blogspot.com

[khalidjee@hotmail.com](mailto:khalidjee@hotmail.com)



اشرفؔ کی روایت



تحقیق؁ معیار؁ کفایت

قائم شدہ 1939

# 270 سے زائد قدرتی ادویات کے ساتھ

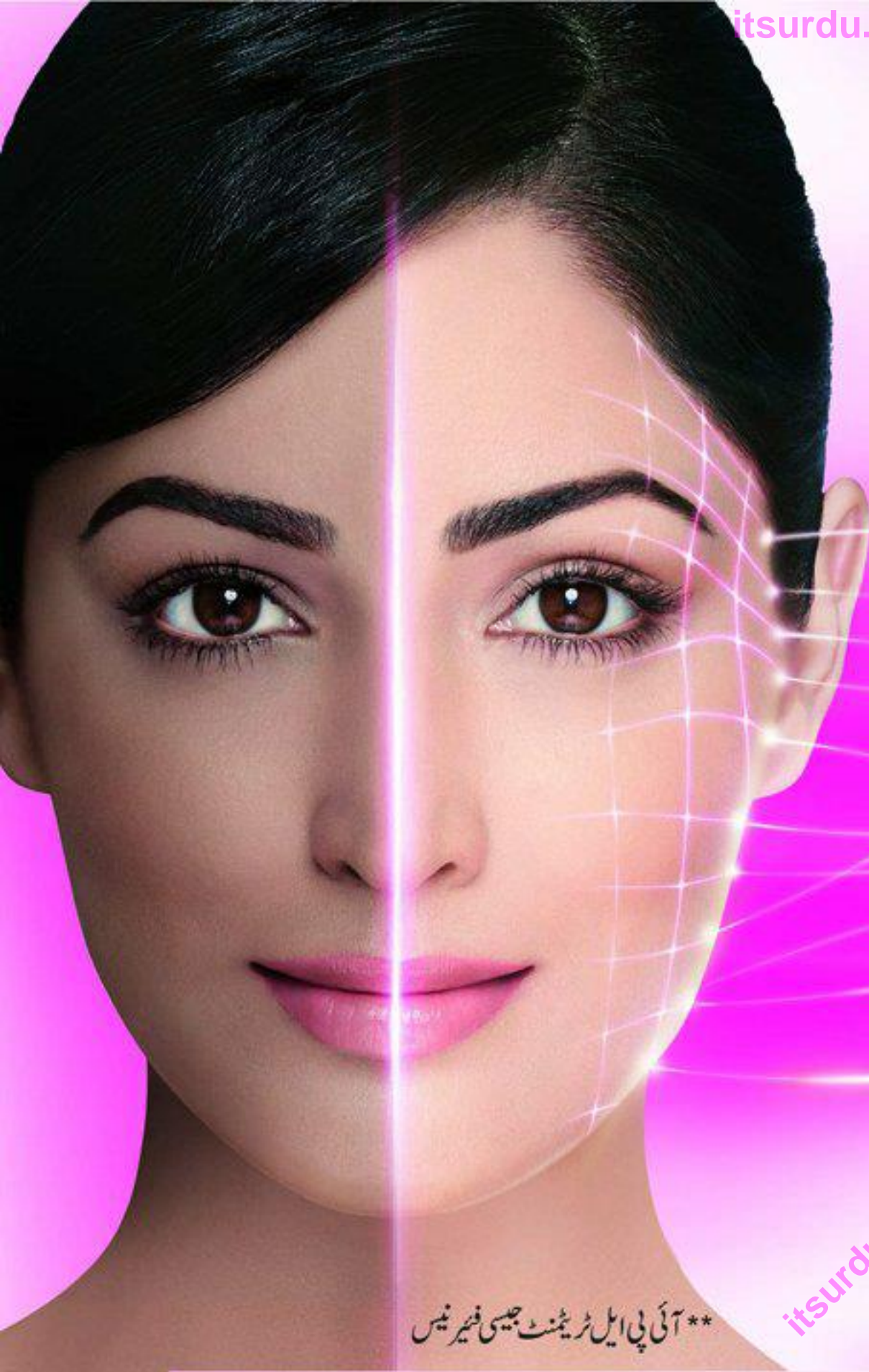
## صحت مند پاکستان



اشرف لیبارٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

Phone: 041-8847601-2, Fax: 041-8847607, www.ashraflabs.com, E-mail: info@ashraflabs.com, www.facebook.com/ashraflabspakistan





\*\*آئی پی ایل ٹریٹمنٹ جیسی فیر نیس



## لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسا نکھار

بہترین فیر نیس کے لئے دنیا بھر میں جلد کے ماہرین لیزر ٹریٹمنٹ کی جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہی ٹریٹمنٹ صرف ایک کریم سے مل جائے تو؟  
اب لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسی فیر نیس ملے ”فیر اینڈ لولی ایڈوانس ملٹی وٹامن“ سے۔  
اس کا طاقت ور ملٹی وٹامن فارمولا لیزر لائٹ کی طرح جلد کی گہرائی تک جاتا ہے۔ سیاہ خلیات کو صاف اور روشن کر کے جلد کو نکھارتا ہے۔  
تو لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ جیسے نکھار کے لئے صرف فیر اینڈ لولی کا بیسٹ فارمولا۔

*Fair & Lovely* | ADVANCED  
MULTI VITAMIN™

\*لیزر لائٹ ٹریٹمنٹ سے مراد جلد کے اندر آئی پی ایل (Intense Pulsed Light) ہے

\*تخلیقی خاکہ





## اپنی اصلاح آپ کریں

اللہ کی مخلوق کم و بیش چھتیس ہزار ہے جس میں انسان بھی ایک ہے۔ اللہ نے انسان کو جو خوبیاں عطا کی ہیں ایسی خوبیاں کسی بھی خلق میں ناپید ہیں۔ انسان کو اللہ نے سب سے بڑا عقل عطا کیا ہے۔ انسان کو اللہ نے اعضا و جوارح عطا کئے جس کا استعمال انسان اچھے یا برے کاموں میں کرتا ہے اور سب سے بہترین عطیہ اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ اس نے انسان کو عقل و فہم اور دانائی سے نوازا ہے۔ اس کے لئے زمین و آسمان سفر کے اور اپنی نشانوں کو انسان کے سامنے بیان کیا تاکہ انسان کا عقیدہ اور ایمان پختہ ہو جائے اور انسان اس کی اطاعت کرے۔ انسان غلطیوں اور گناہوں کا پتلا ہے۔ غلطی کرنا اس کی سرشت میں شامل ہے، اس کے باوجود اللہ نے اپنے بندوں کی مغفرت کا وعدہ کیا ہے لیکن کچھ ایسے بھی انسان اس دنیا میں بستے ہیں جو صرف دوسروں کی غلطیوں پر انگشت نمائی کرتے ہیں اور دوسروں کی غلطیوں کی نشان دہی کرتے ہیں لیکن شاید وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے اندر بھی کچھ خامیاں ہیں۔ ان کے اندر بھی برائی کے کچھ عنصر موجود ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خود اپنی خامیوں اور اپنی غلطیوں کو نہیں گنوتا بلکہ اپنی غلطی اور کوتاہی چھپانے کے لئے دوسروں کے عیوب کو عیاں کرتا ہے۔ چنانچہ ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جتنا آسان فیروں کی عیب جوئی کرنا ہے اتنا ہی مشکل خود شناسی ہے۔ ہم دوسروں کی اصلاح کا بیڑہ اٹھا تو سکتے ہیں مگر اپنی اصلاح کے معاملے میں کوتاہ نظر آتے ہیں۔

ایک بات قابل غور بھی ہے اور قابل مشاہدہ بھی کہ اگر ایک انٹلی جم کسی کی غلطی کی جانب اٹھتے ہیں تو چارہ لگائیں ہماری جانب اٹھ جاتی ہیں، اس وقت بھی ہمیں یہ احساس نہیں ہوتا کہ شاید وہ خامی ہمارے اندر بھی موجود ہو اور یہ بات صد فیصد سچ ہے کہ جب تک ہم اپنے قول پر عمل نہیں کریں گے ہم دوسروں کو اس کے زیر اثر نہیں لاسکتے۔ یہی کی ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے اور ہم اسے "ناممکن" لفظ "ناممکن" سے "ہا" نکال دیں تو "ممکن" ہو جاتا ہے اور ہم اسے "کبر" دیتے ہیں۔ اگر ہماری سوچ میں گہرائی اور گیرائی ہو تو یہی ناممکن ہماری کامیابی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ لفظ "ناممکن" سے "ہا" نکال دیں تو "ممکن" ہو جاتا ہے اور ہم اسے "پسمانی" انجام دے سکتے ہیں۔ "ہا" لفظ ہی تو تمام جدوجہد اور کامیابی کی جڑ ہے۔ اسی "ہا" کے لئے تو ہم بار بار کوششیں کرتے ہیں اور یہی "ہا" ہماری راہ میں روکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ تمام تنگ و دوای "ہا" کے لئے ہوتی ہے۔

بچہ لیکن ہونا پارٹ کی کامیابیوں کا راز اسی "ہا" یا "نہیں" میں مضمر تھا۔ بچہ بچہ لیکن، اس کی زندگی کی لغت میں لفظ "نہیں" یا "ہا" نہیں ہے۔ کچھ بچی داستان انگریزی کے لفظ Impossible کی ہے۔ انگریزی میں سلیس انداز میں اس لفظ کو ادا کر کے کسی کام کے نام کو بنائے کی مہرمت کر دیتے ہیں لیکن یہی لفظ خود بخود حکم کو اس کی دعوت دیتا ہے کہ اس میں جو راز چھپی ہو وہ خفیہ ہی کاوش کے بعد عیاں ہوتا ہے۔ یہی ناممکن جو زبان سے کہتا ہے تو یہی لفظ ہی کر کہتا ہے "میں ممکن ہوں" پھر بھی ہماری فہم و فہم اس کو قبول نہیں کرتی۔ بعض اوقات انسان یہ کیوں سوچ لیتا ہے کہ اگر اس میں کوئی خامی ہے تو وہ وہ نہیں ہو سکتی؟ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ اگر انسان کوشش کرے تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا؟ لیکن ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ انسان اپنے اندر بھی عاداتیں پیدا کر کے ایک مثال قائم کرے بلکہ ہوتا تو یہی ہے کہ "اندھے کے ہاتھوں میں چراغ" جس سے اندھے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ دوسرے اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ ہم دوسروں پر ہنستے ہیں اور دوسرے ہماری ذات سے اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ ہم دوسروں کی غلطیوں پر ہنستے ہیں، ہم دوسروں کی قابلیت دیکھ کر حسد کرتے ہیں جبکہ ہونا تو یہی چاہئے کہ بجائے حسد کے ہم ان پر رشک کریں اور اپنے اندر اتنی زیادہ قابلیت و اہلیت پیدا کریں کہ وہی ہماری طاقت بن جائے۔ دوسروں کو شکست دینا زیادہ بہتر ہے کہ اپنی اصلاح کی جائے۔ یہ کام اسی وقت شروع کر دیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری انظر اس سوال پر جائے کہ کیسے شروع کریں اور کہاں سے شروع کریں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس سے پہلے کچھ نہ ہو، اسے شروعات کہتے ہیں بالکل اسی طرح اگر ہم خود اپنی اصلاح کے بارے میں آج ہی سے ابتدا کریں اور دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کرنا شروع کر دیں تو شاید بہت جلد تک ہم ایک کامیاب زندگی گزارنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔

## تلاوت قرآن کے آداب

- ☆ کیونکہ یہ گانے والوں کا طریقہ ہے۔
- ☆ قرآن مجید کو تجوید کے اصولوں کے مطابق عمدہ اور صحیح مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھے۔
- ☆ جتنا ممکن ہو قرآن مجید کو ترنیل سے (ظہر ظہر کر) پڑھے۔
- ☆ رموز و اوقاف کا خیال رکھ کر تلاوت کرے۔
- ☆ اپنی بابط کے مطابق خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرے تاہم راگ اور گانے کی طرز لگانا ناہی ادنیٰ ہے۔
- ☆ آیات رحمت پر رحمت کی دعا کرے جبکہ آیات وعید پر مغفرت کی دعا کرے۔
- ☆ دوران تلاوت ادھر ادھر دیکھنا یا ادنیٰ میں داخل ہے۔
- ☆ تلاوت کرتے وقت اپنے پاؤں پر ہاتھ نہ رکھے اور نہ ادھر ادھر کی چیزوں کے ساتھ کھیلے۔ اگر ورق النہا پڑے تو اٹھی پر تھوک زبان سے نہ لگائے کہ یہ بے ادبی ہے۔
- ☆ دوران تلاوت ناک میں انٹلی ذوالادب کے خلاف ہے۔
- ☆ دوران تلاوت کسی سے بات نہ کرے۔ اگر ضروری ہو تو آیت مکمل کر کے بات کرے۔ اگر ممکن ہو تو رکو مکمل کر کے کلام کرے۔ دوبارہ تلاوت کرنے سے پہلے تہود ضرور پڑھے۔
- ☆ دوران تلاوت آیات عذاب پر رونے کی کوشش کرے تو بہتر ہے۔
- ☆ آیات سجدہ پر سجدہ کرے اگر فوراً نہیں تو بعد میں پہلی فرصت میں سجدہ کرے۔ یہ ان آیات کا قح ہے۔
- ☆ جب طبیعت تلاوت کرتے کرتے تھک جائے تو رک جائے۔ تلاوت کے دوران طبیعت کا اشراف بہتر ہے۔
- ☆ قرآن مجید کی تلاوت کے آداب و طرح کے ہیں۔ ایک آداب ظاہری اور دوسرے آداب باطنی۔ دونوں طرح کے آداب کی تفصیل درج ذیل ہے:
- ☆ آداب ظاہری:
- ☆ با وضو اور قبلہ رخ ہو کر بیٹھے اگر خوشبو لگائے تو بہتر ہے۔
- ☆ تلاوت کرتے وقت لباس بھی پاکیزہ ہونا چاہئے۔
- ☆ ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں آنے جانے والوں کو تنگی ہو یا ان کی پشت ہونے کا امکان ہو۔
- ☆ قرآن مجید کو ٹھیک، رطل یا اونچی جگہ پر رکھے۔
- ☆ تلاوت قرآن کا آغاز تہود اور تسبیح سے کرے۔
- ☆ جب دوران تلاوت کوئی سورت آجائے تو تہود پڑھنے کی ضرورت نہیں صرف تسبیح پڑھا جائے۔
- ☆ جب آغاز تلاوت سورہ توبہ ہو تو تہود ضروری ہے اور تسبیح میں اختیار ہے چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔
- ☆ جب دوران تلاوت سورہ توبہ آجائے تو تہود اور تسبیح دونوں کا پڑھنا ضروری نہیں۔
- ☆ جہاں مختلف لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں وہاں زیر لب پڑھنا بہتر ہے۔
- ☆ اگر تنہائی نصیب ہو تو اونچی آواز سے تلاوت کر سکتا ہے، اگر کسی کو تکلیف کا اندیشہ ہو تو آہستہ پڑھے۔
- ☆ اونچی آواز سے تلاوت کرتے ہوئے اپنے کان یا رخسار پر ہاتھ نہ رکھے،

## اعتکاف کے فضائل و مسائل

مولانا محمد الیاس گھمن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دے گا، ایک خندق کی مسافت آسمان و زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔ ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی کیا فضیلت ہوگی؟ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان کی مبارک گزریوں میں اعتکاف کرتے ہیں اور نہ کوہ فضیلت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی تمام نیکیاں اسی طرح لکھی جاتی رہتی ہیں جیسے وہ ان کو خود کرتا رہا ہو۔ اعتکاف کے دو اہم فوائد یہ ہیں۔ اول: مختلف جتنے دن اعتکاف کرے گا اتنے دن گناہوں سے بچا رہے گا۔ دوم: جو نیکیاں وہ باہر کرتا تھا مثلاً مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، غرباء کی امداد، علماء کی مجالس میں حاضری وغیرہ اعتکاف کی حالت میں اگرچہ ان کاموں کو نہیں کر سکتا لیکن اس قسم کے اعمال کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

### چند ضروری مسائل:

ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں کیا جانے ۱۱ اعتکاف "سنت مؤکدہ علی الکفایہ" ہے۔ یعنی بڑے شہروں کے محلے کی کسی ایک مسجد میں اور گاؤں دیہات کی پوری بستی کی کسی ایک مسجد میں کوئی ایک آدمی بھی اعتکاف کر چکا تو سنت سب کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اس اعتکاف کے چند مسائل یہ ہیں:

1: رمضان کے سنت اعتکاف کا وقت تیسواں روزہ پورا ہونے کے دن غروب آفتاب سمندر و غروب ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک رہتا ہے۔ محکم کو چاہیے کہ وہ تیسویں دن غروب آفتاب سے پہلے اعتکاف والی جگہ پہنچ جائے۔ 2: جس محلے یا بستی میں اعتکاف کیا گیا ہے، اس محلے اور بستی والوں کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اگرچہ اعتکاف کرنے والا دوسرے محلے کا ہو۔ 3: آخری عشرہ کے چند دن کا اعتکاف، اعتکاف فصل سے، سنت نہیں۔ 4: عورتوں کو مسجد کے بجائے اپنے گھر میں اعتکاف کرنا چاہیے۔ 5: سنت اعتکاف کی دل میں اتنی نیت کافی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رمضان کے آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔ 6: کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف بٹھانا جائز نہیں۔ 7: مسجد میں ایک سے زائد لوگ اعتکاف کریں تو سب کو ثواب ملتا ہے۔ 8: مسنون اعتکاف کی نیت میں تاریخ کے غروب شمس سے پہلے کر لینی چاہیے، اگر کوئی شخص وقت پر مسجد میں داخل ہو گیا لیکن اس نے اعتکاف کی نیت نہیں کی اور سورج غروب ہو گیا تو پھر نیت کرنے سے اعتکاف سنت نہیں ہوگا۔

اعتکاف مسنون کے صحیح ہونے کے لیے مندرجہ ذیل چیزیں ضروری ہیں:

مسلمان ہونا، عاقل ہونا، اعتکاف کی نیت کرنا، مرد اور عورت کا جنابت یعنی غسل واجب ہونے والی حالت سے پاک ہونا (یہ شرط اعتکاف کے جائز ہونے کیلئے ہے لہذا اگر کوئی شخص حالت جنابت میں اعتکاف شروع کر دے تو اعتکاف تو صحیح ہو جائے گا لیکن یہ شخص گناہگار ہو گا) عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا، روزے سے ہونا (اگر اعتکاف کے دوران کوئی ایک روزہ نہ رکھ سکے یا کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو مسنون اعتکاف بھی ٹوٹ جائیگا)۔ جس شخص کے بدن سے بدبو آتی ہو یا ایسا مرض ہو جس کی وجہ سے لوگ تنگ ہوتے ہوں تو ایسا شخص اعتکاف میں نہ بیٹھے البتہ اگر بدبو تھوڑی ہو جو خوشبو وغیرہ سے دور ہو جائے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو تو جائز ہے۔

### اعتکاف کی حالت میں جائز کام:

کھانا پینا (بشرطیکہ مسجد کو گند نہ کیا جائے)، سونا، ضرورت کی بات کرنا، اپنا یا دوسرے کا کلاچ یا کوئی اور مقدمہ کرنا، کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، تیل لگانا، کنگھی کرنا (بشرطیکہ مسجد کی چٹائی اور قالین وغیرہ خراب نہ ہوں)، مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا، نہ لکھنا یا دانا یا دیکھنا لیکن یہ کام بغیر اجرت کے کرے تو جائز ہیں اور نہ مکروہ ہیں، برتن وغیرہ وضو یا ریت یا زندقہ کیلئے خرید و فروخت کرنا بشرطیکہ سودا مسجد میں نہ لایا جائے، کیونکہ مسجد کو قاعدہ تجارت گاہ بنانا جائز نہیں۔ عورت کا اعتکاف کی حالت میں بچوں کو دودھ پلانا۔ مختلف کا اپنی نشست گاہ کے ارد گرد چادریں لگانا۔ مختلف کا مسجد میں اپنی جگہ بدلنا۔ بقدر ضرورت، ستر، صابن، کھانے پینے کے برتن، ہاتھ دھونے کے برتن اور مطالعہ کیلئے دینی کتب مسجد میں رکھنا۔

### منوعات و مکروہات:

بلا ضرورت باتیں کرنا۔ اعتکاف کی حالت میں فحش یا بیکار اور جھوٹے قصے کہانیوں یا اسلام کے خلاف مضامین پر مشتمل لٹریچر، تصویر دار اخبارات و رسائل یا اخبارات کی جھوٹی خبریں مسجد میں لانا، رکھنا، پڑھنا، سننا۔ ضرورت سے زیادہ مسلمان مسجد میں لا کر کھیر دینا۔ مسجد کی کنگھی، گیس اور پانی وغیرہ کا بیجا استعمال کرنا۔ مسجد میں سکرٹ و حق پینا۔ اجرت کے ساتھ حجامت بنانا اور بخوانا، لیکن اگر کسی کو حجامت کی ضرورت ہے اور بغیر معاوضہ کے بنائے والا ایسا نہ ہو تو ایسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے کہ حجامت بنانے والا مسجد سے باہر رہے اور مختلف مسجد کے اندر۔

### حاجات طبعیہ:

پیشاب، پاخانہ اور استنجے کی ضرورت کیلئے مختلف کو باہر لکھنا جائز ہے، جن کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

پیشاب، پاخانہ کیلئے قریب ترین جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اگر مسجد سے متصل بیت اللہ بنا ہوا ہے اور اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے تو وہیں ضرورت پوری کرنی چاہیے اور اگر ایسا نہیں ہے تو دور جا سکتا ہے، چاہے کچھ دور جانا پڑے۔ اگر بیت اللہ مشغول ہو تو انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ فارغ ہونے کے بعد ایک لمحہ بھی وہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔ قضاء حاجت کیلئے جاتے وقت یا واپسی پر کسی سے مختصر بات چیت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس کیلئے ٹھہرنا نہ پڑے۔

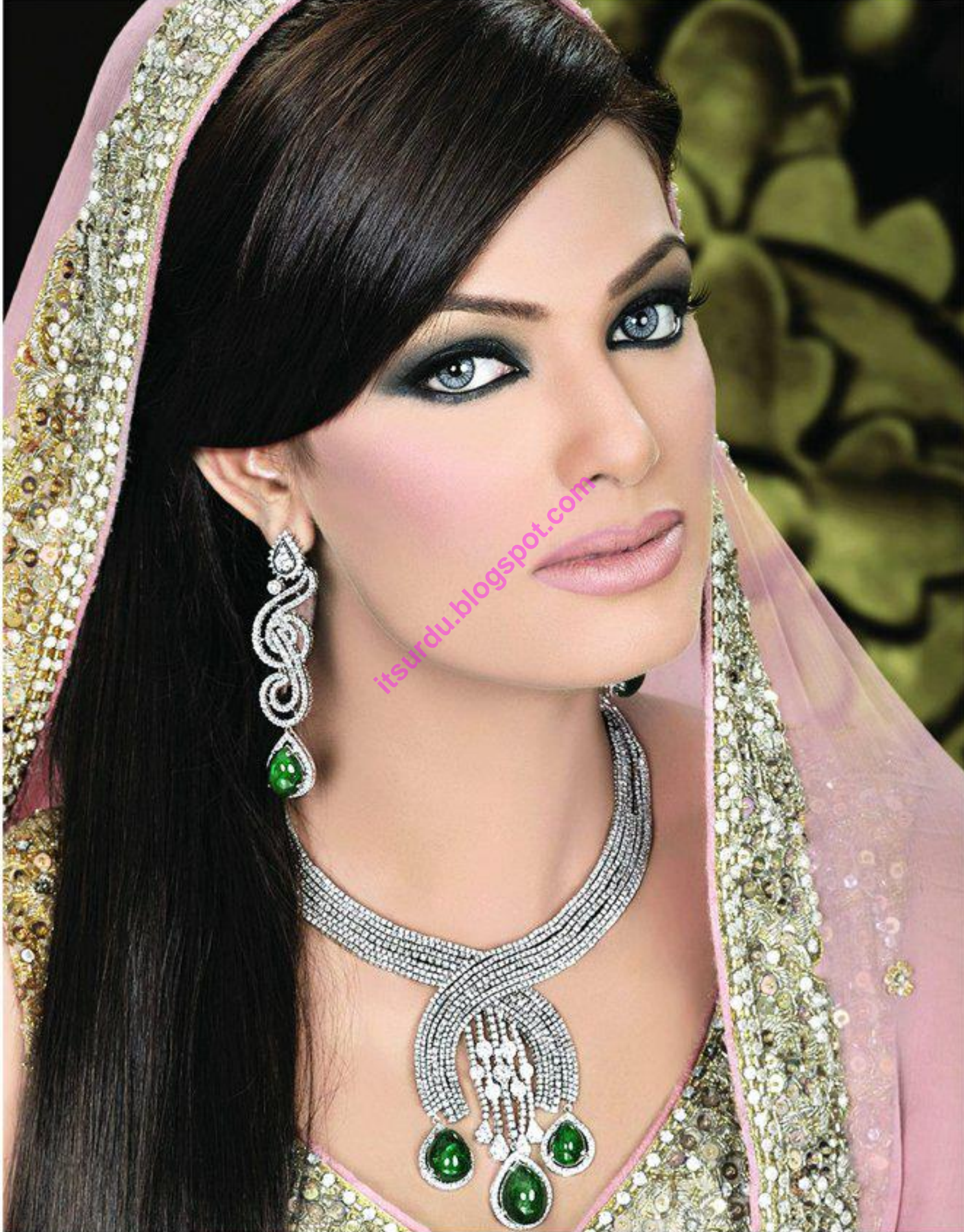


## **Grab a deal**

**Make Your Eid Special With Fazal Jewellers**  
**Select a design and pay for the Gold only**

**Making free**

**Starting from 19 June till Chand Raat**



**FAZAL JEWELLERS**

**Hotel Sun Fort Building, Liberty - Lahore. | tl: 358 77991, 358 77992 | cl: 0322 7373 975**



# برطانیہ میں 12 پاکستانی نژاد سیاست دانوں کے کانفرے

ملکیٹک اور ڈاؤننگ سٹریٹ میں چوہوں کے ساتھ رہنے والی خواتین نے بھی میدان ملا لیا

# Election 2017

سہیب مرغوب

بکری اور 2014 اور 2015 میں پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر سکول اور کن ایجنٹ زیریں اور ڈسٹرکٹ کے کونسل کے کونسلر ہیں۔ وہ پہلی مرتبہ 6 مئی 2010 کو پاؤل کاس کوبرا کنجمن زیریں کے رکن بنے تھے۔ اس نوجوان عطا چشتی کا شمار برطانیہ کے نامور سیاست دانوں میں ہوتا ہے۔ وہ ڈیڑھ دیکھروں اور تھریس کے کافی قریب ہیں۔ یہ نوجوان برطانوی سیاست میں ایک دہائی سے مستقل عہدوں پر فائز ہے۔ اس کی عمر صرف 38 برس اور اس کا تعلق مظفر آباد سے ہے۔ اس کی شہریت برطانوی ہے۔ وہ دہری شہریت کا حامی نہیں۔ پہلے وہ لیبر پارٹی سے منسلک تھے مگر 2007 میں فلوئڈ کرس کر گئے۔ اب وہ کنزرویٹو پارٹی پر جان چڑھ گئے ہیں۔

عطا چشتی کے والد آزاد کشمیر کے سرگرم سیاسی کارکن تھے۔ 1976 میں وہ ذوالفقار علی بھٹو سے قربت کی وجہ سے وفاقی مشیر برائے مذہبی امور بنا دیے گئے تھے۔ مارشل لا لگنے کے فوراً بعد کچھ دنوں شروع ہوئی اور بھٹو کے دوسرے قریبی ساتھیوں کی طرح عبدالرحمن چشتی کے والد بھی لندن پر حرا رکھے جہاں انہوں نے امامت شروع کر دی۔ یہاں وہ مذہبی امور کے مشیر تھے اور برطانیہ میں امام بن گئے۔ لندن میں موجودگی کے باعث عبدالرحمن چشتی 6 سال تک اپنے والد کی فکلی نہ دیکھ سکے۔ تاہم نیا حکومت ختم ہونے کے بعد وہ اپنی والدہ اور بڑی بہن کے ساتھ 1994 میں برطانیہ چلے گئے۔ برطانیہ میں انہوں نے رچرڈ مین سکول، وینٹر ایکڈمی اور رینج ہام گراؤنڈ سکول میں تعلیم حاصل کی۔ یہ یونیورسٹی آف ویلز سے قانون کی ڈگری ملنے کے بعد ہیرسٹری کی ڈگری حاصل کی۔ ان کا شمار برطانیہ کے مشہور ہیرسٹری میں ہوتا ہے۔ وہ اپنا سکول اور موہل شاپ بھی چلا رہے ہیں۔ 2001ء سے ہیرسٹری گروہ ہیں۔ وہ اپنے بانی سکول میں ہیڈ ہوائے اور کرکٹ ٹیم کے کپتان بھی رہے۔ انہیں کرکٹ میں کافی دلچسپی ہے اور وہ کئی کرکٹ کلبوں کے کپتان بھی رہے ہیں۔ 7 روزے کرکٹس لینے پر انہیں مقامی کلب نے بہترین باؤلر کے خطاب سے بھی نوازا تھا۔ وہ راکل پریس پارک میں نوجوانوں کی فٹ بال ٹیم میں بھی شامل رہے۔ انہیں بہترین فٹ بال کراہ اور بھی ملا۔ وہ پلیئر آف دی ایئر بھی کہلائے۔

اپنے والد کی طرح وہ بھی بے نظیر بھٹو کے شیعانی ہیں۔ بے نظیر بھٹو کی جیک سٹرا سے ملاقات کے وقت واحد شخص اہل حق کے ساتھ چشتی بھی موجود تھے۔ اس ملاقات کی تصویر ان کے گھر میں آویزاں ہے۔

ستمبر 2007ء میں پاکستان میں جمہوری عمل جاری رکھنے

پولن سے لیبر پارٹی کی پائین قریبی نے میدان مار لیا۔ ان کا تعلق ہمارے گھرات سے ہے۔ لندن کے علاقہ نوٹنگھم سے ملکیٹک کی بی بی روزینا ملین خان نے اپنے قدامت پرست مضبوط امیدوارین وانگیز کو شکست دی۔ برٹنم سے لیبر پارٹی کی شاہ کامیاب ہوئیں۔ وہ لیبر پارٹی کے مقامی چیئرمین کی صاحبزادی ہیں۔ ایک اور پاکستانی نژاد افضل خان مانچسٹر گروہ سے کامیاب ٹھہرے۔ انہوں نے مشہور برطانوی سیاست دان جارج کیلو کو شکست دی۔ جارج کیلو کی کامیابی یعنی بھیجی جاری تھی۔ ان کے مد مقابل کا چناؤ کافی اعتبار سے کیا گیا تھا، پہلے ایک کینیڈین دلی گئی جس نے دونوں کا جائزہ لینے کے بعد بالآخر افضل خان کا چناؤ کیا۔ فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے خاندان کے فیصل رشید، دارقن سے کامیاب ٹھہرے ہیں۔ اسی طرح بریڈ فورڈ سے

کھڑے ہونے والے پاکستانی نژاد مردوخواتین امیدوار ہیں۔ برطانوی سیاست کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قدامت پرستوں نے بھی پاکستانی نژاد خواتین کو ٹکٹ دیے، لیبر پارٹی پہلے سے ہی پاکستانی نژاد خواتین کو ٹکٹ دیتی آئی ہے۔ اسی پارٹی کے ٹکٹ پر ان کی پاکستانی نژاد خواتین برطانوی رکن پارلیمنٹ رو جکی ہیں۔ ان میں سے کچھ شہرہ کاچینہ میں بھی شامل تھیں۔ شہرہ کاچینہ کے بعض پاکستانی نژاد امیدوار بھی حالیہ انتخابات میں دوبارہ عوام کی حمایت حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ مختلف سیاسی جماعتوں نے حالیہ انتخابات میں 30 پاکستانی نژاد امیدواروں کو ٹکٹ دیے تھے۔ کچھ کاچناؤ کافی بحث کے بعد آخری مرحلے میں کیا گیا۔ روایت کے عین مطابق نوجوان امیدوار لیبر پارٹی نے میدان میں اتارے۔ جن کی تعداد 14 تھی۔ جبکہ لیبرل ڈیموکریک نے 6 اور کانٹریٹیشن پارٹی نے

پر کامیاب ہوئی جبکہ آخری سروس میں اس پارٹی کی نشستوں کی تعداد 375 بنائی جا رہی تھی۔ ایس این پارٹی 35، لیبر ڈیموکریٹس 12 اور ڈی بی پی 10 نشستیں حاصل کر گئیں۔ تھریس سے حکومت سازی کے لئے ڈی بی پی کی 10 نشستوں کی محتاج ہیں۔ ایسی صورتحال کا سامنا پاکستان بھی کر چکا ہے۔ جب مرکز اور صوبوں میں چھوٹی جماعتوں کی مدد کرنا وہ اکثریت سے حکومت بنائی گئی۔ 1995 میں پنجاب میں دو حکومت اس کی ابھی مثال ہے جب میاں منظور کو 18 ووٹ فیصلہ کن تھے۔ اسے فیصلہ کن کر انہوں نے 18 ووٹوں کی مدد سے وزارت عظمیٰ حاصل کر لی تھی۔ برطانیہ میں ڈی بی پی پارٹی کیا سودا کرتی ہے، اس کا ایجنڈا اساتذہ نہیں آیا۔ لیکن وہ اچھا سودا کر رہی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق برطانوی مسلمان 27 لاکھ سے زائد ہیں۔ ان میں پاکستانیوں کی تعداد 12 لاکھ ہے۔ اکثریت کا تعلق آزاد کشمیر سے ہے۔ 15 سال سے کم عمر بچوں کی تعداد 33 لاکھ ہے۔ صرف 8 لاکھ نے تعلیم حاصل کی اور صرف 20 لاکھ مستقل طور پر برسر روزگار ہیں۔ 73 لاکھ آبادی اپنے آپ کو برطانوی شہریت سمجھتی ہے۔ نصف سے زائد مسلمان غربت والے علاقوں میں پسماندگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسے میں پاکستانی نژاد برطانویوں کا آگے بڑھنا خوش آمد ہے۔ آج ہمارے سامنے کوئی اور نہیں، برطانوی الیکشن میں

روزینا ملین خان نے مضبوط قدامت پرست امیدوار کو ہرایا

عطاء الرحمان چشتی کے والد بھی 1976 میں وفاقی مشیر برائے

مذہبی امور رہ چکے ہیں، وہ برطانیہ میں امام ہیں

لیبر پارٹی کے عمران حسین اور بریڈ فورڈ ویسٹ سے لیبر پارٹی کے ٹکٹ پر عمران شاہ نے میدان مار لیا ہے۔ خالد محمود بھی لیبر پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے ہیں۔ کنزرویٹو پارٹی پاکستانی امیدوار سے ہمیشہ ہی کچھ کھاتی رہی ہے۔ لیکن اس مرتبہ ساجد جاوید کو ٹکٹ ملا جو پارٹی کی امیدوں پر پورا اترے۔ پاکستانی نژاد عبدالرحمن چشتی اور نصرت فنی نے کامیابی حاصل کی ہے۔ لیبر پارٹی کے ٹکٹ پر بریڈ فورڈ سے محمد پائین کامیاب ٹھہرے ہیں البتہ تسمیہ کچھ کالکٹیشن پارٹی کی ٹکٹ پر انتخاب ہار گئی ہیں۔ دراصل کالکٹیشن پارٹی اس مرتبہ کافی متاثر رہی ہے۔

آئیے ہم آپ کو ان 12 پاکستانی نژاد شہریوں سے ملواتے ہیں جنہوں نے وہاں اپنا مقام بنایا۔ ان لوگوں نے کس ماحول میں تربیت حاصل کی، ان کی تعلیم کیا ہے، ان کے خاندان نے برطانیہ میں کتنی محنت کی، آئیے اسی پر باتیں کرتے ہیں۔

عطاء الرحمان چشتی

قدامت پرست پارٹی کے عطاء الرحمان چشتی 14 اکتوبر 1978ء کو پیدا ہوئے۔ وہ پہلے بھی انتخابات میں حصہ لے چکے ہیں۔ وہ سابق انٹرنی جزل برائے برطانیہ اور ویلز کے پرائمریٹ پارلیمانی

ایک پاکستانی نژاد امیدوار کو سیاسی میدان میں اتارا۔ کنزرویٹو پارٹی نے پہلی مرتبہ 3 پاکستانی نژاد خواتین کو ٹکٹ دیا جو کامیاب رہیں اور نہ عمران جماعت کے نزدیک پارلیمنٹ میں خواتین کی کارکردگی ابھی نہیں ہوتی۔ اس مرتبہ 12 پاکستانیوں نے انتخابات میں میدان مار لیا، ایک مشیر لندن کی چھوڑی ہوئی سیٹ پر کامیاب ہوئیں۔ دو کافی عرصہ سے سوشل ولفیئر کام کر رہی ہیں۔ کامیاب امیدواروں میں ملکیٹک اور ڈاؤننگ سٹریٹ میں بھی شامل ہیں اور گروڈوں روپے سالانہ کی نوکری ترک کرنے والے بیٹکار بھی، انتہائی غربت کی زندگی بسر کرنے والی خواتین امیدوار بھی کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ برطانیہ کی سیاست میں روہیوں کی اہمیت ہے۔ پیسے کی نہیں۔ بڑے بڑے اشتہارات دینے والے بارنگے۔ ایک ایسا امیدوار بھی پارٹی میں نے پاکستانی نژاد امیدوار کیلکاف بڑا سا اشتہار شائع کیا۔ "میں کچھ عیسائی ہوں، مسیح ہوں مگر شراب نہیں پیتا، حرام کاری نہیں کرتا لیکن باقی امیدوار بتادیں، وہ بھی اس قسم کا حلف اٹھا سکتے ہیں یا نہیں۔" یہ اشتہارات بھی کارگر ثابت نہ ہوئے اور بالآخر وہ برطانوی سیاست سے آؤٹ ہو گئے۔





# سپیشل رپورٹ

بنایا گیا۔ وہ اس حلقے سے منتخب ہونے والی پہلی مسلمان خاتون تھیں۔ لسانی اور نسلی نفرت پر مبنی کرائم اور امیگریشن ان کے خاص موضوع ہیں، وہ ان معاملات پر رپورٹیں تیار کر کے ارباب اختیار کو سمجھتی رہی ہیں۔ انہوں نے بچوں پر تشدد کیخلاف بھی کام کیا ہے۔

**بعض نو منتخب ارکان کو پارلیمنٹرین**

**آف دی ایئر کا ایوارڈ بھی مل چکا ہے**

**ساجد جاوید**

ساجد جاوید حالیہ انتخابات میں رکن منتخب ہوئے ہیں۔ وہ 1967ء کو برطانیہ میں پیدا ہوئے، وہ 11 لارڈز کی لڑی سے شادی کی اور پھر اسی کے ہو گئے۔ وہ جرمنی کے ڈیپٹے بینک کے شینگ ڈائریکٹر رہ چکے ہیں۔ سیاست کرنے کیلئے انہوں نے 30 لاکھ پونڈ سالانہ کی نوکری چھوڑ دی تھی۔ ان کا خاندان لکشاڑ سے برلن پہنچا تھا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے دوران وہ سٹوڈنٹ پارٹی کے اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے۔ اس وقت وہ صرف 20 سال کے تھے، انہوں نے پہلی نوکری یورپی ایگنٹس ریٹ مینجمنٹ میں کی تھی وہ اپنی بیوی کی غلطی تصور کرتے ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے چیرمین بینک بینک جوائن کر لیا۔ ان کی زیادہ تر پوسٹنگ جنوبی امریکہ میں رہی۔ 25 سالہ ساجد جاوید مذکورہ بینک کے کم عمر ترین نائب صدر تھے۔ 2000 میں انہوں نے ڈیپٹے بینک جوائن کر لیا۔ 2004 میں وہ اسی بینک کے ایم ڈی بن گئے۔ اور اس کے ایک سال بعد انہیں امریکن مارکیٹ سٹریٹجک کے عالمی ہیڈ کا عہدہ مل گیا۔ 2007 میں وہ سٹاک ہولم میں اسی بینک کے بڑے شعبے کے سربراہ تھے۔ 2009 میں وہ بینک کی نوکری خدافظہ کیلئے بعد سیاست کے میدان کا رزار میں داخل ہو گئے۔ وہ لندن میں ایئر لی ائیر کے ٹرینی اور ٹارگن کیٹھی سکول کے گورنر ہیں۔

وہ 2010 سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہو رہے ہیں۔ پہلی مرتبہ انہوں نے پروڈرگرو سے انتخابات میں حصہ لیا اور کامیاب رہے۔ انہیں جولائی 2016 میں سیکرٹری آف سٹیٹ برائے کمیونٹی آف لوکل گورنمنٹ بنایا گیا۔ 2015 سے 2016 تک وہ سیکرٹری برائے پرنس ایگزیکٹو کے صدر رہے۔ وہ ایڈوکیٹس اور تھریسٹ کے ادارہ میں مختلف عہدوں پر کام کر چکے ہیں۔ وہ سیکرٹری سٹیٹ برائے ثقافت، باقی صفحہ 31 پر



مسٹر وکرتے ہوئے کہا کہ ”ان کی رکن پارلیمنٹ اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی حامی ہیں نہ ہی وہ اسرائیل کو تنہا کرنے کے حق میں ہیں۔ شہانہ محمود سے بات کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صرف اسرائیلی مصنوعات پر ہیج لیبل لگانے کی بات کر رہی ہیں اور وہ ان کا حق ہے۔“ 21 اگست 2016 کو ایک مرتبہ پھر انہوں نے اسرائیلی سیٹل منٹس کیخلاف اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ”ان کا موقف ان کی پارٹی کے موقف سے کچھ مختلف ہے۔ ہم سب متفق ہیں کہ مغربی کنارے پر اسرائیلی بستیوں عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہیں اور یہ اسرائیل کا حصہ نہیں۔ یہ 2 ممالک کے قیام اور اسرائیل اور فلسطین میں دیر پا امن کے قیام میں رکاوٹ ہیں۔“ تاہم انہوں نے اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی تردید کر دی۔ انہیں بھی برٹش مسلم ایوارڈز کی جانب سے بہترین رکن کا اعزاز حاصل ہو چکا ہے۔

**نصرت فنی**

برطانوی سیاست میں نصرت فنی نام نہیں ہے۔ کشمیر سے تعلق رکھنے والی نصرت فنی 9 مئی 2015 کو پہلی مرتبہ برطانوی پارلیمنٹ کی رکن بنیں۔ وہ ہوم افیئرس سیکٹ کمیٹی، آرڈ فورسز مل کمیٹی کی ممبر کی حیثیت پر بھی رہ چکی ہیں۔ 2015 میں انہوں نے ٹاپنا اور عمر رسیدہ افراد کے لئے بہت کام کیا۔ اس حوالے سے وہ کمیٹیوں کی رکن بھی رہیں۔ انہوں نے پہلی مرتبہ برٹش مسلم ایوارڈز میں حصہ لیا لیکن کامیاب نہ ہوئیں۔ تاہم 2015 میں ضمنی انتخابات میں بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کر لی۔ انہیں ہوم افیئرس سیکٹ کمیٹی کا رکن

علاقوں میں قائم اسرائیلی بستیوں کی جانب تھا۔ بالوکاسٹ ٹرسٹ کے سربراہ نے اسے نقطہ انتہائی قابل اعتراض قرار دیا۔ انہوں نے اس پر معذرت کر لی۔ 2014 میں انہوں نے حلال گوشت سے متعلق ایک قانون کی شدید مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ حلال طریقے سے جانوروں کو ذبح کرنا، جانوروں کے لیے کم تکلیف دہ ہے۔ سٹنگ کے ذریعے ہلاک کرنا زیادہ خوفناک ہے۔“ اکتوبر 2016ء میں انہیں شیڈو وزیر برائے انصاف بنا دیا گیا۔ برطانوی مسلم ایوارڈز نامی تنظیم نے انہیں دو مرتبہ پارلیمنٹرین آف دی ایئر کا ایوارڈ دیا۔ وہ پہلی پاکستانی نژاد رکن پارلیمنٹ ہیں۔

**شبانہ محمود**

17 ستمبر 1980 کو پیدا ہونے والی شبانہ محمود پہلی مرتبہ ایوان زیریں کی رکن منتخب نہیں ہوئیں اس سے پہلے وہ مئی 2010 میں بھی انتخابات جیت چکی ہیں۔ شبانہ محمود نے برٹش مسلم ایوارڈز میں حصہ لیا۔ وہ لیبر پارٹی کے مقامی چیرمین کی بیٹی ہیں۔ ان کے خاندان کی جڑیں مصر میں ہیں۔ انہوں نے لیکن کاؤچ سے گریجوایشن کی۔

انہیں 2010ء میں امور داخلہ اور 2013ء میں امور خزانہ

**عطاء رحمان چشتی نے جمہوری عمل جاری رکھنے کیلئے دینی اور لندن میں ہینڈلز پارٹی کیلئے ”سفارت کاری“ کی، ایک نو منتخب رکن نے**

**120 ارکان پارلیمنٹ سے دستخط کروا کے برطانوی وزیراعظم سے ”اسلامک اسٹیٹ“ کی جگہ داعش استعمال کرنے کا مطالبہ کیا**

”کا“ شیڈو وزیر“ بنایا گیا۔ انہیں شیڈو کابینہ میں نمایاں مقام حاصل تھا۔ ستمبر 2015ء میں انہوں نے یہ عہدہ چھوڑ دیا۔ وہ نیٹلس ایگزیکٹو کمیٹی کی رکن ہیں اور 2016ء میں انہیں ”نیٹلس پالیسی“ کی نائب صدر چن لیا گیا۔ اکتوبر 2016 میں وہ عالمی تجارت سلیکٹ کمیٹی کی رکن بنیں۔ برٹش میگزین پالیٹکس کاؤچ میں نقاب پر پابندی کے مخالفین میں ان کا نام سر فہرست تھا۔

اگست 2014 میں بالوکاسٹ کے حامی ان کے شدید مخالف بن گئے۔ ان پر اشتعال انگیزی پھیلانے کا الزام لگایا گیا۔ انہوں نے بطور ممبر پارلیمنٹ، اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کے حق میں نکلنے والے ایک جلوس میں شرکت کر لی۔ اس جلوس کے بعد ہی کے سپر مارکیٹ بند کر دی گئی۔ یہودی لیڈر شپ پارٹی کے سامن جوہن نے ان پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ”انتہائی نامناسب بات ہے کہ کوئی رکن پارلیمنٹ امن و عامہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے“۔ سٹوڈنٹ پارٹی کے ٹائیک فیز نے بھی اس احتجاج کو شرمناک قرار دیا۔ لیبر پارٹی کے ترجمان نے یہ تمام اعتراضات

نمبر پر تھا۔ انہیں 2015ء میں پالیسی ساز رکن پارلیمنٹ کا خطاب بھی ملا۔ انہیں برطانیہ میں ایٹمیں وائس کہا جاتا ہے۔ عبدالرحمن چشتی پر تنقید بھی ہوئی۔ وہ سعودی عرب میں ”کنگ فیصل سنٹر برائے تحقیق اور اسلامک سٹڈیز“ کے بھی مشیر تھے۔ انہیں 200 ڈائری ٹکنڈ مشاہیر ملتا تھا۔ اس حوالے سے مارچ 2016ء میں ایڈیشن نے ان پر تنقید کے نشتر برساے۔ لیبر ڈیموکریٹس کے مطابق وہ کسی دوسرے ملک کے مفادات کو پیش نظر رکھنے کے اہل نہیں تھے۔ عوام نے یہ تنقید مسترد کر دی۔ پارلیمانی سینیٹر رڈ کیمنٹ نے جون 2016ء میں یہ کہہ کر لیبر ڈیموکریٹ کی اہلی مسترد کر دی کہ ”عطا چشتی کیخلاف کارروائی کو کئی ارادہ نہیں ہے۔“

**محمد نبین**

محمد نبین بریڈ فورڈ سے لیبر پارٹی کی ٹکٹ سے منتخب ہوئے ہیں اس سے قبل وہ لوکل کونسل کے عہدے پر کام کر رہے تھے۔ برطانوی سیاست میں وہ نئے ضرور ہیں لیکن ان کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ وہ فعال کردار ادا کریں گے۔

**فیصل رشید**

فیصل رشید برطانوی سیاست میں کافی متحرک ہیں۔ وہ پہلی

کے لئے انہوں نے اپنی خدمات پیش کیں، وہ مذاکرات کو آگے بڑھانے میں مدد دے رہے تھے۔ انہوں نے دینی اور لندن میں بھی پاکستان ہینڈلز پارٹی کے لئے ”سفارت کاری“ کی اور بینک سٹرا سے 2005ء میں اور ڈیوڈ ملی بیڈ سے 2007ء میں مل چکے ہیں۔ بے نظیر بھونوم روم انہیں خراج تحسین پیش کر چکی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ”چشتی کا شمار چین ترین معاہدین میں ہوتا ہے۔“ 2005ء میں عبدالرحمن چشتی پہلی مرتبہ برطانیہ کے عام انتخابات میں کھڑے ہوئے۔ اس وقت وہ سٹوڈنٹ پارٹی میں شامل تھے۔ یہ سٹل لیبر پارٹی تین سو ووٹوں سے جیت گئی۔ اس وقت پاکستان ہینڈلز پارٹی کے کئی رہنماؤں نے ان کی فنڈ ریزنگ میں حصہ لیا۔ بے نظیر بھونوم بھی ان کی فنڈ ریزنگ میں شامل رہ چکی ہیں۔ وہ 2003ء سے 2007ء تک رکن رہے، وہ مذہبی کونسل کی کابینہ کے 2007ء میں ممبر بنے۔ انہیں ممبر آف کمیونٹی سینیٹی انٹورسٹ کا عہدہ دیا گیا۔ مذہبی کی تاریخ میں وہ کم عمر ترین رکن کابینہ تھے۔ وہ فراڈکھیں موڈے کے مشیر بھی رہ چکے ہیں۔ یہ وہی موڈے ہیں جن کیخلاف 2005ء میں انہوں نے الیکشن لڑا تھا۔ وہ پہلی مرتبہ 2010ء میں رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئے، انہوں نے 1995ء سے 2007ء تک برطانوی سیاست میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ ان کے متحرک سیاسی کردار کو دیکھتے ہوئے اخبار ”نیو سٹیت مین“ نے انہیں ”بہترین ممبر“ کا خطاب دیا۔ اخبار کے مطابق 40 سال سے کم عمر چشتی کا شمار 20 انتہائی فعال ممبران پارلیمنٹ میں ہوتا ہے۔ اس اخبار نے 20 جون ممبران کے بارے میں لکھا کہ جو برطانیہ کے سنے وزیراعظم ہو سکتے ہیں، ان میں چشتی کا نام بھی شامل تھا۔ یعنی وہ برطانوی وزارت عظمیٰ کا عہدہ بھی سنبھالنے کے اہل ہیں۔ اسی قسم کی باتیں روزنامہ نیلی گراف نے بھی لکھیں۔ اس نے انہیں لیبر پارٹی کا امیر بنا ہوا ستارہ قرار دیا، بی بی سی بھی ان کی تعریف میں پیچھے نہ رہا، بی بی سی نے انہیں برطانوی پارلیمنٹ میں سب سے زیادہ وائٹ پینٹ دینے والا کارکن قرار دیا۔ ”وہ موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔“ یہ جملہ کسی اور نے نہیں، بی بی سی نے ان کے بارے میں کہا۔

**عطاء رحمان چشتی نے جمہوری عمل جاری رکھنے کیلئے دینی اور لندن میں ہینڈلز پارٹی کیلئے ”سفارت کاری“ کی، ایک نو منتخب رکن نے**

**120 ارکان پارلیمنٹ سے دستخط کروا کے برطانوی وزیراعظم سے ”اسلامک اسٹیٹ“ کی جگہ داعش استعمال کرنے کا مطالبہ کیا**

ای کارڈ کی کے پیش نظر انہیں روڈ سینیٹی نامی ادارے نے پارلیمنٹرین آف دی ایئر کا خطاب دیا۔ انہوں نے ٹریک حادثات کی روک تھام اور بیداری شعور کے لیے بہت کام کیا تھا۔ انہوں نے حکومت پر دباؤ ڈال کر خراب رپورٹنگ کرنے والوں کیخلاف اپنا علی مشہور کر دیا تھا۔ جس میں ہلاکت کی صورت میں تیز رفتار رانیور کی کم سے کم سزائے سے بڑھا کر 10 سال کر دی گئی تھی۔

2015ء میں عبدالرحمن چشتی نے 120 ارکان پارلیمنٹ کے دستخطوں کے ساتھ برطانوی وزیراعظم سے داعش کیخلاف سخت کارروائی کرنے کے لئے خط لکھا۔ انہوں نے ”اسلامک اسٹیٹ“ کے نام کی جگہ داعش کا لفظ استعمال کرنے کے لئے دباؤ ڈالا کیونکہ یہی لفظ دیگر ممالک میں استعمال ہو رہا تھا۔ جبکہ برطانیہ میں اسلامک اسٹیٹ کے لفظ سے ابہام پیدا ہو رہا تھا۔ ان کے دباؤ پر دسمبر 2015ء میں سابق وزیراعظم نے ”اسلامک سٹیٹ“ کی جگہ ”داعش“ کا لفظ استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔

ذہنی صحت کے حوالے سے بھی عبدالرحمن چشتی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے ذہنی مریضوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے اکتوبر 2015ء میں 167 ارکان اسمبلی کے دستخطوں سے وزیراعظم کو ایک خط ارسال کیا۔ انہیں بعد ازاں جوائنٹ کمیٹی آف ہومن رائٹس کمیٹی کا ممبر بھی منتخب کر لیا گیا۔

2015ء میں انہیں ”ممبر پارلیمنٹ آف دی ایئر“ کا ایوارڈ ملا، بہترین ارکان پارلیمنٹ کی فہرست میں ان کا نام دوسرے







# سٹریٹ کرائم



مرزا محمد الیاس

## سی سی ٹی وی کیمرے تو بہت ہیں لیکن بینک اور بازار لٹ رہے ہیں

اس کے لیے بھی ان میں ہنر ہونا شرط ہے۔ جب ایک دن میں دو چار موہاں فون، ایک موٹر سائیکل یا گاڑی ہاتھ لگ جائے تو یہی آمدن ہزاروں میں ہو جاتی ہے۔ لیکن ان میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ کیا یہ کام روزانہ کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے، اس میں رسک کس قدر ہوگا، گرفتاری پر پولیس اور دیگر سٹیک ہولڈرز کے مطالبات کس طرح پورے ہوں گے؟ وہ فقط یہ سوچتے ہیں کہ اب کیا ملا ہے۔ ”اب“ والا معاملہ آنے والے ”جب“ سے بہت بڑا ہے۔ اس لیے سٹریٹ کرائم کی شرح بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تعلیم یافتہ ذہن یہ حساب کتاب کرتا جاتا ہے۔ وہ یا تو جرم کی طرف آتا ہی مشکل ہے یا پھر وائٹ کالر اور سٹریٹ کرائم کی سرپرستی میں دلچسپی پیدا کرتے لگتا ہے۔ دوسرے تو بن سکتا ہے، برادر راست قسم کا واردات کرنے والا ہی بنتا ہے۔

لائسنس لاشعز نے نتائج پر بحث کرتے ہوئے نکھارے کہ نوجوان بہت ابتدائی مرحلے پر فیصلہ کر لیتا ہے کہ اسے مجرم بننا ہے یا تعلیم حاصل کرنا ہے۔ یہ وہاں کا تجزیہ ہے۔ یہاں نوجوان اور تعلیم میں فاصلہ سمجھنا کا پتہ آکر رہا ہے۔ وہ بہت ابتداء سے صحبت اور معاشرتی جمہوری دونوں کے زیر اثر جرم کی دنیا اختیار کر لیتا ہے۔ ابتدائی اکا دکا کامیابی سے حوصلہ بڑھتا ہے اور منظم جرائم والے ماٹری کی سرپرستی مل جانے تو سٹریٹ کرائم اور منظم جرائم میں خوفناک ریلو پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اس گروپ سے بچ لکنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ جب ابتداء میں اچھی آمدن ہونے لگے تو گینگ میں شمولیت یا گینگ بنانے کے امکانات ایسے سٹریٹ مجرموں کو مانیا کے قریب کرتے جاتے ہیں۔ اس کا مشاہدہ کراچی میں کیا جاسکتا ہے۔ نارگٹ کلنگ کرنے والوں کے برادر راست سٹریٹ کرائم میں ملوث ہونے کے سوال پر سائنسی تحقیق ہوتی چاہیے۔ مجرم اپنی انسانی کیفیت سے باہر نہیں رہ سکتا۔ وہ مانیا کے غم پر چارگٹ کلنگ کرے گا اور اپنی انسانی کیفیت سے سٹریٹ کرائم کرے گا یا ایسا سرپرست بن جائے گا جو اپنے طور پر چھوٹے درجے کا مانیا بن جائے گا۔

سٹریٹ کرائم کی طرف نوجوان نسل کا تیزی سے رجحان کیوں بن رہا ہے؟ سٹریٹ کرائم کرنے والے نوجوان کی شخصیت کیا ہے، اس میں تبدیلیاں کس طرح رونما ہو رہی ہیں، اس کی صحبت اور ماحول کے مسائل کیا محض معاشرتی ہیں یا معاشرتی نا انصافی کے واقعات اسے کس طرف لے جا رہے ہیں؟ وہ نیشے کا شکار ہو رہا ہے تو اس میں آسانی پیدا کرنے میں کس کا ہاتھ ہے؟ جس کی جیب میں دو وقت کے کھانے کے پیسے نہیں، اس کے پاس ہسٹول کہاں سے آ رہی ہے؟ کیا منظم جرم نے اپنے لیے نرسریاں تیار کر لی ہیں جن کا علم واردات کے بعد ہی ہوتا ہے؟ ہمیں یہ علم ہے کہ ہفتہ بھر میں دو یا تین بار شراب پینے والا نوجوان جرم کی دنیا میں زیادہ تیزی سے آگے نکل جاتا ہے۔ لیکن بات پھر وہی ہے کہ ابتداء میں اور پھر بار بار شراب کہاں سے آتی ہے، نشہ کون دیتا ہے؟ کیا جلی بار نشیات دینے والے اپنے راستے پر

باجاب میں لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ، گجرات اور جہلم وغیرہ میں سٹریٹ کرائم کا سلسلہ ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کراچی میں ہونے والا سٹریٹ کرائم، باجاب کے کئی شہروں میں ہونے والے مجموعی جرم پر حاوی ہے۔ ہمارے ہاں یہ درجہ پہلے نہیں رہا اب ہورہا ہے کہ ان مسائل کا تحقیقی جائزہ لیا جائے، ان کو سائنسی انداز میں پرکھا جائے۔ 2007ء میں تعلیم اور جرم کے موضوع پر لائسنس لاشعز نے پونیورسٹی آف ویسٹرن اونٹاریو کے لیے سائنسی تحقیق میں بتایا کہ تعلیم اور جرم میں منفی رابطہ ہے۔ معاشرتی نظریہ بھی یہی ہے کہ تعلیم کے معیار اور رہنے میں اضافہ جرم کم کرتا ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ عام طور پر سٹریٹ کرائم میں ملوث نہیں ہوتے۔ وہ منظم جرم سے وابستہ ہو سکتے ہیں یا پھر وائٹ کالر مجرم بن جاتے ہیں۔ ہمارے تفتیشی نظام میں سائنسی طریقہ کار اب داخل ہو رہا ہے۔ سٹریٹ کرائم میں اضافہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ جرم کا کھوج لگانے والے اداروں کو اپنی پرانی استعداد میں مناسب بہتری کے بغیر ہی بیک وقت ان تمام قسم کے جرائم کا کھوج لگانا پڑ رہا ہے۔ اب کرائمر برائچ میں وائٹ کالر کو پکڑنے کی جرات نہیں ہے۔

اتفاق طور پر کوئی چلا جائے تو وہ اوہ تو ہو سکتی ہے۔ عام طور پر سٹریٹ کرائم کرنے والوں کی متغیر تفریق بہت محدود ہوتی ہے۔ وہ صرف اتنا سوچ سکتے ہیں کہ محنت مزدوری سے ایک دن کی اجرت زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپے تک جاسکتی ہے۔



پڑھ لکھنے والے نوجوان بھی ان مجرموں کی صف میں کھڑے نظر آ رہے ہیں۔ لیکن یہ عام رجحان نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایڈوجنڈا اور پیش اور پیچہ روزگاری جیسے مسائل ہیں۔ ان میں نشیات، شراب نوشی اور دیگر اخلاقی جرائم زیادہ ہیں۔ قارئین اوقات میں یہ نشہ کرتے ہیں، حشیش عام ہے تو یہ وہ بھی بہت زیادہ استعمال میں ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ سٹریٹ کرائم میں پھر پتی سے واردات مکمل کرنی جاتی ہے۔ یہ نوجوان نشیات کم استعمال کرتے ہیں۔ واردات میں نشیات استعمال کرنے والے خطرناک بھی زیادہ ہیں۔ نشان میں بجلی بھرتا ہے اور وہ کوئی چلانے یا تیز دھار آنے کو آزمانے میں دیر نہیں لگاتے۔ تاہم یہ سٹے کرنا مشکل ہے کہ کون کب کیا کر گزرے۔ اس لیے سادہ لوح شہری خاموشی سے لٹ جانے کو ترجیح دیتے ہیں اور پولیس کا رشتہ بھی کم ہی کرتے ہیں۔

یہاں بہت سے اعداد و شمار دیے جاسکتے ہیں، میرا ذمہ سچا ہے جاسکتے ہیں جن سے معلوم ہو کہ سٹریٹ کرائم کی شرح کہاں سب سے زیادہ ہے۔ سندھ میں بڑے شہر کراچی اور حیدر آباد ہیں۔

### سٹریٹ کرائم کے مجرم حشیش اور ہیروئن استعمال کرتے ہیں

کہیں گولی نہ چل جائے، اس لئے سادہ لوح شہری خاموشی سے لٹ جانے کو ترجیح دیتے ہیں

نوجوان ابتدائی مرحلے پر فیصلہ کر لیتا ہے کہ اسے مجرم بننا ہے یا تعلیم حاصل کرنا ہے: لائسنس لوشن

نشیات استعمال کرنے والے زیادہ خطرناک ہیں، نشان میں بجلی بھرتا ہے، وہ گولی چلانے میں دیر نہیں لگاتے

دے۔ انھوں ہونے والے کا تاجوان کم از کم 50 لاکھ روپے ہو یا پھر زیورات کی دکان لوٹ لی جائے، بنگ سے سرمایہ لوٹ لیا جائے اور سر اٹھانے والوں کو مار دیا جائے۔ گویا بڑی خیر تو انسان کے ”خیر“ بن جانے سے ہی بنتی ہے۔ ورنہ سٹریٹ کرائم تو یوں ہورہا ہے کہ گویا گلی میں چھوہارے بٹ رہے ہیں۔ لوٹنے والوں کی بہت ہے جیسے انھیں سٹیکس، انھیں یا قاتل ہی سمجھ کر پکڑو پکڑو جائیں۔

اس صورتحال پر کوئی خوش نہیں ہے۔ اس انکشاف کی حیثیت بھی اب کچھ نہیں رہی کہ ہماری نوجوان نسل کا ایک حصہ اس جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اس سے بھی تشویش ناک حقیقت یہ ہے کہ ان میں تعلیم یافتہ لڑکے اور اب تو لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ اس علاقہ کی کا ازاد ضروری ہے کہ تعلیم سے جرم بڑھ رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ

بعد شروع ہوتے ہیں۔ جس طرح شہر گھٹان آباد ہو رہے ہیں۔ لوگ شناخت بھولتے جا رہے ہیں۔ جرم بچل رہا ہے۔ وہ زمانہ بھی تھا جب جرم کرنے والا سوچتا تھا کہ یہ میرا علاقہ ہے۔ یہاں کوئی حرکت نہیں کرتی ہے۔ اب تو دیدہ و دلیری یہ ہے کہ گلی کو پچے آئے ہیں، سی سی ٹی وی کیمرے ہیں لیکن بنگ، بازار لٹ رہے ہیں۔ مینوں کی بچت یا برسوں کی مہانت کشتی سے خرید گیا موٹر سائیکل چھین رہا ہے اور سب کے سامنے یہ سب کچھ ہورہا ہے۔ یہ بھی واقعہ رونما ہوا کہ موٹر سائیکل کے پیچھے گاڑی میں چار شخص جانے سے خالوں سر کے بل گری اور موقع پر دم توڑ گئی۔ چنانچہ کچھ بھول کر ماں کو ہسپتال لے جانے میں مصروف ہو گیا اور کسی نے موٹر سائیکل، خاتون کے پرس اور نوجوان کے سرک پر پڑے موہاں پر ہاتھ صاف کر لیا۔ کیا ہم ایسی کو وائٹ کالر کرائم کہیں گے؟ جی نہیں ایسی سٹریٹ کرائم ہی ہے۔

عام طور پر بڑی خبر تب بنتی ہے جب کوئی بھگت کے دوران مزاحمت کرے اور مجرم کی گولی اس کی زندگی کا چراغ ہی گل کر

ایک آدمی آپ گھر سے نکلتا ہے۔ موٹر سائیکل اس کے پاس رکھی ہے۔ ”موہاں اور وائٹ کالو!“ کیا؟ وہ بھگانا بھی بھول جاتا ہے۔ آواز گٹے میں ہی اٹک جاتی ہے۔ اسے میں موٹر بائیک سے نوجوان اترتا ہے۔ اس کی جیب سے پرس نکلتا ہے، پکڑا سمارٹ فون چھینتا ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں کر پاتا، کیوں کہ دوسرے نوجوان کے ہاتھ میں ہسٹول ہے۔ اس سارے عمل کو چند ثانیے لگتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں کوئی بھی ہو، بے بس ہوتا ہے، یوں لگتا ہے کہ اس سے بڑا بھگت کوئی نہیں ہے۔ لیکن خاطر جمع رکھیے۔ کوئی بھی اکیلا نہیں ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ گھر قریب ہے۔ کسی کو کتنا نہیں پڑا کہ جناب! میرے ساتھ واردات ہوگئی ہے۔ مجھے گھر جانے تک لفٹ دے دیں، وغیرہ۔ کوئی سنتا نہیں ہے۔ سٹریٹ کرائم کے خلاف اقدام کا مطالبہ کرنے والے خود اس اقدام کا حصہ بننے سے خوف زدہ ہیں۔ عام شہری کہتا ہے کہ یہ میرا مسئلہ نہیں لیکن جب خود مل جاتا ہے تو شکایت کرتا ہے کہ کسی نے ساتھ نہیں دیا۔ ہمارے شہروں کے گلی بنگلے، بازار اور سڑکیں ایسے واقعات کی گواہی دیتے دیتے چھٹی ہو رہے ہیں۔ آج چندہ میں سال کے لڑکے وہ جرم کر رہے ہیں جو عادی مجرم بھی کرنے سے پہلے کی بارہو جتے تھے۔

سٹریٹ کرائم آجی ہاں یہ سٹریٹ کرائم ہے۔ چنانچہ بڑا شہر ہے، اسی بڑے پیمانے پر جرم ہورہا ہے۔ یہ جرم بھی عجیب معاملہ بن گیا ہے۔ سٹریٹ کرائم، منظم جرم، وائٹ کالر کرائم، بلیو کالر کرائم وغیرہ یہ سب جرم ہیں۔ ان کا معاشرتی و معاشری حدود اور نوعیت اور شدت مختلف ہے۔ ان کا مجموعی تاثر ایک ہی ہے۔ جیب تراشی، موہاں اور انڈی چھیننا، خواتین سے سفای کے ساتھ زیورات لوٹ کر اتر و لینا، موٹر سائیکل اور گاڑی ہتھیایا لینا یا چوری کر لینا، مار پیٹ کر نا و غیرہ۔ یہ محض نمونے ہیں۔

سٹریٹ کرائم میں جتنا ہونے والے عمومی طور پر نوجوان ہیں، یہ وحشیانہ عمر کے لوگ نہیں ہیں۔ پرانے طرز کا جرم ختم ہو رہا ہے۔ اب طرز بھی نئی ہے اور سائز و انداز بھی نرالا ہے۔

ہمارے بازاروں، گلیوں اور چوراہوں میں جا بے جا کیمرے لگے ہیں۔ اہم چوراہوں میں پکھڑا ہوتا ہے۔ ”خیر دار! کیمرے کی آنکھ آپ کو پکڑ رہی ہے“۔ کیمرے کی آنکھ بہت کچھ دکھاتی ہے۔ کسی کو مظہم بنا دیتی ہے اور کسی خال کو پشت سے دکھا دیتی ہے۔ لیکن اب جرم پشت در پشت نہیں ہو رہا۔ اب تو رجسٹری کا چنا پرو فیسر ہے اور پرو فیسر کا چنا ہاتھ میں کئی لیے سرک اور بازار میں کھڑا ہے اور رجسٹری کے پینے کی متغیر چھین رہا ہے۔

کبھی وقت تھا کہ شہر بھی ایسے تھے کہ دو تین چوراہوں کے بعد شہر ختم ہو جاتا تھا۔ اب تو چھوٹے شہر بھی دو تین چوراہوں کے



## کراچی میں سٹریٹ کرائم کا حجم

کراچی میں ہنگ لوٹا ایسے ہو گیا ہے جیسے کسی کی ریڑھی سے کوئی شے اٹھا کر کھانا۔ ایک دن میں ایک ہی گینگ ایک سے زیادہ بینک بھی لوٹ لیتا ہے۔ یہاں پھر سوال اٹھتا ہے کہ پولیس مستعد ہو تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب تو پولیس کے بھی فرنٹ میں نکل رہے ہیں۔ پہلے پولیس کے خیر ہوتے تھے۔ وہ بہت کچھ بتا دیتے تھے۔ اب فرنٹ میں ہوتے ہیں۔ یہ بدل میں کام دیتے ہیں۔ جب مجرم اور قانون کے درمیان ڈل میں آجائے تو عام شہری از خود فرنٹ پر آ جاتا ہے۔ اسے معاملہ طے کرنے کے لیے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ کراچی میں گزشتہ عشرے سے بھی زیادہ عرصے سے ایک تجربہ بور ہا ہے۔ اگرچہ یہ تجربہ ایک نظام میں دخل گیا ہے لیکن ابھی اس کے برگ و بار لانے میں وقت درکار ہے۔ یہ پولیس اور شہری میں رابطے کا نظام یعنی سی پی ایل سی ہے۔ یہ سیشن پولیس لائیز ان کمیٹی خاصا موثر سپورٹ سسٹم بنی رہا ہے۔ اس بارے میں بھی تحفظات سامنے آتے رہے ہیں۔ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق چند اہم جرائم کی صورت حال یہ رہی۔

کراچی کی سرکوں، گلیوں اور بازاروں میں ہزاروں جرائم سالانہ صرف تین قسم کے یعنی گاڑی، موٹر سائیکل چھیننے کے ہو رہے ہیں۔ 12 سو واقعات روزانہ رونما ہو رہے ہیں۔ دیگر جرائم ان کے علاوہ ہیں۔ یہ ہوش اڑانے والے اعداد و شمار ہیں لیکن ہمیں ان کا ادراک نہیں ہے۔ یہ اب معمول بن گیا ہے۔ یہ بے کار بھٹ ہے کہ کس رنگ اور ماڈل کی گاڑی خطرہ بن گئی ہے۔ قتل کے واقعات میں صرف مئی میں 263 افراد جان کی بازی ہار گئے۔ عام شہری، سیاسی کارکن، تعلیمی شخصیات سب بلا امتیاز قتل ہوئے۔ لیاری میں گینگ دارالگ کہانی ہے۔ یہاں یہ قیصر مشکل ہو جاتی ہے کہ سٹریٹ کرائم کون سا تھا اور مظالم جرم کون سا تھا۔ مارکیٹ بند کرنا، ہڑتال پر مجبور کرنا، آسنے سامنے فائرنگ کرنا، ہم دھماکا کرنا، یہ بہت عام واقعات ہیں جو لیاری میں ہوتے ہیں۔

رواں سال میں کراچی میں ہونے والے سٹریٹ کرائم کا ایک جائزہ

مہینہ	گاڑی چھیننے کے واقعات	سیل فون	موٹر سائیکل
جنوری	424	1868	1951
فروری	357	1758	1801
مارچ	420	1574	1521
اپریل	348	1601	1574
مئی	398	1662	1805

## سٹریٹ کرائم، کہاں کہاں زیادہ؟ ایک سروے

2011ء میں ضلع گجرات میں تحقیقی کام کیا گیا۔ پندرہ سٹی کے پانچ پشین سٹریٹ ڈیپارٹمنٹ نے بعض دیگر شعبہ جات کے ساتھ مل کر نو جوانوں میں جرائم کے رجحانات پر کام کیا۔ تحقیق کے لیے گجرات، کھاریاں اور سرانے عالم گیر سروے کیے گئے۔ اس تحقیق میں اس ٹیم کو پولیس کا تعاون بھی حاصل رہا۔ مقصد یہ دیکھنا تھا کہ 15 سے 29 سال کے نو جوانوں کا جرم سے رابطہ، ان کی عمر، ذات، صنف، مذہب، رہائشی علاقہ اور کام یا کاروبار کے اعتبار سے کیوں کر اور کس درجے تک ہوتا ہے اس سائنسی تحقیق میں جن سٹریٹ جرائم کو سامنے رکھا گیا تھا، ان میں سب سے زیادہ شرح نشیات اور ان سے متعلق جرائم کی تھی۔ یہ جرائم 36.2 فیصد تھے۔ چوری اور اسلحہ کے استعمال کے واقعات 13.13 فیصد کے قریب تھے۔ ذہنی، رابطی، جبری اسقاط حمل، خوف و ہراس پھیلانے کے لیے اناحد احمد فائرنگ، اغواء اور اغواء برائے تاوان، دھوکا دہی، گاڑی موٹر سائیکل چھیننے، ذہنی کرنے، فراڈ، قبضہ گروپ کے ساتھ روابط اور کارروائیاں، رشوت، عصمت دری اور بھڑانہ حملے، نشے کی حالت میں جرائم، اشتہاری مظلوموں کی پشت پناہی، جوا، بک کینگ اور خواتین کو ہراساں کرنے کے واقعات کی شرح 5 فیصد سے بھی کم رہی۔ 15 سے 29 سال کے مظلوم 60 فیصد کے قریب پائے گئے جبکہ 30 سے 44 سال کے مظلوم 25 فیصد کے قریب رہے۔ گویا ان جرائم اور ان میں سے بھی سٹریٹ جرائم میں زیادہ تر لڑکے یا نو جوان ملوث تھے۔ شہری اور دیہی فرق کو دیکھا جائے تو چوری دونوں صورتوں میں یکساں شرح سے ہوتی ہے جبکہ شہری علاقوں میں قتل، اقدام قتل، دھوکا دہی پر اسقاط حمل کے لیے دباؤ میں واقعات دیہات کے مقابلے میں 50 فیصد کم ہیں۔ ذہنی اور رابطی بری بدو علاقوں میں یکساں شرح کے جرائم میں اسی طرح سے نشیات نے بھی دونوں طرح کے علاقوں میں یکساں شرح سے واقعات نوٹ کیے گئے۔ دیہات میں اسلحہ کا استعمال زیادہ ہے۔ اسی لیے قتل و اقدام قتل کے واقعات بھی زیادہ ہیں۔ ایک ایک نمونہ ہے جو بڑی حد تک ہمیں وہ تصور دکھاتا ہے جو لاہور، کراچی، گوجرانوالہ، ملتان، حیدرآباد، پٹنہ، مراد آباد، کوئٹہ میں اور دیگر شہرین ترو جاتی ہے۔ ان بڑے شہروں کے مسائل بھی بڑے ہیں۔ کھاریاں میں ہونے والا سٹریٹ جرم جب لاہور میں ہوتا ہے تو یہاں شہری اور دیہی کا فرق مٹ جاتا ہے۔ سرانے عالم گیر میں لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں جبکہ ماڈل ٹاؤن، علاقہ اقبال ٹاؤن یا شاہدرہ میں ایسی شناخت اب ممکن نہیں رہی۔

باقاعدہ فورسز کے راستے کھولنا دے سکتا ہے۔ اس طرح ہم شہر سے دور تعلیمی ادارے کو شہر کے اندر کی حرکیات اور نفسیات سے جوڑ کر تعلیم کو زیادہ عملی اور اطلاقی حیثیت میں لائیں گے۔ نو جوان نسل ہو یا طلبہ و طالبات ہوں، ان کے لیے تربیت اور صلاحیت کے درست اہداف مقرر کرنے کے لیے کام بھی ہمارے اداروں کی بہت بڑی آزمائش ہے۔ ہم نو جوانوں کو ڈیپٹریشن سے نکال سکیں اور معاشرتی ناہمواریوں سے بچانے کے لیے پیش رفت ہی کر سکیں تو جرم کرنے والوں کی تعداد کم کی جاسکتی ہے۔ بہت سی تھوڑی سی کامیابی ہیں لیکن باتوں کی نگار سے بہتر ہے کہ کام کی بھرا پر غور کیا جائے۔ اسلحہ کی فراوانی، نشیات، تنگ رسائی، فائرنگ اور فسادات کا کارفرما ایسا ہی ہے بہت سے امور ہیں جن پر توجہ دینی چاہیے۔ ہمیں تو قوت سے زیادہ کام کرنا ہوگا ورنہ ہمارے گلی محلے اور بازار سرکوں ہی طرح مجرموں کی پناہ گاہیں بنے رہیں گے۔

☆☆☆☆

کے درمیان حدود کو دور کرنا اس لیے ضروری ہے تاکہ نو جوان ڈیپٹریشن کا شکار نہ ہوں۔ اس کے لیے معاشرت کو آڑا دیا جانا چاہیے۔ یہاں چند اشارے دیے جاسکتے ہیں۔ تعلیمات پر غور کرنا شہر سازی کرنے والوں کی ذمہ داری ہے۔

ہمارے سامنے ہر تصور موجود ہے۔ جرم کتنا ہو رہا ہے۔ کس انداز اور رفتار سے ہو رہا ہے؟ مجرموں کی صف میں شامل ہونا کتنا آسان ہے اور کیوں آسان ہے؟ ہم ساری تعلیمات جانتے ہیں۔ ان کو سائنسی تحقیق کے ذریعے خوں مل کی طرف لے جانے کی ضرورت ہے۔ شہری انتظامیہ پندرہ سٹیوں میں موٹیل سائنسز کے شعبہ جات، مساجد کے کردار اور اثرات میں معاشرت کو شامل کرنے اور وسائل و صلاحیت کے پول سے مدد لینے پر توجہ دینا ہوگی۔

ہمیں اعداد و شمار کے نظام کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس دستیاب اعداد و شمار ایک دوسرے سے متضاد صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ مجرم اور جرم کے بڑا ڈیٹا کو جانتے ہوئے ان اعداد و شمار میں مزید تیسرے کرنے پر یونیورسٹی اور شہری انتظامیہ میں



نہیں ہے کہ شہروں کے بڑھنے سے مسائل جنوں کے توں رہیں گے۔ اگرچہ کہا جا رہا ہے کہ 2016ء میں سٹریٹ کرائم میں تین فیصد کمی ہوئی ہے۔ یہ بہت بڑی شرح ہے۔ ایسی صورت حال تو معاشرے کی کامیابی کی نشانی ہو سکتی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ سچ ہو۔ لیکن بڑھتے جرم اور ان کی پہلے سے کہیں زیادہ ایکسٹراکٹ میڈیا پر کوریج نے بھی معاشرتی مزاحمت کو کمزور کیا ہے۔

ہم بھاپ میں دیکھتے ہیں کہ اشٹی کار لٹنگ سکواڈ کام کر رہا ہے۔ ڈولفن فورس الگ کام کر رہی ہے، گرانٹر برانچ کام کر رہی ہے، پولیس کا اپنا دائرہ کار ہے جس میں اس کی سرگرمیاں ہو رہی ہیں۔ اس کے باوجود سٹریٹ کرائم ہو رہے ہیں۔ لوگ اٹھائے جا رہے ہیں، عزتیں پر باد کی جارہی ہیں، قتل ہو رہے ہیں، نقدی اور قیمتی مال و اسباب کی لوٹ مار جارہی ہے۔ اس کے باوجود کہا جا رہا ہے کہ کراچی کے مقابلے میں اس ہے۔ یہ ایک سیاسی راہ عمل ہے جس پر کراچی اور لاہور کا فرق بیان ہو رہا ہے۔ کراچی میں آبادی بہم بن چکی ہے۔ مسلح حملے عام بات ہے۔ موٹر سائیکل پر آکر فائرنگ کرنے والے اور سب لوٹ لے جانے والے ہر دھم کے مظہر موجود ہیں اور وہ نہا رہے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو خوف و ہراس پھیلاتے ہیں، لوٹتے نہیں ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو لوٹتے ہیں تو خوف و ہراس پھیلنے لگتا ہے۔ اب گلی محلے میں کوئی آکر نقدی اور موٹر سائیکل کے زور پر لے جاتا ہے، نشے والا اٹھ کر خاموشی سے گھر چلا آتا ہے۔ پولیس کے پاس نہیں جاتا، کیس رجسٹر نہیں کرتا۔ وہ پولیس کے پاس جانے کی جرأت نہ داند کر لے تو کیس پھر بھی رجسٹر نہیں ہوتا۔ محض اپنٹ روٹ کر کے فرار دیا جاتا ہے۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ ان سب کی ذمہ داری ہم سب قبول کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہیں۔ شہروں کا تیزی سے پھیلاؤ اور ہوا ہے۔ ان کو تھکے کا طریقہ یہ ہے کہ دیہات کے قریب وہ بھولیں دی جائیں جن کے لیے شہر آنے کے رجحانات بڑھ رہے ہیں۔ نئے شہر بسائے جائیں۔ پرانے شہروں کی تنگ سازی نئے سروے سے کی جائے۔ ان کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کی نشستوں کی تعداد کے حوالے سے دیکھنے کے بجائے انتظامی آسانی کے تناظر میں دیکھا جائے۔ انتظامی آسانی کی جامع تعریف سائنسی اصولوں پر کی جائے۔ اس میں سیکٹوں کا پول بنایا جائے، امکانات پر دسترس اور اجارہ داری کے خاتمے کے لیے وسائل میں اضافہ اور ان کے استعمال کے طریقہ کار کو بہتر اور شفاف بنایا جائے۔ قانون کو اہل اور قابل رسائی بنایا جائے۔

پولیس ڈیپارٹمنٹ میں بہتری لانے کے لیے ان کی یونیفارم تبدیل کرنا احسن قدم ہو سکتا ہے لیکن وردی کے اندر کے آدمی کو تربیت، تکنیک، اخلاق، قانون اور معاشرت کے حوالے سے بھی تبدیل کیا جانا ضروری ہے۔ پولیس کے ہتھیار کا تاشاں کے استعمال سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اسی لیے دیں لا لاکھ کی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لیے دیں لا لاکھ اہل کار نہیں درکار ہوتے۔ کیونٹی پولنگ بھی اس وقت ہی کارآمد ہو سکتی ہے جب کیونٹی کی پہچان اور رجحانات کی تربیت ہوگی۔ نو جوان نسل بلکہ بہتر یا دور رس ہوگا کہ لڑکپن کی تربیت از حد لازمی ہوگئی ہے۔ تو قوت اور امکانات



میں ٹھہراؤ ختم ہوتا ہے تو لا ابالی پن کو لڑکپن سب سے زیادہ مغرب عمر محسوس ہوتی ہے۔ کچھ کرنے کا، ایڈوانچر کے لیے نکلنے کا، رختان ذاتی کنٹرول کو تیار کرنا ہے۔ خطرہ سامنے دیکھ کر بھی جرم کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ ایسے نو جوان خطرے کو مستقبل بناتے ہیں، جیل اور حوالات جانا آسان ہو جاتا ہے۔ وہاں سنبھالنے والے، استعمال کرنے والے اور جرم کی دلدل میں اتارنے والے بھی آسانی سے مل جاتے ہیں۔

اب آئیے کیس سٹڈی کے طور پر کراچی شہر کو زیر بحث لاتے ہیں۔ بلاشبہ رینجرز نے بہت کام کیا ہے۔ لیکن اس کام کا غالب ترین حصہ دہشت گردی کے خلاف ہے۔ سٹریٹ کرائم کو بھی دیکھ کر اس طرح پولیس اور دیگر اداروں کی کارنگٹ اور میدان عمل کے طور پر رکھا گیا ہے۔ یہ بات نوٹ کرنے کی ہے کہ کراچی میں تین قسم کے جرائم میں کسی نہ کسی طرح کا ربط یا تعلق موجود ہے۔ یہ دہشت گردی کے جرائم، مظہر جرائم اور سٹریٹ جرائم ہیں۔ سٹریٹ جرائم

ڈالنے میں زیادہ ہوشیار نہیں ہیں؟ ہمارے نفسیاتی ماہرین ہمیں بتا رہے ہیں کہ نشیات اور دیگر جرائم میں ارتداد موجود ہے۔ ایسے نو جوان بھی بہت زیادہ ہیں جو جرم نہیں کرتے لیکن ان کے رویے بنگ آئیز ہیں۔ ان میں ایڈاپٹ ہونے کا بہت زیادہ ہے۔ ضد، ہمت، دھرم، من مرضی کے محرکات اپنا آپ دکھاتے ہیں۔ تو قوت کا سیلاب حقیقت کا سامنا کرنا نہیں چاہتا اور سب کچھ بھالے جاتا ہے۔ اس طرح جارحیت ایک بدعت بن کر ابھرتی ہے اور عقین جرائم کا راستہ مکمل جاتا ہے۔

امریکہ اور یورپ میں ہونے والی تحقیق ماحول، معاشرت، معیشت اور تہذیب کے اثرات کی بنا پر مختلف تحقیق ہے۔ اس سے ہمیں براہ راست فائدہ کم ہوتا ہے۔ لیکن اسلوب، مقصدیت اور مباحث اٹھانے کے طریقے، سروے اور کیس سٹڈی کے حوالے سے عمومی کے اصول پر کام ہونا چاہیے۔ یورپی و امریکی ممالک کی تحقیق ہمیں بتاتی ہے کہ جرم کا پودا بچپن میں ہی لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ بچپن میں رشتہ داروں کا منفی سلوک، معاشی مقام میں کمتری کے پیش نظر رویوں میں دوری، نفرت اور لائق کے حوالے سے کی شخصیت کو توڑ دیتے ہیں۔ یہ عوامل ہمارے پاس بھی مل جاتے ہیں بلکہ غاصل مل جاتے ہیں۔ معاشی تفاوت اور معاشرتی حیثیت ڈل کا اس میں بھی درجہ بندی پیدا کرنے والے محرکات ہیں۔ ان سے بچنے کو ڈیپٹریشن اور لائق

15 سے 29 سال کے نو جوان 60 فیصد سٹریٹ کرائمز میں ملوث تھے

30 ہزار روپے کا موٹر سائیکل چند ہزار میں بک جاتا ہے، اس لئے

سٹریٹ کرائم میں اضافہ ہو رہا ہے

جرم کا پودا بچپن میں ہی لگنا شروع ہو جاتا ہے: یورپی و امریکی ممالک کی تحقیق بچپن میں رشتہ داروں کا منفی سلوک، معاشی کمتری نفرت اور لائق کے بچے کی شخصیت کو توڑ دیتے ہیں

جرم پشت در پشت نہیں ہو رہا، اب تو بڑھتی کا بیٹا پروفیسر ہے اور پروفیسر کا بیٹا ہاتھ میں بندوق لیے بڑھتی کے بیٹے سے پونجی چھین رہا ہے

ان دونوں جرائم کی نرسری کا ایک حصہ ہیں۔ یہ پوری نرسری نہیں کہی جاسکتی۔ یہاں یہ تکتہ پیش نظر رہے کہ ہم کراچی میں جرم کی عمومی صورت حال زیر بحث نہیں لا رہے۔ سٹریٹ جرائم نے کراچی میں تسلسل سے ہونے والے جرم کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ کسی بارونق شاہرہ پر، کسی مصروف چوک میں گلی میں کسی تھوڑے پر بیٹھے افراد کے ساتھ، غرضیکہ کسی بھی جگہ جرم سرزد ہو جاتا ہے۔ موٹر سائیکل عام ذریعہ ہے۔ ایک موٹر سائیکل پر دو یا زیادہ مجرم آتے ہیں۔ ایک نیچے اترتا ہے، معاشی لیتا ہے اور سب کچھ لے کر بے لوگ آسانی سے نکل جاتے ہیں۔ آس پاس میں لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں، سی سی ٹی وی کیمرہ دیکھ رہا ہے لیکن روکنے کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کسی نے روکا نہیں اور فائر ہوا نہیں۔ یہ عمومی صورت حال ہے۔ اسے جرم کی نگرانی کی صورت حال کہا جاسکتا ہے۔ تو غلط نہیں ہوگا۔ مسلح لوٹ مار ایک عام پھیرے کے طور پر کراچی سمیت بڑے شہروں کا مستقبل بننا جا رہا ہے۔ یہ بات قرین قیاس

کے تجھے ملتے ہیں۔ والدین بھی اہم ترشی کرنے میں عزیز و اقارب کی بیوی کرتے ہیں۔ اگرچہ ایسے واقعات اور بچے بہت کم تعداد اور شرح میں ہوتے ہیں، لیکن سوال تو یہ ہے کہ مظلوم یا مجرم بھی تو ہیں یا پچاس فیصد نہیں ہوتے۔ وہ بھی محض چند گنے بچے ہی ہوتے ہیں۔

اسباب تلاش کرتے ہوئے ہم لڑکپن سے ہی لڑنے بھگڑنے کے رجحانات، والدین اور بڑوں کی طرف سے دستکار جانے کی عادات اور ماحول کی وجہ سے اپنی ذات پر عدم اعتماد کے نتائج بھی مثبت نہیں ہوتے۔ ان کے فوری رد عمل میں لڑکپن میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک دوسرے پر اہم ترشی کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں، سکول میں کارکردگی منفی ہونے لگتی ہے، سکول نہیں ہے تو مزدوری سے فرار عادت بن جاتی ہے۔ ان لڑکوں کو کنٹرول کرنا استاد اور باپ یا بڑے بھائی سب کے لیے مسئلہ بن جاتا ہے۔ یہ سارے اسباب معاشرتی عدم تھلیل کا راستہ کھولتے ہیں۔ شخصیت







## پیرس فلسطین تک۔ موساعد کی خفیہ سرگرمیاں

گولڈ اسمیر پر قاتلانہ حملہ کی ذمہ داری مصر اور لیبیا پر ڈال دی گئی، جن کا واقعے سے دور کا تعلق بھی نہ تھا

پیش کش کرنے کا فیصلہ کی گئی۔ جون 1973ء میں لندن کے ایک فنیسی ہوٹل میں قیام پزیر تھا۔ ڈیڑھ دن تک اس کا پیچھا کیا گیا، مگر روز جب وہ سیر کیلئے باہر گیا ہوا تھا تو موساعد نے اس کے کمرے کی کاشانی کی تاک آکر داخل ہو تو اس کا پناہ پایا جاسکے۔ بعد ازاں جب دوسرے دن اس کا پناہ پر جانے کیلئے لٹ میں سوار ہوا تو ایک آدمی ”القاتل“ طور پر اس سے ٹکرایا جس نے انتہائی خفیہ طریقے سے اس کی کاشانی لے لی۔ وہ نہتا تھا، جو فنیسی ہوٹل کے کمرے کے قریب پہنچا، اس آدمی نے رف کو اشارہ کیا کہ اس کے پاس کوئی اٹھیا رہشیں جس کے فوڈ ایجنڈہ مقرر تیل سے رف سے کہا۔ ”میں اسرائیلی اٹھیلی جنس کا آدمی ہوں ہم تمہیں اچھی خاصی رقم دیں گے ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارے لئے کام کرو۔“

دوسری جانب سے آواز آئی۔ ”تم یہاں آنے میں اتنی دیر کیوں کرو؟“ مسکراہٹ اس کے چہرے پر عیاں تھی۔

اس کے فوڈ ایجنڈہ دونوں نے تقریباً 5 منٹ بعد کمرے میں ملاقات کی، جس میں اگلی ملاقات کا وقت بھی طے ہو گیا۔ ملاقات بہت ”کامیاب“ رہی۔ مقرر تیل سے رف کو یو ایس کے تمام خفیہ ایجنٹوں سے بھی آگاہ کر دیا گیا اس نے یہ بھی بتایا کہ جیس میں اس کی متعدد دستریں ہیں۔ اسرائیلی استخبارتوں نے ان کے لئے لہذا وہ ان گورنوں کے پارٹنرشپ کو ”سیف ہاؤس“ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ وہ ہر رات کسی دوسرے کے ہاں گزارتا ہے۔ تاہم

مقرر تیل کو ان کے تمام ایجنٹوں کا علم تھا۔ مقرر تیل نے یہ بھی بتایا کہ یورپ میں آپریشن شروع کرنے کیلئے سیاہی خیر نے مسان شیڈ کی خدمات حاصل کی ہیں اور کاروں میں میریزاں کا گھبراہٹ دوست ہے۔ بعد میں یہی کاروں دنیا کا سب سے خطرناک آدمی بن گیا۔ مقرر تیل سے مکمل معلومات حاصل کر کے موساعد یو ایس کے

پیچھا لگ گئی۔ انہیں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ اس نے ایک بڑے آپریشن کیلئے وینزویلا کے شہری مسان شیڈ کو کچھ رقم دی ہے۔ مسکو اور لندن کا تعلیم یافتہ ہے جو جوان ان دنوں جیس میں مقیم تھا اور فنیسی ہوٹل کے کام کر رہا تھا۔ اسرائیلی ایجنٹوں کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ خاصا خطرناک آدمی ہے۔ لہذا اسے قتل کرنے کیلئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ موساعد کو یہ بھی معلوم ہوا کہ یو ایس ہر اپنی نیل ریاست کا خود چلا کر جاتا ہے اسے ڈرائیور پر کوئی مہرور نہیں۔ انہیں یو ایس کے ایک ایسے ٹوکے کا بھی پتہ تھا جہاں اس کا کڑی آتا جاتا رہتا ہے۔ یو ایس کا کار میں سوار ہونے سے پہلے اسے پیچھے سے چیک کرتا ہے، ڈیڑھ گولڈ کربھی دیکھتا ہے۔

اس لئے اسرائیلی جاسوس نے کار کی سیٹ کے پیچھے ”پریشر مانیٹر“ بچھانے کا فیصلہ کیا۔ یہ ہم سکرپ سے نکالا گیا تھا تاکہ کسی کا شک موساعد کی طرف نہ جائے۔ ہم کے نیچے موٹی فولادی پلیٹ رکھ دی گئی تاکہ ڈرائیور نے یہ ہم کا ڈرائیور کی طرف ہوا۔ اسی روز یعنی 28 جنوری 1973ء کو یو ایس کا کار میں سوار ہوئے دھت دھاکے میں مارا گیا۔ دھاکے انتہائی شدید تھے، متعدد گولیوں اور قتل گولیوں کی طرح اس کے جسم میں پست ہو گئے تھے، کچھ کار کی پچھت پھاڑ کر ٹکڑے ہو گئے۔

فرانسیسی پولیس نے یہ بھی کہ دھت گردی میں استعمال ہونے والے اپنے ہی بارود کا نشانہ بن گیا ہے تاہم ”بلک جیمر“ کے کرتا

کے قبضہ سے ملنے والے میزائوں کے سیریل نمبر بتاتے جوی آئی اس نے اپنے فنیسی کیپیڈر سسٹم میں ڈال دیے۔ یہ سیریل نمبر وہی تھے جو موساعد نے پہلے سے ہی امریکہ کو بتا دیے تھے اور یہ ظاہر کیا تھا کہ یہ روں نے مصر کو دیے ہیں۔ اگلی اور اسرائیلی رپورٹس ایک جیسی تھیں، چنانچہ ہی آئی اس نے موساعد کی بات کا یقین کر لیا۔ تاہم معلوم نہیں کیوں اگلی نے گرفتار 5 دہشت گردوں میں سے دو کو ضمانت پر رہا کر دیا جو اسی وقت اگلی سے فرار ہو گئے باقی 3 دہشت گرد گم مارچ 1974ء کو لیبیا چلے گئے، واپسی پر یہ ظاہر دھماکے سے پھٹ گیا۔ اگلی کے فرار ہونے اس واقعہ کا ذمہ دار موساعد کو ٹھہرایا لیکن اگر موساعد نے اس ظاہر سے کو تیار کرنا ہوتا تو وہ یہ کوشش اس وقت کرتی جب دہشت گرد اس میں سوا تھے۔

شاکہ اطالوی حکام نے مقدمہ چلانے کی صورت میں خوفناک نتائج سے بچنے کے لئے دہشت گردوں کو رہا کیا۔ ورنہ یہ کہا جاتا کہ اطالوی خفیہ ایجنسی نے دنیا کے ایک بڑے لیڈر کو قتل کرنے کے لئے دہشت گردوں کے ایک سیل کو کام کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اطالوی پولیس نے دو اسرائیلی ان دو دہشت گردوں سے تحقیقات کرنے کی اجازت دے دی تھی جنہوں نے عربی زبان میں بات کر کے اپنے آپ کو پکا عربی ظاہر کیا۔ یہ دہشت گرد اس کے اپنے ساتھی تھے۔ انہوں نے ویسے الفاظ استعمال کئے جو صرف عرب خفیہ ایجنسیاں ہی استعمال کرتی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی انہوں نے پر پر زیادہ تشدد کیا مگر بد قسمتی سے دہشت گردوں کو تحقیقات کے نتائج سامنے آنے سے پہلے ہی چھوڑ دیا گیا۔ اطالوی خوش تھے کہ دہشت گردی کا الزام قذافی کے سر قحوا جا چکا ہے۔ اور موساعد کو بھی اس واقعے میں ملوث ملحق حسن کی تلاش تھی۔

دوسری طرف انگریزین ٹھانڈا ہوا یا نہ بھی ”یو ایس“ کے نام سے ایک دہشت گرد گروپ تشکیل دے دیا۔ اس نے زیر زمین فوج تشکیل دینے کے لئے تمام یورپی دہشت گرد گروپوں سے رابطہ قائم کرتا چلا۔ اس نے ان گروپوں کے ارکان کو لیٹان میں تربیت دینا شروع کی اس طرح رپہ رپہ ملکہ سسٹوں پر مشتمل ایک بہت بڑی دہشت گرد تنظیم وجود میں آئی۔ جبکہ ٹی ایٹل او ایس ایچا چند قوم پرست شامل تھے۔ یو ایس نے جیس میں اور دہشت گردوں کے بائیں عمل رابطہ کیلئے مقرر تیل نامی فلسطینی کو رابطہ افسر مقرر کر دیا تھا۔ جسے بحرینی کرنے کیلئے موساعد نے اور بن رف کو ہدایت دی تھی۔ رف بہت اگلی عربی بولتے تھے۔ انہوں نے مقرر تیل سے براہ راست رابطہ کر کے اسے بحرینی کرنے کی

دیکھ واقعات کی ذمہ داری مصر اور لیبیا کے لوگوں پر ڈال دے حالانکہ ان کا اس واقعے سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔ امریکی رہنما معرف قذافی کو یہ خطرناک آدمی سمجھتے تھے۔ انہی دنوں اسرائیلی حکام نے بارہ سڑیا پکڑے تھے اس کی فہرست پہلے ہی موساعد کے پاس تھی۔ ان بارہ میزائوں میں سے دو میزائل موساعد ”غائب“ کر دیے۔ موساعد نے ان دونوں میزائوں کے سیریل نمبر دیگر ہتھیاروں کے ساتھ

1970ء کی دہائی کے وسط میں دنیا بھر میں چھوٹے چھوٹے

کاروں کی جانب سے خفیہ پیغام ملتے ہی برطانیہ میں تمام اسرائیلی حکام محتاط ہو گئے

موساعد میں جنگی نفسیات کا شعبہ مختلف ”کہانیاں“ گھڑتا رہتا ہے

موساعد نے برطانوی، فرانسیسی اور امریکی خفیہ ایجنسیوں ایک رپورٹ

اور سی آئی اے کو دوسری رپورٹ دے دی

1970ء میں چھوٹے چھوٹے دہشت گرد، انقلابی گروپ بن چکے تھے

شامل کر کے سی آئی اے کو بھیج دیے، اور اسے یہ تاثر دیا کہ یہ ہتھیار لیبیا نے دہشت گردوں کو فراہم کئے ہیں۔ جو نومبر 1972ء کے آخر میں پہلے بذریعہ کار بھارت اور بعد ازاں مصری میں روم سبیل کئے گئے۔ بعض دہشت گردوں کو 26 جنوری 1973ء کو گرفتار کر لیا گیا مگر اطالوی پولیس نے پانچوں کو رہا کر دیا۔ اسی دوران میں امریکی بھی موساعد ملنے والی معلومات کو اپنے فنیسی کیپیڈر سسٹم میں ڈال رہے تھے جب 26 جنوری کو اطالوی پولیس نے دہشت گردوں کی گرفتاری کا اعلان کیا اور ان

کر سکے۔ خفیہ ایجنسیوں کے طریق کار کے مطابق سی آئی اے سے یہ نہیں بتا سکتی کہ اسے یہ معلومات کس ایجنسی نے فراہم کی ہیں البتہ یہ معلومات یہودی ایجنٹوں کی طرف سے کانگریس کو دینے پر مصدق بھی گئیں۔

اور امریکی رہنما، سابق صدر لیبیا معرف قذافی کو پہلے ہی خطرناک آدمی سمجھتے تھے۔

1970ء کی دہائی کے وسط میں دنیا بھر میں چھوٹے چھوٹے

کاروں کی جانب سے خفیہ پیغام ملتے ہی برطانیہ میں تمام اسرائیلی حکام محتاط ہو گئے

موساعد میں جنگی نفسیات کا شعبہ مختلف ”کہانیاں“ گھڑتا رہتا ہے

موساعد نے برطانوی، فرانسیسی اور امریکی خفیہ ایجنسیوں ایک رپورٹ

اور سی آئی اے کو دوسری رپورٹ دے دی

1970ء میں چھوٹے چھوٹے دہشت گرد، انقلابی گروپ بن چکے تھے

دہشت گرد انقلابی گروپ بن چکے تھے۔ فرانس میں ”ایکشن ڈائریکٹ“ جرمنی میں ”یورپین ہوف گروپ“ جاپان میں ”ریڈ آئی“ اگلی میں ”ریڈ بریگیڈ“ (جس نے 1978ء میں وزیر اعظم ایل ڈومورو کو قتل کیا) چین میں ”بائسک“ (جس نے 1974ء میں وزیر اعظم بائو کو قتل کرنے کی ذمہ داری قبول کی) سمیت پانچ فلسطینی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ انہی دنوں یورپ میں متعدد دہشت گردی اور دہشت گردوں سے ملے ہوئے۔ موساعد کیلئے بڑا سنہری موقع تھا کہ وہ وزیر اعظم گولڈ اسمیر پر قاتلانہ حملہ سمیت ان



ص۔ م

21 فروری 1973ء کو اسرائیلی نے لیبیا کا پورٹ 727 ہلیارہ گرانے کے لئے اپنا تک دو فٹیم ہلیارہ سے ہوا میں اڑا دیے۔ پورٹ ہلیارہ قہرہ جہاز ہاتھ لگیں اپنے اصل روت سے کچھ ہٹک کر اس کا رخ اسرائیلی فنیسی اڈوں کی طرف ہو گیا تھا۔ بد نصیب ہلیارہ کے کرتے ہی 105 مسافروں کے پر لٹے اڑ گئے۔ اس فنیسی مینے کا حکم ایک کپٹن نے دیا تھا کیونکہ فنیسی کے سربراہ اس وقت نہیں تھے ”دستیاب“ نہ تھے۔

اس واقعہ سے صرف 12 گھنٹے قبل اسرائیلی نے یورپ میں عظیم آزادی فلسطین کے خلاف ایک بڑے آپریشن کا آغاز کیا، انہوں نے متعدد تحصیلات کو تیار اور متعدد رہنما ہلاک کر دیے۔ ”سیاہ جہاز عظیم“ کے سربراہ ایو یوسف کو اس کی بیوی کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا۔ ان سے ملنے والی اہم دستاویزات کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا گیا۔ اس دور میں موساعد کی زیادہ توجہ کا مرکز بنی اہل اوجی۔ شام اور مصر جیسے ممالک پر کم توجہ تھی۔ حالانکہ یہی ممالک جنگ کی تیاریاں کر رہے تھے۔ انور سادات نے ملک گیر سطح پر کمیائیں تشکیل دی تھیں جو درحقیقت جنگی کمیٹیوں کے فرائض ادا کر رہی تھیں۔ یعنی کہ 16 اکتوبر 1973ء کو کل ایو یوسف میں اسرائیلی طہری اٹھیلی جنس کے سربراہ جنرل ڈیرا پر پیرس ہر ہٹک میں کہہ رہے تھے۔ ”جنگ نہیں ہوگی۔“

بین اسی وقت ایک سمجھنے کمرے میں داخل ہو کر جنرل کو ٹیلی گرام دیا، جسے پڑھ کر وہ کچھ کے بغیر جگت میں کمرے سے نکل گئے۔ کیونکہ جنگ شروع ہو چکی تھی۔ مصر اور شام کی فوج اسرائیلی پر حملہ کر چکی تھی۔ پہلے حملے میں 500 اسرائیلی ہلاک اور ہزار سے زائد زخمی ہو گئے۔ گولڈ اسمیر کو انہی ہلاکتوں کے نتیجے میں 10 اپریل 1974ء کو وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہونا پڑا تھا۔ انتہائی کے بعد ان پر دم میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ حملہ آور نے دوسرا میزائل استعمال کئے جسے ہر جنگ جہاز کے باعث یہ معاملہ دب گیا تھا۔ اطالوی پولیس اتنی تامل تھی کہ اسے ایئر پورٹ پر اتنی اہم شخصیات پر قاتلانہ حملہ کی کوئی فنیسی خبر نہ تھی بلکہ وہ اتنی تامل تھی کہ حملے کے بعد بھی تاخیر سے پہنچی جب تک میزائیلوں کے ٹکڑے بھی موساعد لے جا چکی تھی۔

موساعد کا ہمیشہ سے یہ طریق کار رہا ہے کہ وہ کسی دوسری ایجنسی کو ایسی معلومات مہیا کر دیتی ہے جس سے اسے مستقبل میں کوئی فائدہ پہنچ سکے۔ اس سلسلے میں موساعد کا جنگی نفسیات کا شعبہ ”لیپ“ مختلف کہانیاں گھڑتا رہتا ہے۔ اس شعبے نے ایک کہانی گھڑی اور اطالوی حکام کو بتا دی۔ اس کے ساتھ ہی برطانوی، فرانسیسی اور امریکی خفیہ ایجنسیوں کو اس سے مختلف رپورٹ دے دی۔ موساعد نے فوڈ ایجنسی سی آئی اے کو ان روسی فنیسی آلات کی فہرست بھی مہیا کر دی جو اس نے مصر اور شام کو دیے تھے۔ اس کے دو ممالک خفیہ طور پر فنیسی تیار پان گزر رہے ہیں تاکہ سی آئی اے اسرائیلی کی امداد بڑھانے کے لئے اپنی حکومت کو پر آمادہ



دقیقہ، ہتھیار، لیفٹ اردو گھراشیہ، برآمد کر لیں مگر کاروں کا کہیں نام و نشان نہ تھا وہ اسی روز فرانس چھوڑ کر جا چکا تھا دوسرے دن اس نے موخربیل کو لندن سے فون کیا۔ ”مجھ سے یہاں آ کر ملو“ اس نے موخربیل کو حکم دیا۔ موسا نے پوری کوشش کی کہ موخربیل لندن جا کر اس سے مل لے۔ مگر وہ نہ گیا اسے جان کا خطرہ تھا۔ اس دن کے بعد سے ان دونوں کے رابطے ختم ہو گئے۔ کافی دن بعد 22 جنوری 1974 کو کاروں نے دوبارہ موخربیل کو فون کیا۔ ”میں جیس آ رہا ہوں ایک یا دو دن میں معاہدے پر دستخط کر دیں گا۔“ کاروں نے بتایا۔

کاروں کی طرف سے یہ خفیہ پیغام ملتے ہی برطانیہ میں تمام اسرائیلی حکام متحاذ ہو گئے۔ مگر انہوں نے یہ بات ظاہر نہ کی۔ اس طرح موخربیل کی وقاداری بھی خطرے میں پڑ گئی تھی وہ جانتے تھے کہ کاروں دوسروں سے ایک قدم آگے رہتا ہے۔ مگر واقعی 24 جنوری کو ایک کار میں سوار آدمی نے لندن میں بم مار کر ایک عورت کو زخمی کر دیا۔ واقعے کے اگلے روز کاروں نے موخربیل کو مینگ کیلئے پیرس بلایا۔ موخربیل کو بتایا کہ..... ”ہمیں اسرائیلی لوکانوں پر حملے فی الحال روک دینا چاہئیں کیونکہ معاملہ کافی گرم ہے۔ مجھے چاہیے اور جرم گروہوں کے کچھ قرضے بھی اتارنا ہیں، میں پی ایل او کیلئے کچھ کام کرنے سے پہلے میں یہ قرض اتارنا چاہتا ہوں۔“

کاروں کی اس بات پر موسا نے مطمئن ہو گئی۔ البتہ وہ اس لئے پریشان ضرور تھی کہ کاروں کو روسی ساخت کے PG4 راکٹ اور انٹی ٹینک بم بھی مل گئے تھے۔ RPG کا وزن صرف 19 پونڈ ہوتا ہے یہ 555 گز دور ساکن اور 370 گز دور متحرک شے کو نشانہ بنا سکتی ہے۔

(جاری.....)



وہاں سے کوئی طیارہ گزرتا ہی نہیں۔ مگر لوگوں نے موسا کی اس مسئلہ خیز کہانی پر یقین کر لیا۔ اس وقت اطالوی خفیہ ایجنسی کے سربراہ کی موسا سے کافی قربتیں تھیں۔ اطالوی ایجنسی کے افراد عرب ممالک کی فوجی تنصیبات کی خفیہ تصویریں اتار کر موسا کو فراہم کرتے تھے۔

20 ستمبر 1973 کو کاروں پیرس میں تھا اس نے پیرس کے نواح میں خفیہ لوکانہ بنا رکھا تھا۔ یہیں تنظیم آزادی فلسطین نے بارود کے ذخائر بھی جمع کر رکھے تھے۔ موسا اپنے ایجنٹ موخربیل کو محفوظ رکھتے ہوئے فرانسیسی ایجنسی کو کاروں کے لوکانے سے آگاہ کرنا چاہتی تھی جو موقع ملتے ہی انہوں نے دے دیا۔ فرانسیسی پولیس نے چھاپا مار کر وہاں سے بڑی مقدار میں بارود،

اسرائیل نے اسکے مقابلے کے لئے رف کو آگے کر دیا تھا جو کوئی معمولی آدمی نہ تھا۔ ایک موقع پر تو اس نے دس دیگر آدمیوں کے ساتھ مل کر موسا کے سربراہ کو یہ خط لکھ مارا کہ..... ”موسا بے کار تنظیم ہوتی جا رہی ہے، یہ جمہوریت کے متعلق منفی رجحان رکھتی ہے۔“ ان 11 افراد میں سے نیچے والا رف واحد آدمی تھا، باقی سب برطرف کر دیئے گئے تھے۔

بہر کیف رف نے اپنی میں اپنے دوست امبرو گو پوائی کو فون کیا وہ بھی اٹلی جنس ایجنسی سے منسلک تھا، اس نے رف کو تنگ دیا

تھان حملہ میں استعمال ہو چکے تھے۔ مگر تیل دو دوسری فلسطینی تنظیموں کیلئے بھی کام کر رہا تھا۔ ان سے ملنے والی اطلاعات موسا کیلئے حیران کن تھیں۔ یہ اطلاعات موسا کی آئی اے اور یورپی ایجنسیوں کو بھی فراہم کر رہی تھی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنی زیادہ اطلاعات کا کیا کریں بلکہ افسران کو مدافعت کیے تھے۔۔۔

”اوہ! کیا آج ہمیں موسا کی کتاب ملی۔“ کچھ امریکی تورور جینا میں ہی آئی اسے کے ہیڈ کوارٹر کو اذراہ مذاق ”موسا ڈیک۔“

**اسرائیلی کپتان نے لیبیا کا طیارہ گرانے کا حکم دے دیا 105 مسافروں کے پرچے اڑ گئے**

**فرانسیسی پولیس سمجھی کہ وہشت گرد بود یا اپنے ہی بارود کا نشانہ بن گیا ہے تاہم بلیک ستمبر والوں نے موسا کی کوڈ مدد دار ٹھہرایا**

**سابق وزیراعظم پر قاتلانہ حملے میں موسا ملوث تھی، اطالوی پولیس کے پتھنچے سے پہلے میزائلوں کے ٹکڑے بھی موسا کے لئے جا چکی تھی**

کہ ”جب تمام لوگ وہاں موجود ہوں تو ہمیں بتانا تاکہ کوئی نیچے نہ پائے۔“

5 ستمبر 1933 کو یہ تمام افراد ایک سیف ہاؤس میں موجود تھے زمین اسی لئے موسا اور اطالوی ایجنسی جنسی نے چاروں طرف سے گھیر ڈال لیا، 5 مڑموں کی گرفتاری کے وقت موسا کے ایجنٹ بھی وہاں موجود تھے، تاہم اطالوی حکام اس سے بے خبر تھے۔ مڑموں کے قبضے سے دو میزائل بھی برآمد ہوئے۔ اس موقع پر اسٹارکو کو یہ مین گھڑت کہانی جاری کی گئی کہ وہ پارٹنر کی بھیت سے موسا کی طیارے کو نشانہ بنانے والے تھے، حالانکہ

کہتے تھے گولڈا میسر پر قاتلانہ حملہ میں استعمال ہونے والے دو میزائل میزائل ملنے پر کاروں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کاروں نے کسی میسہ ہونی ٹھکانے کو نشانہ نہیں بنایا تھا مگر پھر بھی موسا اسے انتہائی خطرناک آدمی سمجھ رہی تھی۔ اس کے ٹھکانوں پر حملہ موخربیل کی مدد کے بغیر ممکن نہ تھا۔ وہ ہر دو تین دن بعد تازہ اطلاعات فراہم کرتا تھا۔ موسا نے اس کیلئے ایک آپریٹر رکھ لیا تھا۔ کاروں میزائلوں سے اسرائیلی طیارہ گراٹا چاہتا تھا مگر وہ خود پس منظر میں رہ کر کام کرتا تھا جس وجہ سے کہ وہ آج تک پکڑا نہیں گیا وہ منصوبہ ضرور بناتا تھا مگر حصہ نہیں لیتا تھا۔

دھرتاؤں نے اس کی ذمہ داری موسا پر ہی ڈالی۔ انہوں نے جنوبی کیلیفورنیا میں ایک فلسطینی طالب علم کو واشنگٹن میں اسرائیلی سفارت خانے پر حملہ کرنے کے لئے تیار کیا۔ یکم جولائی 1973 کو ایک نامعلوم نوجوان اسرائیلی سفارت خانے کے قریب معاون ایگزٹاٹھی کرل پوسٹ ایئر کو گولی مار کر ہلاک کرنے کے بعد فرار ہو گیا۔ یہ نوجوان گرفتار نہیں ہو سکا۔

☆☆☆☆

علی حسن سلے بے وقوف آدمی نہ تھا۔ اس نے اپنے تحفظ کیلئے خصوصی نظام بنا رکھا تھا۔ اس نے رضا کاروں کی ایک ٹیم کو موسا کے حملے میں بھرتی کر رکھا تھا جو اسرائیلیوں کو اس کے منصوبے اور نقل و حرکت کی گمراہ کن معلومات دیتے رہتے تھے۔ علاوہ تاریخیں اور مقامات بتاتے تھے۔ ایک مرتبہ تو انہوں نے تاروے کے ایک ایسے ہول کا پتا دیا جہاں کام کرنے والا ایک پیراس کاہم شغل تھا۔ اسی اطلاع نے اس کی جان لی۔ اسے سائلے کو قتل کرنے کی ذمہ داری مائیک برارے کے پردہ کی گئی۔ غلط فہمی میں پید کرنے کے لئے سائلے کے کچھ آدمیوں نے ہیرے سے بھی بات کی۔ 21 جولائی 1973 کو یہ مصمم پیرا موسا کی ہیٹ چڑھ گیا جس کے نتیجے میں موسا کے تین آدمیوں کو شیل کی ہوا کھانا پڑی۔ انہیں میں ایک آدمی ڈیوڈ آرٹیل بھی تھا جس نے تیل میں سارے راز اگل دیئے اس طرح موسا کی تاریخ میں سب سے بڑے سیکرٹل نے ختم لیا۔

پیرس پر کاروں کا قبضہ ہوتا جا رہا تھا۔ لیکن پھر بھی یورپی برادری اس کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی، وہ عربی ہوتا تھا نہ عربوں کو پسند کرتا تھا تاہم موسا کا ایجنٹ موخربیل، کاروں کا بھی رابطہ افسر تھا۔ اس نے بتایا کہ یورپ میں سیاہ ستمبر کے ہتھیاروں کا ذخیرہ کاروں کے ہاتھ لگ چکا ہے جن میں دو گمشدہ میزائل میزائل بھی شامل تھے حالانکہ موسا کے مطابق یہ گولڈا میسر پر

**اب چلے بچت کی ہوا۔۔۔!**

**Starco FANS**

پہلی نظر کا آخری انتخاب

**پاکستان انرجی لیبل کا حامل تھری سٹار ریٹنگ فین**

جتنے زیادہ سرخ ستارے اتنی زیادہ بجلی کی بچت

پاکستان انرجی لیبل والا پنکھا

بجلی بچائے

عام پنکھا

بجلی کھائے

یو، آئی انڈسٹریز (سٹارکوفین) ۱۸۳-سی، سال انڈسٹریز اسٹیٹ، جی۔ ٹی روڈ، گجرات

فون نمبر: 902-92-53-3535901 فیکس: 92-53-3707811 ای میل: ssfindus@gmail.com







چھوڑا ہے اور اگر قانون کے ساتھ کوئی بدسلوکی یا اس کی بے عزتی یا اس پر ظلم و ستم ہو تو اسے عدالت میں لے جانا چاہیے۔

قانون اور عدالت کے ساتھ کوئی بدسلوکی یا اس کی بے عزتی یا اس پر ظلم و ستم ہو تو اسے عدالت میں لے جانا چاہیے۔

قانون اور عدالت کے ساتھ کوئی بدسلوکی یا اس کی بے عزتی یا اس پر ظلم و ستم ہو تو اسے عدالت میں لے جانا چاہیے۔

قانون اور عدالت کے ساتھ کوئی بدسلوکی یا اس کی بے عزتی یا اس پر ظلم و ستم ہو تو اسے عدالت میں لے جانا چاہیے۔

قانون اور عدالت کے ساتھ کوئی بدسلوکی یا اس کی بے عزتی یا اس پر ظلم و ستم ہو تو اسے عدالت میں لے جانا چاہیے۔

قانون اور عدالت کے ساتھ کوئی بدسلوکی یا اس کی بے عزتی یا اس پر ظلم و ستم ہو تو اسے عدالت میں لے جانا چاہیے۔

قانون اور عدالت کے ساتھ کوئی بدسلوکی یا اس کی بے عزتی یا اس پر ظلم و ستم ہو تو اسے عدالت میں لے جانا چاہیے۔

قانون اور عدالت کے ساتھ کوئی بدسلوکی یا اس کی بے عزتی یا اس پر ظلم و ستم ہو تو اسے عدالت میں لے جانا چاہیے۔



### نان جوڈیشل اسٹام پیپر کاریفنڈ چھ ماہ کے اندر اندر مل سکتا ہے

مشرک اورین ایریا غیر قانونی طور پر ایسے لوگوں کو کرائے پر دے دیا ہے جو کہ ایسوی ایشن کے کالمن ایریا کے طور پر قابل شناخت ہے اور اس بالائی حصہ پر کچھ غیر قانونی حرکات کا ارتکاب ہو رہا ہے جس سے ایسوی ایشن کو ذاتی اذیت اور نقصان لاحق ہو گیا ہے۔ ہمارے مقدمے میں قانون کیا کہتا ہے؟

جواب: آپ کے اپارٹمنٹس کی بالائی چھت پر مینہ پور پر کچھ نازیا حرکات کا ارتکاب ہو رہا ہے جو کہ غیر قانونی شناخت کے مطابق ہر جائے کا دعویٰ اس بنیاد پر دائر کیا جاوے جس سے یہ امر مشرک ہوتا ہو کہ کسی قسم کی بے آرمی ذاتی اذیت اور نقصان اور پریشانی لاحق ہو گئی تو اس کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ کسی ذی روح کو بطور مدنی اس مقدمہ میں سے ہٹا دیا جائے۔ سندھ ہائی کورٹ کے 2012 کے ایک فیصلہ میں اس نوعیت کا ایک مقدمہ اس بنیاد پر قابل اصرار نمبر ایک ایک وٹیفیکر ایسوی ایشن کو کسی طرح ذاتی اذیت لاحق ہو سکتی ہے جبکہ Law of Tort کے مطابق اس طرح کا حکم فرما دیا جائے گا۔ سندھ ہائی کورٹ نے اس اصرار نمبر ایک ایک وٹیفیکر ایسوی ایشن کا دعویٰ خارج کر دیا کہ اگر ان پارٹنرس کے مالک میں سے کوئی ایک اپنے تئیں کوئی دعویٰ عدالت مجاز میں دائر کرے گا تو نہ صرف وہ قابل رقرار ہوگا بلکہ اس کو اس کے حاکم پر فیصلہ کیا جائے گا۔

مشرک اورین ایریا غیر قانونی طور پر ایسے لوگوں کو کرائے پر دے دیا ہے جو کہ ایسوی ایشن کے کالمن ایریا کے طور پر قابل شناخت ہے اور اس بالائی حصہ پر کچھ غیر قانونی حرکات کا ارتکاب ہو رہا ہے جس سے ایسوی ایشن کو ذاتی اذیت اور نقصان لاحق ہو گیا ہے۔ ہمارے مقدمے میں قانون کیا کہتا ہے؟

جواب: آپ کے اپارٹمنٹس کی بالائی چھت پر کچھ نازیا حرکات کا ارتکاب ہو رہا ہے جو کہ غیر قانونی شناخت کے مطابق ہر جائے کا دعویٰ اس بنیاد پر دائر کیا جاوے جس سے یہ امر مشرک ہوتا ہو کہ کسی قسم کی بے آرمی ذاتی اذیت اور نقصان اور پریشانی لاحق ہو گئی تو اس کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ کسی ذی روح کو بطور مدنی اس مقدمہ میں سے ہٹا دیا جائے۔ سندھ ہائی کورٹ کے 2012 کے ایک فیصلہ میں اس نوعیت کا ایک مقدمہ اس بنیاد پر قابل اصرار نمبر ایک ایک وٹیفیکر ایسوی ایشن کو کسی طرح ذاتی اذیت لاحق ہو سکتی ہے جبکہ Law of Tort کے مطابق اس طرح کا حکم فرما دیا جائے گا۔ سندھ ہائی کورٹ نے اس اصرار نمبر ایک ایک وٹیفیکر ایسوی ایشن کا دعویٰ خارج کر دیا کہ اگر ان پارٹنرس کے مالک میں سے کوئی ایک اپنے تئیں کوئی دعویٰ عدالت مجاز میں دائر کرے گا تو نہ صرف وہ قابل رقرار ہوگا بلکہ اس کو اس کے حاکم پر فیصلہ کیا جائے گا۔

### نوید-اے-سید، ایڈووکیٹ

اصغر علی، گجرات: میرے چھ ماہ کے بچے کو گاؤں میں دیرینہ دشمنی کی بنیاد پر مخالفین نے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ ہم نے مخالفین کے علاوہ ان مظلومانہ کے خلاف بھی فوجداری مقدمہ قائم کیا ہے جن کے نام ہمارے گواہوں کو معلوم نہیں ہیں۔ مظلومانہ کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے کون سا قانونی مشورہ مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟

جواب: ہمارے قانون شہادت کے مطابق تین تین جرائم میں جب گواہان استقامت مظلومانہ کے نام نہ جانتے ہوں یا ان میں سے کسی ایک یا زیادہ مظلومانہ کا نام ایف آئی آر میں درج نہ ہو لیکن مظلومانہ کو گواہ بننے سے شناخت کرنے کی پوزیشن میں ہوں تو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے لازم ہو جاتا ہے کہ ایسے مظلومانہ کو گرفتار کر کے جیل بھجوا دے اور وہ قتل کے چشم دید جن گواہان کے مظلومانہ کی شناخت پر پڑے جسٹریٹ کی نگرانی میں کروائے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ چشم دید گواہان کو تین سے باہری تین تین کے جو اس مظلومانہ کے ساتھ یا تو مشابہت رکھتے ہوں یا اس کے ہم عمر ہوں، بعد ازاں چشم دید گواہوں کو باری باری جیل کے اندر بلوا کر جسٹریٹ ان سے مظلومانہ کو پہچاننے کا کہے گا۔ آپ کے مقدمے میں مظلومانہ کی شناخت پر یہ ضروری ہے اور جسٹریٹ اپنی ذی گتی رپورٹ کے بارے میں حاضریہ سرٹیفیکٹ دے دے کیونکہ معاملات تین تین سزا کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں لہذا چشم دید گواہ نے جیل میں تو مظلومانہ کو پہچان لیا ہو مگر اس ضمن میں عدالت میں قاصر رہے تو شناخت رائیگاں بھی جاتی ہے۔ شناخت پر پڑے میں حصہ لینے والے جسٹریٹ پر یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ عدالت میں آکر شہادت دے ورنہ اس کی ذی گتی رپورٹ قانون کی نگاہ میں غیر موثر تصور کی جاتی ہے۔

افضل مسکن، کراچی: ذرا پچھلی میں ہماری ایک ایجنٹ فلاح و بہبود نے ایک دعویٰ دائر کیا کہ چونکہ وہ مختلف اپارٹمنٹس اور فلیٹس کے مالکان پر مشتمل ایک رجسٹرڈ ہاؤس ہے اور مالکان نے

مشورہ اور علاج کے لیے ابھی رابطہ کریں

ڈاکٹر ہارون لطیف خان / ڈاکٹر شمیمہ سمیل

0324 988 2102

ڈاکٹر ہارون لطیف خان: 0311-8381010 (Appointment)

ڈاکٹر راشد لطیف خان: 0307-4259925 / 0316-4191557 (Appointment)

LIFE

Lahore Institute of Fertility & Endocrinology

پروفیسر راشد لطیف خان (ستارہ امتیاز) کی زیر نگرانی

فیمییلیننگ (بیٹا یا بیٹی) (Gender Selection) PGD کی سہولت

ہزاروں شادی شدہ جوڑے اولاد کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔

LIFE سنٹر جہاں جولائی 1989ء میں پہلے ٹیوب بے بی کی پیدائش ہوئی۔

پاکستان کا پہلا IVF سنٹر Since 1985

IUI ICSI

”امید کبھی مایوس نہیں ہونے دیتی“

پاکستان میں پہلی بار ٹیوب بے بی ٹیکنالوجی متعارف کروانے والے

فری کلینک

بروز اتوار صبح 9:00 بجے تا 1:00 بجے دوپہر

منسک حمید لطیف ہسپتال

14- ابو بکر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔ پاکستان

www.lifepakistan.com

E-mail: haroon@lifepakistan.com

Facebook/LifePakistan



## اللہ سے بہت دور

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ کلام نہ کرو کیونکہ ذکر اللہ کے علاوہ کلام کی کثرت دل کی تفتی کا باعث ہے اور یاد رکھو! آدمیوں میں اللہ سے بہت دور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہے۔“ (ترمذی)

## جنت میں بچے

حناہ بنت معاویہ (بن سلیم) فرماتی ہیں کہ مجھ سے میرے چچا حضرت اسلم بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک دن) میں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: ”جنت میں کون کون لوگ ہوں گے؟“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں نبی ہوں گے، شہید ہوں گے، جنت میں بچے ہوں گے اور جنت میں وہ بچے بھی ہوں گے جن کو جیتے جی گارڈ یا کیا ہے۔“ (ابوداؤد)

## جنت میں محل

حضرت سعید بن مسیب بطریق ارسال نقل کرتے ہیں: کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سورہ قلم جو اللہ احد (۱۰) بار پڑھے، اس کے لیے اسکی وجہ سے جنت میں ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص اس کو تیس (۳۰) مرتبہ پڑھے، اس کے لیے اسکی وجہ سے دو محل بنائے جاتے ہیں اور جو شخص اس کو تیس (۳۰) مرتبہ پڑھے، اس کے لیے جنت میں تین محل بنائے جاتے ہیں۔ اسان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بشارت سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”خدا کی قسم! اے اللہ کے رسول پھر ہم (جنت میں) اپنے بہت زیادہ محل بنائیں گے“ (یعنی جب اس سورت کو پڑھنے کی یہ برکت ہے اور اس کا یہ ثواب ہے تو ہم اس سورت کو پڑھیں گے تاکہ اس کی وجہ سے جنت میں ہمارے لیے بہت زیادہ محل بنیں۔) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ فراخ ہے۔“ (یعنی اس سورت کی فضیلت اور اس کا ثواب بہت عظیم اور بہت وسیع ہے لہذا اس بشارت پر تعجب نہ کرو بلکہ اس کے حصول کی کوشش کرو۔) (داری)



## چند سورتوں کے فضائل

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سورہ فاتحہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (اقتان)  
حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے آیت انکری چوتھائی قرآن ہے۔ (مسند احمد بحوالہ اقتان)  
حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے جس نے ایک مرتبہ یسین شریف پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس قرآن پڑھنے کا اجر لکھیں گے۔ (ترمذی، بحوالہ اقتان)  
حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے جس شخص نے شب قدر میں سورہ وقدر پڑھی گویا اس نے زلج قرآن پڑھا۔  
حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے جس نے سورہ وزلزال پڑھی اس کو نصف قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔  
حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے: سورہ اعداویات نصف قرآن کے برابر ہے۔  
حضرت ابن عمرؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کیا تم میں سے کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے صحابہؓ نے عرض کیا اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کی طاقت نہیں کہ روزانہ آٹھ سو بار الحمد للہ پڑھا لے۔  
حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے قل یا ایہا الکفر دون چوتھائی قرآن ہے۔  
حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے: لا اجد احدا من اللہ چوتھائی قرآن ہے۔  
حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے قل ہواللہ احد چوتھائی قرآن ہے۔  
حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جس شخص نے سورہ کوثر فجر کی نماز کے بعد پڑھا وہ مرتبہ پڑھی گویا اس نے چار مرتبہ قرآن پڑھا۔

ان آیتوں اور سورتوں کو پورے قرآن کا نصف یا ثلث یا ثلث جو کہا گیا ہے اس کا ایک مطلب ظاہر احادیث کے مطابق یہ ہے کہ اس سے مراد اجر و ثواب ہے، یعنی ان آیتوں اور سورتوں کی تلاوت کا ثواب تہائی یا چوتھائی قرآن کے ثواب کے برابر ہے۔ اور جو کوئی پورے قرآن کی تلاوت کرے اس کے اجر و ثواب کی برابری تو ہو ہی نہیں سکتی۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے کہ سورہ کوثر تہائی قرآن کے برابر ہے، اس سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تین دفعہ قل ہواللہ پڑھ لینے سے پورے قرآن کا ثواب مل جاتا ہے۔ حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلویؒ فرماتے تھے کہ اس حدیث شریف سے یہ لازم نہیں آتا کہ تین مرتبہ قل ہواللہ پڑھنے سے کل قرآن کا ثواب مل جاتا ہے؛ بلکہ تین ثلث قرآن کا ثواب ہوگا، جیسے کوئی دس بار سے کو تین مرتبہ پڑھے۔ (عباس حکیم الامت)

## دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس وقت تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے اپنے ہاتھ کے اندرونی رخ کے ذریعہ مانگو، اس سے اپنے ہاتھوں کے اوپر کے رخ کے ذریعہ نہ مانگو۔“  
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کے اندرونی رخ کے ذریعہ مانگو، اس سے اپنے ہاتھوں کے اوپر کے رخ کے ذریعہ نہ مانگو اور جب تم دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیر لو (تاکہ وہ برکت جو ہاتھوں پر آرتی ہے منہ کو بھی پہنچ جائے۔)“ (ابوداؤد)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارا پروردگار بہت ہی منہ بند ہے (یعنی وہ یہ نہیں دیکھتا کہ تمہارا منہ کتنا ہے)۔ اگر بڑا آتی ہے وہ اپنے منہ سے حیا کرتا ہے کہ اسے خلی ہاتھ دیکھ نہ کرے۔ جب اس کا بندہ اس کی طرف (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے۔“ (ترمذی، ابوداؤد، تہذیبی)  
حضرت سائب بن یزید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، تو اپنے منہ پر دونوں ہاتھوں کو پکھیرتے۔ (تہذیبی)

## ہاتھ کا بوسہ وغیرہ لینا کیسا ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لشکر میں بھیجا (وہاں پہنچ کر ہمارے لشکر کے) لوگ چلے گئے۔ چنانچہ ہم مدینہ واپس آئے تو اپنے گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے اور ہم نے (اپنے دل میں) کہا یا رسول اللہ! ہم میدان چھوڑ کر آنے والے لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(تمہیں) بلکہ تم دوبارہ حملہ کرنے والے لوگ ہو اور میں تمہاری جماعت ہوں۔“ (ترمذی)

اور ابوداؤد نے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔ اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ”تمہیں بلکہ تم دوبارہ حملہ کرنے والے لوگ ہو۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (جب ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی جواب طلب کرنے یا سرزنش کرنے کے بجائے اس شفقت آمیز انداز میں ہماری ہمت بڑھائی تو) (فرط عقیدت و محبت سے) ہم آپ کے قریب پہنچے اور آپ ﷺ کے دست مبارک کا بوسہ لیا، پھر آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں مسلمانوں کی جماعت ہوں۔“ عام آدمی کے لئے ہاتھ کا بوسہ صرف محبت میں یا جاسکتا ہے۔ اس میں اسلامی عقیدت یا ایسا کوئی منہر شامل نہیں ہونا چاہیے۔

## جنات کے ٹھکانے

(۱)۔ بیت الخلاء جنات کا ٹھکانہ نہیں۔

حضرت زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ گندگی کے مقامات جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔ اسلئے جب تم میں سے کوئی شخص قضاے حاجت کیلئے جائے تو یہ پڑھ لیا کرے۔“ (الحکم انبیاء احمد بک من انوث والنباتہ) (صحیح ابن حبان)

(۲)۔ بلوں میں بھی جنات رہتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں:

”کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوں میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

اس حدیث کے راوی حضرت قتادہ سے کسی لوگوں نے پوچھا کہ بلوں میں پیشاب کرنے سے کیوں منع فرمایا گیا ہے انہوں نے فرمایا:

یہ کہا جاتا تھا کہ یہ بل جنات کے مسکن ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔)

جنات اور شیاطین کی سب سے من پسند جگہ گندگی اور غلاظت کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ مثلاً

(۱)۔ بیت الخلاء (۲)۔ جانوروں کے پاؤں (۳)۔ گندی ٹالیاں اور نالے ان کی پسندیدہ باتیں ہیں۔ (۴)۔

پرانے درخت (۵)۔ مخصوص شہل (۶)۔ برگد (۷)۔ جامن (۸)۔ انار کا درخت (۹)۔ کھنڈرات اور پرانے (۱۰)۔ عی

نالے (۱۱)۔ سمنان اور بے آباد علاقے (۱۲)۔ گھنے جنگل (۱۳)۔ سمندری جزیرے (۱۴)۔ پہاڑ (۱۵)۔

دو پہاڑوں کے درمیان وادیاں۔ (۱۶)۔ بے آباد پرانے گھر (۱۷)۔ وہ مکانات جو زیادہ تر بند رہتے ہوں (۱۸)۔ مختلف

زمینی مخلوقات (سانپ۔ چوہوں وغیرہ کے بل (۱۹)۔ کفار کے عبادت خانے (مندر، گرجا اور گوردوارے وغیرہ)۔ (

(۲۰)۔ آبدار زمینوں کے درمیان میں پائے جانے والے خالی مقامات (۲۱)۔ پانی (۲۲)۔ گندے پانی کے جوعز (۲۳)۔

زمین کے شبی مقامات (۲۴)۔ دیہاتوں کے پانخان پھرنے کے مقامات وغیرہ۔

## دل سے علم کیسے نکل جاتا ہے؟

حضرت سفیان (تابعی) سے روایت ہے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (مشہور تابعی عالم اور تورات وغیرہ کے علوم پر گہری نظر رکھنے والے) حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک ارباب علم کون ہیں؟ حضرت کعب نے جواب دیا، وہ لوگ جوان باتوں پر عمل کرتے ہیں جن کو وہ جانتے ہیں (یعنی عالم یا محفل ہی کو ارباب علم میں شمار کیا جاسکتا ہے) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اچھا وہ کون سی چیز ہے جو علماء کے دلوں سے علم (کی برکت و ہیبت اور علم کے نور) کو نکال دیتی ہے؟ حضرت کعب بن احبار نے جواب دیا، طبع (اور لالچ)۔ (داری)

## انسان کی خصلت و جبلت

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک دن) ہم (چند صحابہ) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے وقوع پذیر ہونے والی چیزوں کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہماری باتوں کو سن کر) ارشاد فرمایا: ”اگر تم سنو کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گیا ہے تو اس کو (چاہے) بچ لیا، لیکن اگر تم یہ سنو کہ کسی شخص کی خصلت و جبلت بدل گئی ہے تو اس کا ہرگز اعتبار نہ کرنا، کیوں کہ جو شخص جس خصلت و جبلت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے وہ اسی کا ہو کر رہے گا۔“ (احمد)

## بدترین شخص

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے بدترین شخص وہ عالم ہے جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کیا۔“ (داری)

## آپس کے اختلاف سے ہلاکت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے ایک شخص کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا تھا، چنانچہ میں اس شخص کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور آپ ﷺ سے صورت حال بیان کی (کہ اس شخص کی قرأت آپ ﷺ کی قرأت سے مختلف ہے) پھر میں نے انہیں کیا کہ (میرے بھٹکے اور اختلاف کی وجہ سے) آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناگواری کے آثار نمایاں ہیں۔ بہر کیف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں صحیح پڑھا چکے ہو۔ (دیکھو) آپس میں اختلاف نہ کرو کیونکہ وہ لوگ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں وہ آپس کے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ (بخاری)

## اپنی زندگی میں اپنی جنت

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ جھٹک یہ روایت سچائی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ غافلوں کے درمیان خدا کا ذکر کرنے والا، بھاگنے والوں کے سچ لڑنے والے کے مانند ہے (یعنی اس شخص کے مانند ہے جو کارزار میں اپنے لشکر کے بھاگ کڑے ہونے کے بعد تھا کافروں کے مقابلہ میں ڈٹ رہا ہے) نیز غافلوں کے درمیان خدا کا ذکر کرنے والا، شنگ درختوں کے سچ میں سبز درخت کی مانند ہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ سر سبز و شاداب درخت کے مانند ہے۔

اور خدا کا ذکر کر کے والا مانند جیسے گھر میں چراغ کے مانند ہے، اور غافلوں میں خدا کا ذکر کرنے والے کو، اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں جنت میں اس کی جگہ دکھا دیتا ہے۔ اور غافلوں میں خدا کا یاد کرنے والے کے لیے، ہر صبح اور غیر صبح (یعنی تمام انسانوں اور چوپایوں کی) گنتی کے بقدر گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (رزین)

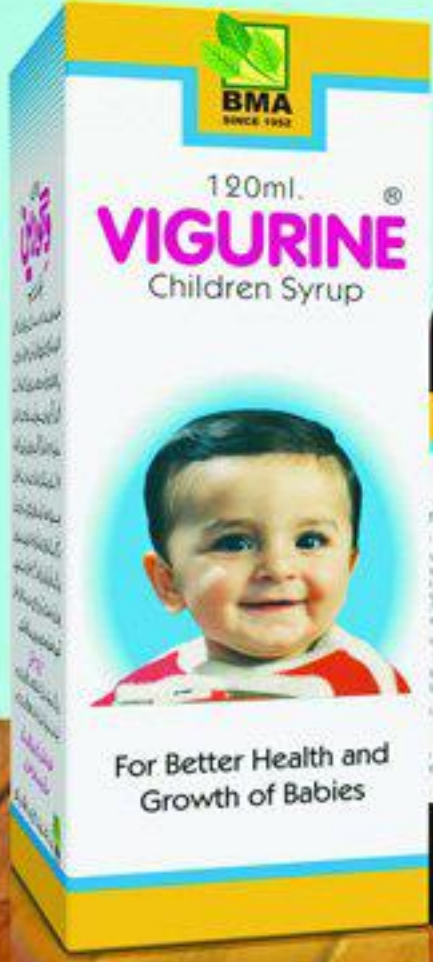


65 سال سے

سمجھدار ماؤں کا پہلا انتخاب

**وگورین**  
چلڈرن سیرپ

بچوں کی اچھی صحت  
اور بہترین نشوونما کے لیے



مات کا پیارا اور وگورین یقیناً بہترین

Introducing

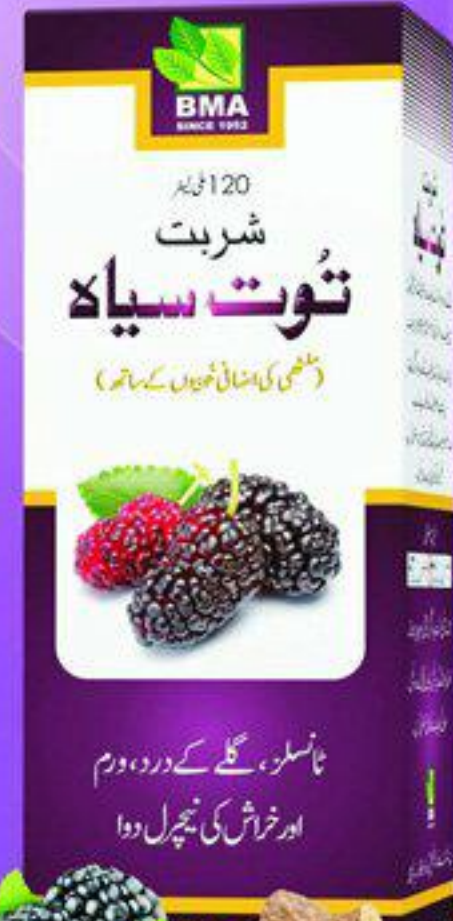


شربت  
**توت سیاہ**

(ملٹھی کی اضافی ٹوپیوں کے ساتھ)

ٹانسلز، گلے کے درد، ورم اور خراش کی نیچرل دوا

کسی بھی موسم خصوصاً سردیوں میں گلے کا درد، ورم، خشک دماغی کھانسی اور  
گلے غڑو (ٹانسلز) بڑھ جانے کی شکایات عام ہوتی ہیں۔  
بی ایم اے فارمانے آپ کے لیے یہ شربت اعلیٰ معیار کے توت سیاہ اور ملٹھی  
سے تیار کیا ہے جو ان تمام شکایات کو دور کرنے میں معاون و موثر ہے۔







سکاف پروہ احترام۔۔۔ اور آج کے جدید دور کی اہم ضرورت بھی

طیبہ نقاری

مصریوں کا حال ایسی کتنی ہیں۔ کلاف پراد ہے۔ رازخام ہے۔ وہاں  
ہے۔ دھڑکے سے سب سے ڈاکو آ کر ان کے سر پر ہاتھ کی جم ضرورت ہے  
۔ کلاف سر موڑا لیٹائی کی، بوسہ پر کرنا کہتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ  
جو یہ لیٹائی میں لگی۔ کلاف سر موڑا کھلا ہوا ہے۔ ڈاکو عورت وصل ہے  
۔ رضائی اندر کہ گاؤں کہتے ہیں وہاں مہلوں کی ضرورت ہے۔ کلاف سر  
موڑا تو لیٹائی کے ساتھ ساتھ کاناں لڑائے جاتے ہیں۔ یہی بات کرنا ہذا  
دعاں راج نکلائی تو آپ کی یاد میں کتاب پر مضمون ہے کہ آپ اپنی  
ضرورت کے اعتبار سے کہتے کلاف سر موڑا نہ کرتی ہیں۔ بلکہ قرآن  
کلاف سر موڑا لیتا ہے موڑا نہ ہیں۔ میں اس بات میں غور کر رہا ہوں کہ  
میں سر موڑا ضرورت کرتی ہیں۔ مگر میں کام کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ  
اے جانتے ہیں مگر میں کوئی بات نہیں کہتی۔ میرے دماغ سے یہی بات







# رمضان اسپیشل



## سبز یوں کے کوftے

کوفتے کے اجزاء:- ایلے، گیلے، آلو 1/2 کلو، کوچ چیز (کدو کش) آٹھ اونس، کئی بری مرچیں تین عدد، گاجر (کدو کش) آدھی، ایلے اور گیلے مٹر 1/2 کپ، پسلی بلدی 1/2 چائے کا چمچ، بھنا، لکھا، زبرد ایک چائے کا چمچ، کارن فلور 1/2 کپ، میدہ دو کھانے کے چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ، تیل تھننے کے لیے، (گریوی کے لیے اجزاء)، کئی براؤن پیاز چار کھانے کے چمچ، پسے لٹائر چار عدد، نمک کا پیسٹ ایک چائے کا چمچ، بلدی 1/2 چائے کا چمچ، پسادھنیہ 1-1/2 چائے کا چمچ، گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، پسلی لال مرچ ایک چائے کا چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ، ہرا دھنیا گارفش کے لیے، تیل 1/2 کپ

ترکیب:- (کوفتے کے لیے) پسلی ایلے، گیلے، آلوؤں میں ایلے اور گیلے مٹر، کدو کش گاجر، بلدی، پسلی لال مرچ، بھنا، لکھا، زبرد اور نمک ڈال کر اچھی طرح مکس کر لیں، پھر اس کے کوftے بنالیں۔ اس کے بعد پیالے میں بچا ہوا کارن فلور اور میدہ ڈال کر مکس کریں اور کوftے کو اس کچھرے کوٹ کر کے ڈپ فرائی کر کے ایک طرف نکال لیں۔ (گریوی کے لیے) تیل گرم کر کے اس میں پسے لٹائر، براؤن پیاز نمک کا پیسٹ، مقام سوکھے مصالحے اور 1/2 کپ پانی ڈال کر اچھی طرح فرائی کر لیں کہ گریوی گاڑھی ہو جائے۔ اس کے بعد اس میں فرائیڈ کوftے ڈال کر ڈش میں نکال لیں۔ آخر میں ہرا دھنیا سے گارفش کر کے سرو کریں۔

## کیوی پیری سموڈی



اجزاء:- سٹریویریز ایک کپ، کیول (چھلی، کئی) تین عدد، وہی ایک کپ، پیری جوس 1/2 کپ، پچینی دو کھانے کے چمچ، ٹی برف چند کیوبز، آئس کریم چار سکوپس

ترکیب:- پینڈر میں تمام اجزاء کو ڈال کر اچھی طرح پینڈر کر لیں، تیار ہو جانے پر گلاس میں ڈال کر تھری اور افطاری میں نوش کریں۔

## ہیریالی چکن بوٹی



اجزاء:- بون لیس چکن (کیوبز) 1/2 کلو، پسارادھنیہ 1/2 کپ، پسلی بری مرچیں آٹھ عدد، اورک لسن کا پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ، کالی مرچ 1/2 چائے کا چمچ، گرم مصالحہ 1/2 چائے کا چمچ، بھنا، لکھا، زبرد 1/2 چائے کا چمچ، کئی لال مرچ 1/2 چائے کا چمچ، کریم 1/2 کپ، تیل 1/4 کپ، پیاز کے بھجے سرو کے لیے، لیٹوں کے سٹاکس سرو کے لیے

ترکیب:- پسلی چکن پر تمام اجزاء لگا کر اسے بری فٹ کر لیں۔ اب تیل گرم کر کے اس میں چکن کو تین منٹ پکائیں کہ وہ خشک ہو جائے، پھر کوٹے کام دے کر پیاز کے بھجے اور لیٹوں کے سٹاکس ڈال کر سرو کریں۔

## انالین پاستا سیلیڈ



اجزاء:- ٹوٹیلی پاستا ایک کپ، موزریلا چیز چار اونس، کئے سوچر ایک کپ، لٹائر (کیوبز) ایک کپ، کالے زیتون (سٹاکس) 1/2 کپ، پارسلے 1/4 کپ، کئی پیاز ایک کھانے کا چمچ، کرملڈ فیلا چیز 1/2 کپ، سوٹ کارن 1/2 کپ، کھیرا (کیوبز) 1/2 کپ، (انالین ڈریٹنگ کے لیے اجزاء)، زیتون کا تیل 3/4 کپ، سفید سرکہ دو چائے کے چمچ، پانی دو چائے کے چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ، پچینی 1-2 چائے کے چمچ، خشک اور ٹائو ایک چائے کا چمچ، سوکھے بیڑل ایک چائے کا چمچ، لسن ایک جوا کا لی مرچ حسب ضرورت

ترکیب:- پسلی پاستا کو دی گئی ہدایات کے مطابق پکائیں۔ اب اسے ٹھنڈا کر کے تھوڑے تیل میں تاس کریں، پھر تمام اجزاء کو اس کر کے فریج میں رکھ دیں۔ ڈریٹنگ کے تمام اجزاء کو پینڈر میں ڈال کر تھنڈا کر لیں کہ ڈریٹنگ گاڑھی ہو جائے۔ تیار ہو جانے پر سرو کریں۔

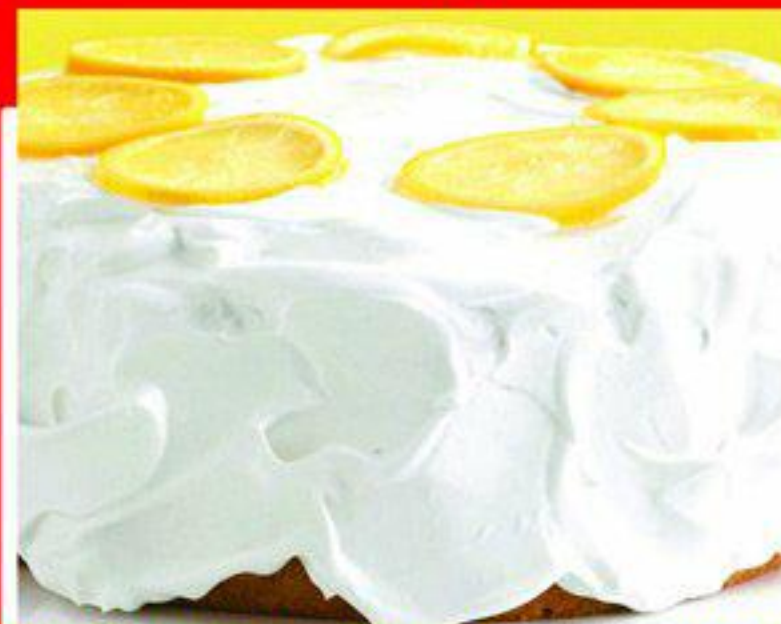
## اورنج اینڈ پائن اپیل کریم



اجزاء:- اورنج جیلی ایک پیکٹ، پائن اپیل جیلی ایک پیکٹ، پائن اپیل ایک ٹن، اورنج جوس 1/4 کپ، جلیٹین ایک چائے کا چمچ، کاسٹر شوگر 1/2 کپ، پچینی کریم دو کپ، پچینی ویٹا آئس کریم 1/2 لیٹر

ترکیب:- پسلی 1/4 کپ پائن اپیل سیرپ میں جلیٹین کو حل کر لیں۔ اب کریم اور پچینی کو پچینٹ لیں، پھر اس میں اورنج جیلی، پائن اپیل کیوبز، اورنج جوس، پچینی ہوئی ویٹا آئس کریم اور جلیٹین کریم ڈال دیں۔ اس کے بعد اسے سرونگ پاؤل میں نکال لیں۔ اب پائن اپیل جیلی کو ایک کپ پانی میں حل کریں اور سیٹ ہونے کے بعد کاٹ لیں۔ جب ڈیزرٹ ٹھنڈا ہو جائے تو پائن اپیل جیلی ڈال کر ٹھنڈا سرو کریں۔

## لیمن ٹیکٹ



اجزاء:- میدہ 1-1/2 کپ، پچینی ایک کپ، بیکنگ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، نمک 1/2 چائے کا چمچ، انڈے دو عدد، ایو پیو ریٹڈ ملک 2/3 کپ، تیل 1/3 کپ، لیٹوں کا چھلکا ایک چائے کا چمچ، (لیمن سیرپ کے لیے اجزاء)، پچینی 1/3 کپ، لیمن جوس 1/4 کپ

ترکیب:- (لیمن سیرپ کے لیے) پسلی ساس چین میں تمام اجزاء ڈال کر بھگی آج پر پانچ منٹ پکائیں کہ پچینی مل ہو جائے اور سیرپ گاڑھا ہو جائے۔ (ایک کے لیے) پیالے میں میدہ، پچینی نمک اور بیکنگ پاؤڈر ڈال کر مکس کر لیں۔ اب انڈوں کو پچینٹ لیں، پھر اس میں ایو پیو ریٹڈ ملک، تیل اور لیٹوں کا چھلکا شامل کر کے مکس کر لیں۔ اب انڈے کے کچھر کو میدے کے کچھر میں ڈال کر مکس کر لیں اور چمچ چلاتے رہیں، یہاں تک کہ کچھر گاڑھا ہو جائے۔ اس کے بعد لوف چین کو کرکس کر کے اس میں کچھر ڈالیں اور ایک گھنٹہ تک کر لیں۔ اب اسے نکال کر کانٹے سے نشان ڈالیں اور اوپر سے ہٹ لیمن سیرپ ڈال کر پندرہ منٹ ٹھنڈا کر لیں۔



صرف 30 دن میں  
قد بڑھانیں  
جتنا آپ چاہیں



32 سال کی عمر تک اب آپ بھی اپنے قد میں "5" تا "8" تک اضافہ کر سکتے ہیں

Height  
Plus

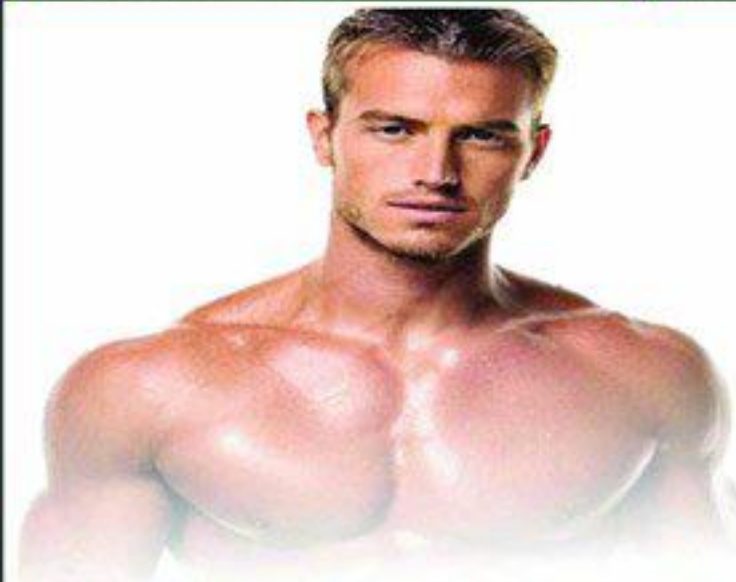
# چھوٹے قد والوں کیلئے بڑی خوشخبری

کیا چھوٹے قد اور کمزور صحت کی وجہ سے اکثر آپ کے بیٹے اور بیٹیوں کے رشتے نہیں ہو پاتے۔ کیا چھوٹے قد کی وجہ سے آپ سسرال اور شوہر کے طعنوں کا شکار ہو کر پریشان ہیں۔ کیا آپ کو چھوٹے قد اور کمزور جسم کی وجہ سے نوکری نہیں مل رہی۔ چھوٹے قد اور کمزور صحت آپ کی صلاحیتوں کو زنگ لگا دیتے ہیں تو پریشان ہونا چھوڑ دیں



مکمل کورس پیکنگ 1 ماہ  
Rs.1200

گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7863399, 0303-7869933, 0331-7770707



## پچکے گال، کمزور جسم چند دن میں موٹا اور خوبصورت

جسم کو سمارٹ، پرکشش اور خوبصورت بنائے، چہرے کے ڈینٹ نکال کے خوبصورت اور گول بنائے ہڈیوں کو کیشیم فراہم کر کے، بھوک بڑھائے، غذا کو جذب و بدر بنا کر خون کے سرخ ذرات میں اضافہ کر کے کمزور جسم کو موٹا کر کے پتلے پن سے ہمیشہ کیلئے نجات دلائے

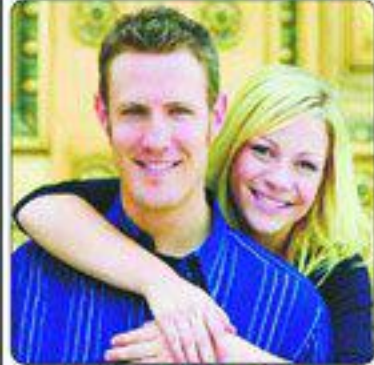
فاسٹ فیٹ - 1200

گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں

0344-7776660, 0334-7773311, 0332-7770707



زعفرانی کورس کورس قیمت 1200  
**جوڑوں کے دردوں کا مکمل علاج**  
جوڑوں کا درد، کمر درد، پٹھوں کی کمزوری جوڑوں پر سوج  
ورم گنتھیا موہروں کا درد، سردرد، کمزوری ٹانگ کا درد کندھوں  
کا درد، ریڑھ کی ہڈی کا درد، پسلی کا درد، کولہے کے جوڑوں کا درد  
یوریک ایسڈ دھچکی کی ہڈی میں عضو کا اکڑ جانا لڑکھڑا کر چلنا، گردن  
کا اکڑ جانا ان تمام تکالیف کیلئے زعفرانی کورس مکمل اور مستقل علاج ہے



قیمت  
1500 روپے

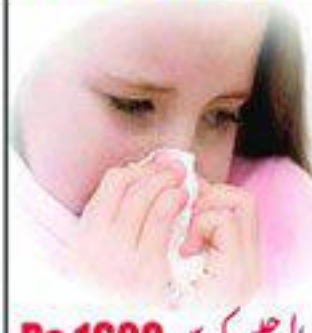
برطرح کی کمزوری کا مکمل اور مستقل علاج  
بے پناہ طاقت فوری رزلٹ  
**کستوری کورس**  
ماہرین کی کاوشوں کا نچوڑ، ایک ایسا ذراثر فارمولا جس سے اب تک  
ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں بے اولاد حضرات کیلئے پیغامِ شفاء  
مایوس اور لا علاج مریض ایک دفعہ کستوری کورس ضرور استعمال کریں

گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0302-7776660, 0336-7770909, 0336-9990707

**شوگر کا علاج کل نہیں آج**  
شوگر کے مریضوں کیلئے میٹھی سی خوشخبری  
لیبلے کا علاج کروائیں اور زندگی صحت مند اور تندرست گزاریں  
شوگر جیسی مہلک بیماری سے ہمیشہ کیلئے نجات، شوگر کی وجہ سے ہونے والی بیماری خرابی خون  
ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خراب ہونا، پنڈلیوں کا درد، جوڑوں کا درد، طاقت کی کمی، سستی کا  
مکمل علاج ذیابیطس شکاری آنے میں یہ دوا مفید ہے اور بار بار پیشاب آنے کو مکمل کنٹرول  
کرے، شوگر کو چند دن میں کنٹرول کر کے لیبلے کے افعال کو درست کرے اور انسولین کی  
پیداوار کو بڑھائے  
شوگر کیسٹر کورس Rs.1600



نڈائینگ نہ پرہیز نہ ورزش  
**موٹا پا ختم، بڑھا ہوا پیٹ**  
**جسمانی فالتو چربی گارنٹی ختم**  
■ پیٹ کی فالتو چربی اور جسم کا بھاری پن دور کرتا ہے۔  
■ معدہ جگر کی خصوصی اصلاح کر کے بھوک کی کمی گیس اور قبض دور کرتا ہے۔  
■ موٹے بھدے بے ڈول جسم کو ڈبلا پتلا اور سڈول بناتا ہے۔  
■ 5" تک کمر کم کر کے یوریک ایسڈ اور جوڑوں کا درد ختم کرتا ہے۔



**الرجی دمہ کا مکمل مسلسل چھینکوں**  
الرجین کورس پھپھڑوں کی کمزوری ختم کرتا ہے  
الرجین کورس سانس کی نالیوں میں سوزش ختم کرتا ہے  
الرجین کورس بلغم، کھانسی، دائمی نزلہ زکام ختم کرتا ہے  
الرجین کورس مسلسل چھینکوں کا یقیناً خاتمہ کرتا ہے  
الرجین کورس دے سے ہونے والی تمام تکالیف کو ختم کرتا ہے

الرجین کورس Rs.1600

گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0336-3330909, 0336-7776660, 0336-9990707





آغاز سے لیکر چیمپئنز ٹرافی تک۔۔۔

## ڈک ورتھ لیوس طریقہ کار کیا ہے۔۔۔؟؟

تین حصوں میں تقسیم کر کے چیک کرتا ہے جیسے انگلش کا اچھا آغاز، جو محکم بنیاد پر قائم کیا گیا ہو (کم و کثیں گری ہوں اور اچھا سکور ہوا جیسے رن ریٹ کے ساتھ)، پھر آخر میں بھی بار دہا کر کے رن بنائے ہوں جبکہ پرفیشنل میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ انگلش میں پورے ٹچ کے دوران بندر تین رن ریٹ میں اضافہ کیا گیا۔

### ڈی ایل "پرسکور" اور ڈی ایل "ٹارگٹ" میں فرق۔۔۔

بارش سے پہلے ڈرائنگ کی جو کیلکولیشن کی جاتی ہے وہ پرسکور کہلاتی ہے جبکہ بارش کے بعد کئے جانے والے بیٹے تفریق ٹارگٹ ہوتی ہے۔ ٹارگٹ ایک مقررہ (فکس) تعداد ہوتی ہے جبکہ "پرسکور" ایک ڈرائنگ (وکٹوں) کی تعداد کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ یہ دوسری انگلش کے کیں اور رن ہونے کے بعد جب تکمیل نہ ہو سکے تو کی جاتی ہے۔ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان ہونے والے ٹچ کا فیصلہ بھی "پرسکور" کی بنیاد پر کیا گیا۔

### ڈی ایل یا ڈی ایل ایس۔۔۔ اور دو دفعہ اعتراض

شروع میں یہ ڈک ورتھ میٹھ کے نام سے ہی رائج رہا لیکن ڈک ورتھ اور لیوس کے رینڈر ہونے کے بعد 2014ء میں اس سسٹم کا کسٹومائزیشن پروفیسر سٹین سٹرن کو نامزد کر دیا گیا۔ ان کی نامزدگی اور کچھ مزید اصلاحات کے بعد اس سسٹم کو پروفیسر سٹین سٹرن کے نام کے اضافے کے ساتھ ڈک ورتھ لیوس اسٹرن یعنی ڈی ایل ایس کا نام دیا گیا۔ پروفیسر سٹین سٹرن آسٹریلیا کی کونز لینڈ ٹیچر تھے کہ پروفیسر ہیں۔ ان کی نامزدگی میں ڈک ورتھ اور لیوس کی منظوری بھی شامل تھی۔ جب سے یہ طریقہ لاگو کیا گیا اس وقت سے لے کر اب تک اس پر باضابطہ طور پر آئی سی سی کو دو دفعہ اعتراضات موصول ہوئے۔ پہلا اعتراض ویسٹ انڈیز گنڈاف ٹچ کے بعد انگلش بے باز پال کا ٹانگ دوڑنے لگا یا جبکہ دوسرا اعتراض انگلینڈ ٹیم نے اٹھایا جس پر آئی سی سی نے ڈک ورتھ اور لیوس کو طریقہ کار کی وضاحت کے لئے طلب کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ فیصلہ بالکل ٹھیک ہے، اجلاس کے دوران انہوں نے ثابت کیا کہ اعداد و شمار اور حساب کتاب کے بعد کرکٹ کی تمام صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے درست فیصلہ کیا گیا اور اگر بارش نہ ہوتی تو بھی ٹچ کا یہی فیصلہ ہوتا تھا جو ڈی ایل کے مطابق ہوا۔ وہ بر چار سال کے بعد سسٹم کے اعداد و شمار کا ازسرنو جائزہ لیتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو وہ بھی بہت معمولی نوعیت کی اصلاح ہوتی ہے۔ لیکن ٹی ٹو ٹی فارمیٹ کے لئے انہیں ٹی ٹو ٹی کے مطابق بنانے پر رضامند کرنا پڑا ہے۔

اور اگر ٹچ دوبارہ شروع نہیں ہوتا اور بارش ہوتی رہتی ہے تو پھر پرسکور ڈی ایل ایس کے تحت فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ جس میں دونوں ٹیموں کے استعمال شدہ ڈرائنگ کو دیکھا جاتا ہے جبکہ ٹیم (دوسری انگلش میں بیٹنگ کرنے والی) کے بارش کی وجہ سے ضائع ہونے والے ڈرائنگ میں سے اور ڈک ورتھ لیوس کا بنایا گیا سو فٹ ویر جاتا ہے۔ اس مقصد کیلئے ڈک ورتھ لیوس کا بنایا گیا سو فٹ ویر (WinCoda) استعمال کر کے ڈی ایل ایس کیلکولیشن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح اعداد و شمار کا یہ آسان طریقہ وضع کیا گیا جبکہ سٹینڈرڈ ایڈیشن میں اعداد و شمار آپ کو خود کرنے پڑتے ہیں۔ اس کی ایک مثال انسٹیشن میں چیمپئنز ٹرافی کے ٹچ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے مقابلے میں بھی سامنے آئی جب جنوبی افریقہ نے اپنے تمام ڈرائنگ (8 وکٹوں اور 50 اوورز) کا استعمال کر کے ٹیم (پاکستان) کو رنز کا ہدف دیا۔ پاکستان نے جب اپنے ڈرائنگ میں سے تین وکٹوں اور 27 اوورز کا استعمال کر کے 119 رن بنائے تھے کہ بارش نے ٹچ روک دیا۔ جب بارش رکی تو پاکستان کے 21 اوورز ضائع ہو چکے تھے۔ اس طرح پاکستان کو ایک ڈریو کا بارش کی وجہ سے نقصان ہوا تو ڈی ایل ایس پرسکور (DLS par score) کے تحت دیکھا گیا جس پر جنوبی افریقہ کے 100 رن بچے جبکہ پاکستان کے 119 سکور تھے۔ اس طرح پاکستان کو 19 رن سے کامیاب قرار دیا گیا۔

### ڈی ایل ایس سٹینڈرڈ ایڈیشن اور پروفیشنل ایڈیشن میں فرق۔۔۔؟؟

یہ دونوں طریقے ڈک ورتھ میں ہی رائج ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ سٹینڈرڈ ایڈیشن میں زیادہ رن ریٹ والے میچز جن میں 300 سے زیادہ رن بننے ہیں یا ٹی ٹو ٹی جس میں 180 سے زیادہ رن بنائے جاتے ہیں کو بتدریج چیک کرتا ہے اور یہ انگلش



سے اس لئے اس مقصد کیلئے دونوں ماہر شماریات نے ایک سنگل ٹیبل تشکیل دیا۔ اس ٹیبل سے گزرنے کے بعد دیکھا جاتا ہے کہ بارش کی وجہ سے تکمیل کرنے سے پہلے ٹیم نے اپنے ڈرائنگ (وکٹوں اور اوورز) کا کتنا استعمال کیا اور دوبارہ تکمیل شروع ہونے پر اس ٹیم کے پاس اب کتنے ڈرائنگ رہ گئے ہیں پھر اس کے بعد حسابی طریقہ سے ایک ٹارگٹ قائم کیا جاتا ہے۔ مختلف حالات میں ڈک ورتھ قانون مختلف حل پیش کرتا ہے۔ اگر بارش یا کسی اور وجہ سے کسی ٹیم کے "ڈرائنگ" کا نقصان ہوا ہے تو ڈک ورتھ کا کہنا ہے کہ اس ٹیم کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہیے اور اس کا ازالہ اس طریقہ کار میں رکھا گیا۔ مثال کے طور پر پہلے بیٹنگ کرنے والی ٹیم ٹچ کے آغاز میں سے تین وکٹیں اور آخر میں زیادہ سکور بناتی ہے لیکن اس کی انگلش کے دوران بارش ہو جاتی ہے تو اس کا نقصان ہوتا ہے۔ اس نقصان کو چھرا کرنے کیلئے ڈک ورتھ سسٹم اس ٹیم کو اس کے استعمال شدہ اور باقی بچنے والے "ڈرائنگ" کے مطابق اضافی رنز دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر پہلے بیٹنگ کرنے والی ٹیم 232 رن بن چکی ہے تو اضافی رنز کے ساتھ مخالف ٹیم کو 250 کا ٹارگٹ دیا جائے گا۔

اسی طرح اگر دوسری انگلش میں باری لینے والی ٹیم اگر بارش کی وجہ سے نقصان اٹھاتی ہے تو اس کے اوورز کم ہوتے ہیں تو اس کا ازالہ اس کے استعمال شدہ ڈرائنگ کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔



نے اسے 2001ء میں اختیار کر لیا (تجرباتی بنیادوں پر)۔ تاہم اس کی اثر پذیری دیکھتے ہوئے 2004ء میں مستقل طور پر اپنایا گیا۔

### ڈی ایل کی اصل روح "ڈرائنگ"۔۔۔

ڈک ورتھ اور لیوس نے محسوس کیا کہ رن بنانے کی بنیاد وہ "ڈرائنگ" پر ہے۔ یہ ڈرائنگ وکٹوں اور اوورز پر مشتمل ہیں۔ کوئی بھی ٹیم جب سکور کرتی ہے تو وہ ان ہی دو ڈرائنگ کو استعمال کرتی ہے۔ اس لئے ڈک ورتھ فیصلہ کی بنیاد بھی ان ہی دو ڈرائنگ پر رکھی گئی۔ ڈک ورتھ کے مطابق یہ طریقہ کار بارش یا کسی اور وجہ سے ٹچ رکھنے پر دوسری باری میں بیٹنگ کرنے والی ٹیم کے لئے ازسرنو ایک ٹارگٹ متعین کرتا ہے۔ تکمیل کے حقل کے باعث بیٹنگ کی ٹیم کو جن اوورز کے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے ازالے کے لئے یہ ایک طریقہ کار وضع کرتا ہے اور اس میں دو ڈرائنگ یعنی بقیہ اوورز اور آؤٹ ہونے والے کھلاڑیوں کی تعداد کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر پہلی انگلش میں بارش ہو جائے تو پھر دونوں طرف کی انگلش کے اوورز ایک جیسے کم کر کے دوسری مرحلہ بیٹنگ کرنے والی ٹیم کا ٹارگٹ بڑھا دیا جاتا ہے۔ ڈک ورتھ لیوس طریقہ کار میں دو ایڈیشنز (پروفیشنل اور سٹینڈرڈ) کو آزمائے کی چٹائی رکھی گئی ہے۔ اگر کئیں کپیوٹری سہولت ہے اور فراہمی کے بھی امکانات نہیں ہیں تو وہاں پروفیشنل ایڈیشن آزمائے ہوئے کپیوٹر سافٹ ویئر "ون کواڈا" (WinCoda) کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن جہاں کپیوٹری سہولت نہ ہو وہاں "سٹینڈرڈ ایڈیشن" کو لاگو کیا جاتا ہے۔

### ڈی ایل سسٹم کیسے کام کرتا ہے۔۔۔؟؟

ڈی ایل سسٹم کی بنیاد چونکہ دو اہم ڈرائنگ (وکٹوں اور اوورز) پر



### طیب رضا عابدی

انگلینڈ میں ہونی والی چیمپئنز ٹرافی میں بارش کی وجہ سے میچز بار بار متاثر ہوئے جس کی وجہ سے نا صرف تماشا گاہوں بلکہ کھلاڑیوں کو بھی کوفت کا سامنا کرنا پڑا۔ انگلینڈ کا موسم چونکہ ہمیشہ بے اعتبار رہا ہے اس لئے کرکٹ ناقدین کا چیمپئنز ٹرافی سے پہلے ہی کہنا تھا کہ انگلینڈ میں آئی سی سی کا اتنا بڑا ایونٹ نہیں رکھنا چاہیے تھا کیونکہ اس سیزن کے دوران یہاں بار بار بارش ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے میچز متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ ایونٹ کے آغاز سے ہی بارش نے ٹورنامنٹ کو متاثر کیے رکھا اور پھر ڈک ورتھ لیوس میٹھ کا بار بار استعمال کر کے ٹچ کو نتیجہ خیز بنانے کی کوششیں کی گئی۔ اس طرح بارش ٹکٹ سناٹی دیتی رہی، یہ سسٹم کیا ہے، اس کی ضرورت کیوں پیش آئی اس کی تاریخ قارئین کی نظر ہے۔

وان ڈے کرکٹ میں کسی بھی وجہ سے ٹچ رکھنے کے باعث سب سے پہلے جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ اوسط رن ریٹ (ARR) تھا۔ پھر اس میں کچھ تھکس سامنے آنے کی وجہ سے رن ریٹ طریقہ کے متبادل آسٹریلیا نے موٹ پروڈکٹ اور ڈر (MPO) کا طریقہ متعارف کرایا جسے 1992ء کے ورلڈ کپ میں آزما دیا گیا۔ اس میں موٹ پروڈکٹ اور ڈر کو جن کراس میں سے رنز کا ہدف بنا کر دوسری ٹیم کے لئے مقرر کیا جاتا تھا۔ اس طریقہ کار پر اس وقت شدید تنقید ہوتی جب سڈنی میں کھیلے گئے دوسرے کسی فائنل میں جنوبی افریقہ اور انگلینڈ کے ٹچ میں اس کے تھکس سامنے آئے۔ اس میں سب سے زیادہ موثر اوورز میں دوسری بار بیٹنگ کرنے والی ٹیم کو ایک غیر منصفانہ ٹارگٹ ملتا تھا جس سے ٹچ برابری کے مقابلے والا نہیں رہتا تھا۔ اس کی طرف مقابلے اور غیر منصفانہ ٹارگٹ کی وجہ سے ایک نئے نظام کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس بھی فائنل کے فیصلے کے بعد شدہ تنقید ہوئی جسے محسوس کرتے ہوئے برطانیہ کے دو ماہرین شماریات و حسابات فرینک ڈک ورتھ اور ٹونی لیوس نے ایک حسابی طریقہ کار پیش کیا جسے ڈک ورتھ لیوس کا نام دیا گیا۔ یہ سسٹم ہر قسم کے حالات میں ایک ایسا حل پیش کرتا ہے جو کہ کسی ٹیم کے لئے کسی بھی صورت میں غیر منصفانہ نہ ہو اور نا ہی ٹچ کی طرف ہو بلکہ دونوں طرف سے متبادل نظر آئے اور تکمیل کا حسن متاثر بھی نہ ہو۔

### سب سے پہلے نفاذ کب ہوا۔۔۔

اس طریقہ کار کو پہلی دفعہ انٹرنیشنل کرکٹ میں یکم جنوری 1997ء میں زمبابوے اور انگلینڈ کے درمیان ہرارے میں کھیلے جانے والے ٹچ میں آزما دیا گیا۔ پھر جزوی طور پر انگلینڈ میں ہونیوالے 1999ء کے ورلڈ کپ میں لاگو کیا گیا۔ آئی سی سی



تھی کہ جب کھیل کے دوبارہ شروع ہونے پر نیا ٹارگٹ دیا گیا تو اس نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑی مطمئن تھے اور انہوں نے اسے قبول کیا اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ طریقہ کار دے کر کھیل کی تاریخ بہتری اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

### آنجہانی باب دولر نے ڈی ایل کے بارے کیا کہا۔۔

پاکستان ٹیم کے سابق کوچ اور آئی سی سی کے سابق ہائی پرفارمنس منیجر آنجہانی باب دولر نے بھی 2006 میں اس طریقہ کار کی حمایت کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ ”ڈک ورلڈ لیوس کا ازسرنو ورژن بارش سے رک جانے والے میچز کیلئے بہترین سسٹم ہے اور ون ڈے کرکٹ میں کی ایسے لمحات آئیں گے جب کسی بھی سسٹم کا تجربہ کیا جائے گا تو جہاں تک ڈک ورلڈ کا تعلق ہے یہ تو بہ مناسب ترین سسٹم ہے۔ اس فارمولا کو ایجاد کرنے والوں کو مبارکباد دینی چاہیے۔“ اس وقت کے آئی سی سی کے جی ایم ڈیوڈ رچرڈسن کا کہنا تھا کہ ون ڈے کرکٹ میں ہونے والے نئے رجحانات کے مطابق وقت کے ساتھ ساتھ اس سسٹم میں تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں لیکن یہ طریقہ کار بہتر ہے۔“

### بارش کے علاوہ بھی ڈک ورلڈ لیوس کا استعمال

بارش کے علاوہ بھی مختلف وجوہات کی وجہ سے میچ روکنے پر اس طریقہ کار کا اطلاق کیا گیا اس میں 14 مرتبہ فلڈ لائنٹ کے بند ہونے پر، 3 مرتبہ تماشاخیوں کی وجہ سے میچ روکنے پر، ایک دفعہ راولپنڈی میں طوفان آنے کی وجہ سے ڈرامہ میں رفرہاری اور انگلینڈ کے شہر ڈاربی میں دھوپ کی وجہ سے جب میچ روکنا شامل ہیں۔

درمیان کیلئے گئے کسی فائل میں ایم پی او میٹھنا پنا یا گیا جب جنوبی افریقہ کی بیٹنگ کے دوران بارش نے میچ کو روک دیا۔ اس طریقہ کار کے اطلاق کے بعد جنوبی افریقہ کو 13 کینڈوں پر 22 روز بنانا تھے پھر دوبارہ بارش ہونے پر ایک ہال پر 22



روز بنانا تھے جو کہ ناممکن تھا۔ اس پر بہت تنقید ہوئی۔ ڈی ایل سسٹم کے موجد ڈک ورلڈ کا کہنا تھا کہ جب میچ کے اختتام پر اس نے ریڈیو پر یہ سنا کہ ”ایک وقت آئے گا جب کوئی اس سے بہتر حل پیش کرے گا“ یہ ایک حساسی مسئلہ تھا اور اسے حساسی طریقہ سے ہی حل کیا جانا چاہیے تھا۔ دوسری طرف لیوس کا کہنا تھا کہ اس سسٹم کی درست پیمائش کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلے بیٹنگ کر کے جیتنے والی ٹیم کے میچز کا تناسب تقریباً وہی تھا جو کہ بارش سے متاثر نہ ہونے اور متاثر ہونے والے میچز (ڈی ایل) کا تھا۔ یہ بات بھی قابل اطمینان

شرچہ وار سے اس فیصلہ پر احتجاج کیا تھا جبکہ انڈین سابق کپتان سکیل گوامر کا کہنا تھا کہ ”وی ہے ڈی“ کو ایک سال کیلئے آزمایا جانا چاہیے تھا۔ وی ہے ڈی سسٹم کو آئی سی سی کی کرکٹ کمیٹی نے بغیر کسی تعصب کے شفاف انداز سے چیک کیا لیکن



یہ کسی بھی صورت میں ڈک ورلڈ سے بہتر نہیں تھا، ڈک ورلڈ ایک آزمایا ہوا طریقہ کار تھا جسے برقرار رکھا گیا۔ یاد رہے کہ کرکٹ کمیٹی کے 16 اراکین میں بارون لورگٹ، شرچہ وار، مارک ٹیڈر، روی شاستری، بکمار سنگھ کا را بھی شامل تھے، اس کے علاوہ اس میں بیٹنگ رنجر رنجن مدگلے، اسپارٹسٹو ڈیوس اور گیری کرسٹن بھی شریک ہوئے جبکہ اس کی صدارت سابق ویسٹ انڈیز کپتان کلیم کاکا نیو لائیڈ نے کی تھی۔

ڈک ورلڈ اور لیوس کیا کہتے ہیں۔۔۔ جب 1992ء کے ورلڈ کپ میں جنوبی افریقہ اور انگلینڈ کے

لاگو کیا گیا جن میں سے 181 نے قیود یا۔ 90 میچز پہلی بیٹنگ نے جیتے جبکہ 84 میچز دوسری باری کی ٹیم نے جیتے۔ لہذا یہ کہنا کہ بارش سے متاثرہ میچز کا فیصلہ ڈی ایل سے درست نہیں ہوتا ٹھیک نہیں ہے اور نہ ہی دوسری ٹیم کے لئے غیر منصفانہ ہے۔

### آئی سی سی کا متبادل سسٹم ”وی ہے ڈی“ کو مسترد کرنا۔۔

ڈک ورلڈ پر تنقید ہونے کے بعد انڈیا نے متبادل سسٹم ”وی ہے ڈی“ دیا گیا جسے آئی سی سی نے مسترد کر دیا۔ بھارتی نژاد وکرم جیادیون نے متبادل نظام ”وی ہے ڈی میٹھنا“ 2012ء میں پیش کیا جسے اس وقت چیف ایگزیکٹو آئی سی سی بارون لورگٹ نے ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا اور کہا تھا کہ ڈک ورلڈ لیوس ہی مناسب طریقہ ہے۔ اس پر جیادیون نے اس وقت کے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے صدر

### فرینک ڈک ورلڈ اور ٹوٹی لیوس کون؟

77 سالہ فرینک ڈک ورلڈ انگلینڈ کی کاؤنٹی لنکا شائر میں پیدا ہوئے، وہ بطور ماہر شماریات نیوکیئر پاور انڈسٹری کے ریٹائر ہونے کے بعد آئی سی سی کے شعبہ شماریات سے بطور کنسلٹنٹ وابستہ اور اسکے علاوہ ایک ماہنامہ کے ایڈیٹر بھی ہیں جبکہ پولٹن میں پیدا ہونے والے ٹوٹی لیوس ماہر ریاضی دان و شماریات رہے اور 2008 میں آکسفورڈ بروکس یونیورسٹی سے بطور پروفیسر ریٹائر ہوئے۔ اس کے علاوہ وہ یونیورسٹی آف ویسٹ انگلینڈ میں بھی پڑھاتے رہے، اسی یونیورسٹی میں انہوں نے شہرہ آفاق ڈی ایل سسٹم کا مسودہ تیار کیا۔ جب ان دونوں نے یہ مسودہ تیار کر لیا تو وہ اسے کرکٹ کے حلقوں کے پاس لے کر گئے تھے کہ آئی سی سی کو قائل کرنے اور اس سسٹم کی باریکیاں سمجھاتے سمجھاتے کئی پاپز پڑھنا پڑے پھر کہیں جا کر کئی میٹوں اور سالوں کی محنت کے بعد اس طریقہ کی ان کے نام سے باقاعدہ طور پر منظوری دی گئی۔

### کیا ٹوٹی لیوس دوسری باری کی بیٹنگ کیلئے منصفانہ ہے۔۔؟؟

ڈی ایل کے ناقدین کا کہنا ہے کہ ٹوٹی لیوس اس طریقہ کار کو لاگو کر کے جو ٹیم دوسری انگز میں بیٹنگ کرتی ہے اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ سسٹم دوسری باری کیلئے منصفانہ عمل نہیں دیتا۔ اس حوالے سے موقف دیتے ہوئے ڈک ورلڈ اور لیوس کہتے ہیں کہ بہت سے کمیٹی ممبرز اور کرکٹ ماہرین کہتے ہیں کہ دوسری مرتبہ بیٹنگ کیلئے یہ احتیاطانہ رویہ رکھتا ہے تو اس کی کوئی مٹا ل ہے کیا؟ نہیں۔ 2012 تک 189 میچز میں ڈی ایل میٹھنا

دیکھی انسانیت کی خدمت میں تحسین ایک اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے مختلف امراض میں مبتلا مریضوں کیلئے درج ذیل بہترین نسخہ جات پیش کر رہا ہے

PCSR سے  
باقاعدہ تصدیق شدہ  
ہرٹل فارمولا

تحسین  
معدہ کورس

PCSR سے  
باقاعدہ تصدیق شدہ  
ہرٹل فارمولا

اب کستوری اہل کی  
اضافی قوت کیساتھ

اصلی نسخہ خاص کستوری والا

تندرست آج، توانا کل... جسمانی کمزوری کا حل

### معدہ، جگر، بڑی آنت کی بیماریوں سے فوری نجات پائیں

معدہ کے خاص امراض میں قبض، گیس، بد ہضمی، متلی، تھکاپ، تیزابیت، اچھاڑ، سنے کی جلن اور انتڑیوں کی بیماریاں سرفہرست ہیں۔ اسکے علاوہ بھوک نہ لگنا، غذا کا ہضم نہ ہونا، جھٹی ڈکاریں، السر، ورم اور سوزش بھی معدہ کی خرابی کا نتیجہ ہیں نیز یواسیر، برقان، بلڈ پریشر، گھبراہٹ، ٹھٹھن، نیند کا نہ آنا، بے چینی، ٹینشن اور ڈپریشن جیسے امراض بھی معدہ کی کارکردگی درست نہ ہونے سے لاحق ہوتے ہیں۔ ان تمام امراض سے شفا یاب ہونے کیلئے تحسین معدہ کورس کا استعمال کریں۔ یہ کورس پیٹ کی تمام خرابیوں کو دور کرنے کیساتھ ساتھ تازہ خون بھی بناتا ہے۔ یہ کورس معدے کو صحت مند اور جسم کو چاق و چوبند رکھتا ہے۔

اگر آپ کمزوری، خاص کی وجہ سے پریشان، مایوسی کی زندگی گزار رہے ہیں یا خود کو لا علاج سمجھتے ہیں تو پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ اب آپ کے پاس ہے اصلی نسخہ خاص کستوری والا جو اعلیٰ درجے کے نباتات و ہمدات سے تیار ہونیوالا ایسا کثیر الفوائد مرکب ہے جس نے دنیا بھر میں جہلمک برپا کر دیا ہے یہ خالص قیمتی اور نایاب جزی بوٹیوں کے بے مثل جواہر سے تیار کردہ شاہکار ہے جو اعصابی کمزوری میں جہلمک مردوں میں جینے کی نئی امگ پیدا کر دیتا ہے۔ تمام کمزوری قوت بخش ادویہ سے کہیں زیادہ قوت دینے والا یہ نسخہ ہر قسم کے منفی اثرات سے پاک و مبرا ہے۔ اس میں شامل مؤثر اجزاء اعصابی نظام کو نہ صرف درست بلکہ اعصابی قوت میں بے پناہ اضافہ بھی کرتے ہیں اور ڈپریشن جیسی خطرناک بیماری کا بھی ازالہ کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے جسم میں چستی اور تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکے اجزاء مادہ حیات کو طبعی حالت پر لانے کیساتھ ساتھ ہر مریض میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ نسخہ Azoospermia اور Elegospermia کے مریضوں کیلئے تحفہ حیات ہے۔ شادی سے پہلے یا بعد دونوں صورتوں میں تیر بہدف ہے۔ یہ نسخہ بوڑھوں کو بھی جوان بنادیتا ہے۔ شوگر، بلڈ پریشر، تھکاوٹ، جوڑوں کے درد، مثانہ، دل و دماغ اور جگر کی بھی خصوصی اصلاح کرتا ہے۔ (خوشگوار لمحات میں حسب خواہش اضافہ کرتا ہے) یہ نسخہ شوگر کے باوجود پر اعتماد خوشگوار ازواجی زندگی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ دوا خانہ حکیم تحسین کا تیار کردہ اصلی نسخہ خاص کستوری والا کے استعمال سے آپ انشاء اللہ صحت و تندرستی سے مالا مال ہو جائیں گے اور آپکی زندگی میں حقیقی خوشیوں کی بہار آ جائیگی کیونکہ یہی نسخہ خوشگوار زندگی کی نوید ہے۔

021-34526267, 34520905  
0336-2444900  
051-5778918-9  
0334-5444900

042-111-444-900  
0301-8444900

2-L کلمہ چوک

گلبرگ III لاہور

دوا خانہ حکیم تحسین



0304-7106900 | 0302-8379900

info@hakimtehseen.com

www.hakimtehseen.com

dawakhana hakeem tehseen



طیہ بخاری

بحرین متحدہ عرب امارات کی ایئر لائنیں بند ہونے کی وجہ سے ساری پروازیں ایران کی فضائی حدود سے ہوتے ہوئے اپنی منزلوں کی جانب جاری ہیں۔ جس کی وجہ سے ایران میں کی قیمت بڑھنے کے ساتھ گھٹس بھی جھگے ہو چکے ہیں۔ عرب میڈیا کے مطابق صرف سعودی فضائی حدود میں پرواز پر پابندی سے قطر

قطر بحرن نے عالمی سیاست میں ٹپلن چار چوکی ہے۔ چندی دنیا حیرت زدہ ہے کہ اپنا کتبہ ایسا کیا ہوا کہ قطر سے ملنے والی ممالک "کھڑے" گئے اور ساری تعلقات منقطع کرنے کی کوشش کی۔ اور قطر کو اپنا کر دیا گیا۔ کسی بھی خبروں نے اندرون و بیرون ملک کہنے والے قطری باشندوں کو یوٹو یوٹو کا ٹھکانہ بنا رکھا ہے۔ قطری شہریوں کی امان کی خبریں انہی ہیں جن فضائی ارباب کے حوالے سے بھی یوٹو یوٹو کا منظر لہرایا ہے۔ متحدہ پروازیں ملتی ہیں اور چاروں طرف ان کا رخ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر مختلف سطحوں کی جانب سے بھی مختلف تصاویر اور ویڈیوز گردش میں ہیں۔ اس ساری بحرن کا رخ قطر کے علاوہ چھوٹے چھوٹے ممالک نیز امریکی سفارت پر بھی پڑ گیا۔ کچھ میں سرحد کا سب سے بڑا قطری اڈا قطر میں ہی ہے۔ ہوا میں کھلا فوجی کارروائیوں کیلئے انتہائی اہم ہے۔ اس کے علاوہ 2022ء میں قطر فٹ بال ورلڈ کپ کی میزبانی بھی کرے گا ہے۔ ساری تعلقات منقطع کرنے کے علاوہ قطر کا سعودی قیمت میں بحرن کے کوئی پائین کلاف سرگرم مگر کی تلافی سے بھی نکال دیا گیا ہے۔ قطر نے کوئی پائین کلاف فضائی حملوں کیلئے اپنے لیے فراہم کئے تھے۔

# قطر بحران

## مشرق وسطیٰ میں نئے تنازعات کا جنم

ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔



ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔

ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔

ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔

### ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔



ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔

ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔

ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔

ایئر لائن کو روزانہ 140 کھڑے ہیں سے یا دو ہفتوں 140 ہوتے ہیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان کی صورت میں قطری ایئر لائنیں بند ہیں۔ اور اس کی وجہ سے پاکستان کی ایئر لائنیں بھی بند ہیں۔



# عالمی منظر نامہ

کوئی چیلنج نہیں، فیصلح تعین کونسل کا اہل حائل ہے ہماری واحد شوش وہاں موجود بھارتی شہری ہیں ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کیا کوئی بھارتی شہری وہاں پھنسا تو نہیں ہے۔ وہاں پہلے بھی یہ ہوا تھا وہاں ہمیں امید ہے کہ جلد ہی حالات سدھر جائیں گے۔ جبکہ حقائق کی نظر سے دیکھا جائے تو فیصلح قطر تنازع نے بھارت کے کارپوریٹ سیکٹر کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ حالیہ برسوں میں بھارت کی متعدد بڑی کمپنیاں نے قطر میں کنسٹرکشن، انفراسٹرکچر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سیکٹر میں اپنی تجارتی سرگرمیاں شروع کی ہیں۔ 2022ء کے فیفا ورلڈ کپ سے متعلق منصوبوں میں بڑی تعداد میں بھارتی ورکر کام کر رہے ہیں اگر خطے میں کشیدگی بڑھتی ہے تو وہاں سے بھارتی ورکر کو وہاں لانا سب سے بڑا چیلنج ہوگا۔ بھارتی وزارت خارجہ نے خطے کے اپنے تمام سفیروں کو صورتحال پر گہری نظر رکھنے کی ہدایت کر دی ہے۔ سرکاری اہلکاروں کے مطابق ضرورت پڑنے پر وزیر مملکت برائے خارجہ جزل (رہنوی) کے سنگھ اور ایم جے اکبر کو مذکورہ ملکوں میں بھیجا جاسکتا ہے۔ تجربہ کاروں کا کہنا ہے کہ بھارت اس تنازع میں خود کو غیر جانبدار رکھنے کی کوشش کرے گا۔ ہندی حکومت ان تمام ملکوں کے ساتھ اپنے تعلقات مستحکم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور زبردستی ان ملکوں کے دورے بھی کر رہے ہیں۔ اقتدار میں آنے کے بعد گذشتہ 3 برسوں کے دوران ہندی نے یو ایس، سعودی عرب، ایران اور قطر کا دورہ کیا۔ یہاں یا سرکاری قابل غور ہے کہ سعودی عرب سرحد ہندی کو اپنے اہل ترین شہری اعزاز سے نواز دے گا۔ عرب امریکہ سعودی عرب کے اتحاد سے مل کر خطے میں اہم اقدامات کرنے والا ہے جس سے بھارتی وزیر اعظم کیلئے بہت مشکل ہوگا کہ وہ کونسا راستہ اختیار کریں؟ یا امریکہ سعودی لابی کا حصہ نہیں یا قطر کی خلاف جائیں اور اپنی معیشت کو اندرونی و بیرونی بھارتی اقتصادان پھنسانے کا سبب بنیں۔ آگے آگے دیکھنے حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں کہیں بھارت کو فوجی اسلامی ممالک سے فوجیں بڑھا کر ہنگامہ پڑ جائے۔

نے ماسکو میں اپنے روی ہم منصب سرگئی لاروف سے ملاقات کی۔ دونوں وزرائے خارجہ کی اس ملاقات کے دوران روس کی جانب سے اس امر پر زور دیا گیا کہ عرب ممالک تنازع کو بات چیت سے حل کریں۔

قطر تنازع پر امریکی صدر اور وائٹ ہاؤس کے بیانات میں تضاد بھی سامنے آیا ہے، وہ ڈیڈ لائن ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ان کے دورہ سعودی عرب کے نتیجے میں قطر پر دباؤ والا جارہا ہے۔ اور وائٹ ہاؤس کے ترجمان کا کہنا ہے کہ امریکہ مسئلے کا حل اور تعلقات کی بحالی چاہتا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق عرب ملکوں اور قطر کے تنازع پر امریکی صدر اور وائٹ ہاؤس ایک پیج پر نظر نہیں آ رہے۔ صدر ٹرمپ نے ٹوئٹس میں دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے عرب ملکوں سے کہا تھا کہ دشمنی کی مہینہ حمایت پر قطر کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کر دیے جائیں۔ سعودی عرب کے حالیہ دورے میں جن مسلمان سربراہان سے ان کی ملاقات ہوئی، انہوں نے قطر کو دشمنی کے مابین ایک ذریعہ قرار دیا۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ یہ کچھ کر چھٹا لگ رہا ہے کہ دشمنی سے منقطع ہونے کے بعد ہمیں کچھ کرنا پڑے گا۔ اور وائٹ ہاؤس کے ترجمان شان اسپاسر قطر تنازع پر اپنا ناگ ادا رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکہ عرب ملکوں کے ساتھ رابطے میں ہے اور قطر کے ساتھ کشیدگی ختم کرانے کیلئے کوشاں ہے۔ امریکہ مسئلے کا جلد حل اور سفارتی تعلقات کی بحالی چاہتا ہے۔ صدر ٹرمپ دہشت گردی کے خلاف اقدامات کی روشنی میں مسئلے کا حل نکالیں گے۔ لیکن امریکی صدر کے ٹوئٹس کا ذکر کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ٹرمپ کے ٹوئٹ پیغامات بھی سرکاری بیان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق حالیہ کشیدگی میں قطر کو الگ تھلک کیے جانے کے بعد ایران نے مدد فراہم کرنے کی غرض سے اپنی 3 چوکیں دوسرے دو کو استعمال کرنے کی پیشکش کی ہے۔ قطر کے وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمن الثانی کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ دوسرا تمام ضروری اشیاء درآمد کرنے کے قابل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں کامیابی اور ترقی پسندی کے باعث الگ تھلک کیا گیا۔ ہمارا پلیٹ فارم امن کیلئے ہے جنگ کیلئے نہیں۔ قطر اپنی تمام ضرورت کے اشیاء درآمد کرتا ہے لیکن وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ جن ممالک نے اس پر پابندی لگائی ہے ان سے صرف 16 فیصد کھانے کی اشیاء درآمد کی جاتی ہیں۔ یہ تمام اشیاء قابل تہم ہیں اور انہیں ایک دن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ قطری اپنا معیار زندگی ہمیشہ برقرار رکھ سکتے ہیں۔ اور ایران نے کھانے کی اشیاء سے بھرے 6 طیارے قطر بھیجے ہیں، ایران کے یہ طیارے قطر پر فوجی ممالک کی جانب سے پابندیاں عائد کرنے کے بعد بھیجے گئے ہیں۔ ایران کے نیچے گئے طیاروں میں کھانے پینے کی اشیاء جس میں پھل اور سبزیاں موجود ہیں۔ ایرانی حکام کے مطابق ہر ایک طیارے سے 90 ٹن سامان موجود ہے۔ فوجی ملکوں کی جانب سے فضائی اور زمینی راستے بند کرنے پر ایران نے یہ سامان قطر بھیجا ہے۔

☆ 15 بلین ڈالر میں تیل کا ذخیرہ موجود ہے جو آئندہ 4 سال تک کافی ہو سکتا ہے۔  
☆ 900 ٹریلین کیوبک فٹ گیس کا ذخیرہ موجود ہے جو 143 سال تک کافی ہو سکتا ہے جو پٹرولیم میں عالمی سطح پر چوتھا مقام ہے۔  
☆ قطر وینک کے 1 ٹریلین کے ۱۱۵ جات ہیں اور 520 بلین ریال کے ۱۱۵ ٹے ہیں، 334 بلین ڈالر کی 39 ممالک میں سرمایہ کاری بھی ہے۔  
☆ یہی وہ وجوہات ہیں جو سپر پاور امریکہ اور اسرائیل کو ایک عرصے سے ٹھک رہی ہیں اور ان کی نگاہیں قطر کی بے پناہ دولت پر ہیں۔ قطری آبادی 10 لاکھ نفوس سے بھی کم ہے یہاں کے ٹھکانہ پیش روں خیال اور زندگی کے مختلف میدانوں میں ترقی و ترقی کیلئے سرمایہ کاری کرتے رہے ہیں۔ دوسرے عرب ممالک کے مقابلے میں یہاں اہلکار خیال کی آزادی ہے۔ قطر کا نیوز چینل الجیزیرہ اپنے بے باکی اور حقائق کو آشکارا خیالات میں بیان کرنے میں مشہور ہے۔ قطر کا ہمیشہ سعودی عرب کے ساتھ سرحدی تنازع رہا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ قطر میں بے پناہ قدرتی تیل اور گیس کے وسیع ذخائر ہونے کی وجہ سے کسی آئندہ سعودی عرب کے کسی کس آئندہ سے کسی گناہ یاد ہے۔ قطر کا برہنہ حصول ہے۔

## قطر تنازع سے بھارتی معیشت کو کبھی خطرہ

بھارت نے فوجی ممالک اور قطر کے درمیان جاری تنازع کو اگرچہ کانپس کا مسئلہ قرار دیا ہے لیکن ماہرین کہتے ہیں کہ کشیدگی بڑھنے پر بھارتی مفادات بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ اسٹریٹجک اسٹڈی کے ماہر راجیش مانے جرنل ریڈیو سے گفتگو میں کہا کہ ”فوجی ملکوں میں کشیدگی بڑھنے سے بھارت پر سب سے بڑا اثر خاتم تیل کی قیمتوں پر پڑے گا۔ بھارت سب سے زیادہ تیل سعودی عرب سے لیتا ہے جبکہ قطر سے بھارت سب سے زیادہ قدرتی گیس خریدتا ہے یعنی بھارت کی انرجی سیکوریٹی کے لحاظ سے یہ پورا خطہ اہم ہے ایسے میں کشیدگی بڑھنے سے خاتم تیل کی قیمتوں پر اثر پڑے گا جس کا بوجھ بھارت کے عوام اور معیشت کو اٹھانا پڑے گا۔ گذشتہ 3 برسوں سے خاتم تیل کی قیمتیں کافی مستحکم رہی ہیں اور بھارت کو اس کا کافی فائدہ مل رہا ہے۔ فوجی ممالک میں تقریباً 60 لاکھ بھارتی کام کرتے ہیں ان میں سعودی عرب میں تقریباً 30 لاکھ تھوڑے بڑے ممالک میں 26 لاکھ اور قطر میں 16 لاکھ بھارتی مقیم ہیں جو قطری مجموعی آبادی کے ایک چوتھائی کے قریب ہے۔ فوجی ممالک میں کام کرنے والے بھارتی شہریوں کے ذریعے بھارت بھیجا جاتا ہے۔ غیر ملکی ذرائع بھارت کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں گذشتہ سال مغربی ایشیائی ملکوں میں سب سے بڑا بھارتی شہریوں نے 63 بلین ڈالر کی فیکٹری تعمیر کی تھی۔ بھارتی وزارت تجارت کے 2015ء کے اعداد و شمار کے مطابق قطر بھارت 19۹۹ میں سب سے بڑا تجارتی پارٹنر ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان 9 بلین ڈالر کی تجارت ہوئی ہے حالانکہ متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور بھارت کے درمیان باہمی تجارت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ باہمی تجارت 49 بلین ڈالر اور 26 بلین ڈالر ہے۔ دوسری جانب بھارتی وزیر خارجہ سشما سوراج نے اپنی وزارت کی سالانہ پریس کانفرنس میں قطری صورتحال کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ”اس تنازعہ میں ہفت سے ہمارے سامنے

## ٹرمپ کی ”وارننگ“ اور ”تضادات“

امریکی صدر ڈیڈ لائن ٹرمپ نے اہرام عائد کیا ہے کہ ”قطر ایک طویل عرصے سے دہشت گردوں کی بڑے پیمانے پر مالی معاونت میں ملوث رہا ہے اور اب اسے یہ کام فوری طور پر بند کرنا ہوگا۔“ امریکی صدر کی جانب سے قطر پر یہ پہلی سخت تحذیر ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے، جب چند روز قبل امریکی وزیر خارجہ ریکس ٹرسٹن نے قطر کے ہمسایہ ممالک سے اپیل کی کہ وہ قطری کی تا کہ بندی نرم کریں اور مکہ کے کا سلسلہ شروع کریں۔ صدر ٹرمپ نے سعودی عرب، مصر اور دیگر عرب ممالک کی جانب سے قطری کی بندوبستی کرنے کے اقدامات کو سراہا۔ امریکی وزیر خارجہ ریکس ٹرسٹن نے اس کی تائید کی کہ تا کہ بندی کے نتیجے میں خطے میں امریکی کارروائیوں اور دہشت گردوں کی خلاف ورزیوں میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ دوسری جانب سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں نے ٹرمپ کی جانب سے قطر پر اہرام اور وارننگ کو سراہا۔ تمام امریکی وزیر خارجہ کی جانب سے دہشت گردی کے خاتمے کے مطالبے کو نظر انداز کر دیا۔ ریاض حکومت کے ایک اعلیٰ اہلکار نے اپنا نام ظاہر کیے بغیر سعودی فیڈرل ایجنسی انسٹیٹیوٹ آف ایٹا کی قطر کو دشمنی کے مابین اعداوت ترک کر دینی چاہیے، اس عہدیدار کے مطابق دشمنی کی خلاف جاری جنگ میں تمام ممالک کو فائدہ ملے گا اور ان کا رویہ ہے۔ بحرین اور متحدہ عرب امارات نے بھی زور دیا ہے کہ دوسرے دہشت گردوں کی فیکٹری بند کر دینی چاہیے۔ ابھر رہی ہے قطر اور عرب ممالک کے درمیان تنازع کے خاتمے کیلئے مداخلت پر زور دیا ہے۔ قطری وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمن الثانی

## کشیدگی خطے کے مفاد میں نہیں: ایران

ایران کا کہنا ہے کہ قطر اور فوجی ممالک کو آپس میں کشیدگی ختم کرنے کیلئے مذاکرات کرنے چاہیے، خطے میں کشیدگی کسی کے مفاد میں نہیں۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ بہرام غامی کا کہنا تھا کہ خطے میں ممالک کے درمیان تنازع عامت سیاسی اور پر امن طریقے سے ہی ممکن ہیں۔ قطر اور فوجی ممالک کے درمیان حالیہ کشیدگی بات چیت سے حل ہونی چاہیے، خطے کے ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کسی کے مفاد میں نہیں۔ دشمنی اور اتحاد پسندی کے ماحول میں خطے کی کشیدگی سب کے مفادات کیلئے خطرہ ہے، تعلقات خراب ہونے کی صورت میں پابندیاں لگانا قابل مذمت اور ناقابل قبول ہے۔ تمام ممالک کو دوسرے آزاد ممالک کی سالمیت کا خیال کرتے ہوئے ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری جانب ایران نے سعودی عرب سمیت دیگر عرب ممالک کی جانب سے قطر سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کے بعد پیدا ہونے والے بحران کے باعث قطر کو مدد فراہم کرنے کیلئے اپنے 3 بندرگاہیں استعمال کی پیشکش کر دی

## قطر کی چند اہم خصوصیات

☆ 146 ہزار ڈالر فی فرد آئی ہے جبکہ بھارت میں فی فرد آمدنی صرف 6 ہزار ڈالر ہے۔  
☆ ایشیا کا دوسرا ملک ہے جہاں 30 ہزار ملین ڈالر ہے۔  
☆ پانی، بجلی اور گیس شہریوں کو بالکل مفت فراہم کی جاتی ہے۔  
☆ معیار تعلیم میں جاپان کے بعد دوسرا ملک ہے۔  
☆ معیار صحت میں عرب دنیا میں نمبر 1 اور دنیا بھر میں چھٹا ملک ہے۔  
☆ دنیا کا چھٹا دشمن دی سے محفوظ دوسرا ملک ہے۔  
☆ دوسرے جہاز ایئر پورٹ کے پاس دنیا کے بہترین ایئر پورٹ کا ایوارڈ ہے، اسے چھوٹے ملک میں 170 ایئر کرافٹ ہیں۔  
☆ عرب ممالک میں ڈیولپمنٹ آف کینسل مارکیٹ میں پہلا مقام ہے۔  
☆ دنیا میں LPG کی پیداوار میں سب سے بڑا ملک کہلاتا ہے۔  
☆ گیس، برقی پورٹ کرنے کیلئے دنیا کا سب سے بڑا پلیٹ فارم قطر کے پاس ہے۔

خطے میں ہتھیاروں کی ایک نئی جنگ شروع ہو سکتی ہے قطر کے ساتھ اس کے پڑوسی یا دیگر عرب ممالک کی جانب سے سفارتی روابط منقطع کرنے سے ہتھیاروں کے حصول کی کوششیں تیز ہو جائے گی۔ خدشہ ہے۔ گیس ریکل نے جرنل اقتصادی جریڈے ”پائڈر ہاٹ“ سے گفتگو میں کہا کہ تنازع عامت سے دو چار مشرق وسطیٰ کے خطے میں ٹرمپ کی دل اندازی بہت ہی خطرناک ہے۔ انہوں نے اسے ”زمین لرز“ قرار دیا۔ انہوں نے خدشہ کرتے ہوئے کہا کہ ”امریکی صدر کی جانب سے فوجی بادشاہتوں کے ساتھ بڑے بڑے عسکری معاہدے ہتھیاروں کے کاروبار میں مسلسل اضافے کی وجہ بن سکتے ہیں۔“ ڈیڈ لائن ٹرمپ کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب وہ چند روز قبل برلن میں اپنے سعودی ہم منصب عادل بن محمد النعیر سے ملاقات کر رہے تھے۔ جرنل وزیر خارجہ کا مزید کہنا تھا کہ ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے قطر کو ظاہری طور پر بالکل الگ تھلک کرنے کا ارادہ تھا۔ یہ عمل طور پر غلط طریقہ کار ہے اور جرنل بھی اس طرح کی کسی پالیسی پر عمل نہیں کرتا۔ ہم کسی صورت ایسا نہیں چاہتے کہ کوئی بھی ہمسایہ ممالک کے مابین شدید تنازع پیدا ہو جائے۔“

دوسری جانب امریکی صدر ڈیڈ لائن ٹرمپ نے قطر تنازعہ کو اپنے دور سے کا قیہ بتایا اور اپنے ٹویٹر پر لکھا کہ ”مشرق وسطیٰ کے کیرے حالیہ دورے کے نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں، سعودی عرب میں میں نے جو تقریر کی تھی اس کی وجہ سے عرب ممالک نے اپنا پندوں کے ساتھ تعاون کرنے کے مہینہ اہرام کی وجہ سے قطر کے ساتھ اپنے سفارتی روابط ختم کئے۔ امید ہے کہ یہ دشمنی سے خوف کے خاتمے کی ابتدا ہوگی۔ اپنا پسند کی عملی حمایت کے تمام اشارے قطری کی جانب ٹھہر رہے ہیں۔“

یہاں ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ مغربی افریقی ملک موریتانیہ نے بھی قطر کے ساتھ سفارتی تعلقات توڑ دئے ہوئے اہرام لگایا تھا کہ ”وہ دشمنی کے حمایت کرتا ہے۔“ موریتانیہ مسلم ممالک کی تنظیم عرب لیگ کا رکن ہے، موریتانیہ کی سرکاری خبریں انجیلی کا وزارت خارجہ کے حوالے سے کہتا ہے کہ ”قطر کی پالیسیوں سے دشمنی و فتنوں کو حمایت مل رہی ہے اور وہ دشمنی و فتنوں کی پھیلا رہا ہے جس کی وجہ سے عرب ممالک، یورپ اور دنیا بھر میں انسانی زندگی کو زبردستی نقصان ہوا ہے۔“

یہاں یہ نکتہ انتہائی قابل غور ہے کہ سعودی عرب، مصر اور متحدہ عرب امارات سمیت دوسرے ممالک نے قطر کیساتھ سفارتی تعلقات ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے اہرام لگایا تھا کہ قطر اسلامی دشمنی اور ایران کی حمایت کر رہا ہے۔ اسلامی دشمنی اور ایران دو الگ الگ معاملات ہیں لیکن یہ سمجھ سے بالاتر ہے کہ دونوں ایک ساتھ کیوں جوڑا جا رہا ہے۔ اور یہ معاملہ بھی انتہائی گہرا خطاب ہے کہ ایران میں بھی چانک چند روز قبل دشمنی سے سرفراہنا شروع کر دیا ہے کہ کوہ ایران نے ان اٹھنے والے سروں کو فوری چھائیں کی سزا دی لیکن ظاہر ایسا لگتا ہے کہ معاملہ بھی ختم نہیں اس کے ساتھ ہی فوجی قطر کو الگ کرنے کی پالیسی بھی سامنے آئی جسے کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کل ماکر صرف نظر آ رہا ہے کہ فیصلح ”فیصلح“ گہری ہوتی جارہی ہے خطے اور مسلم ممالک کے مفاد میں اس فیصلح کو فوری کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس فیصلح کو اگر عرب ممالک ہی کم کریں تو بہتر ہوگا ورنہ لیکن، شام، عراق، فلسطین اور افغانستان کے حالات سب کے سامنے ہیں۔

اور آخر میں ایک اور اہم معاملہ بھی ضرور زیر غور ہونا چاہئے کہ عالمی دشمنی و فتنوں کا خاتمہ ہونے کے بعد روزہ آن لائن نیوز لیٹر میں دیکھی دی ہے کہ وہ مستقبل میں سعودی عرب پر بھی اسی طرح کے حملے کرنے کی جیسے وہ اب تک یورپ اور ایران وغیرہ میں کر چکی ہے داعش نے سعودی عرب کی قیادت میں 34 مسلم ممالک کے فوجی اتحاد کو ”مصلحیوں کے ساتھ کھڑے ہوئے“ قرار دیتے ہوئے اسے ”مفسدین اور احمقوں کا گروہ“ کہا ہے۔ اس کے علاوہ داعش نے اپنے نیوز لیٹر میں اسلامی فوجی اتحاد سے متعلق شامل مضمون کا عنوان ”محمد بن سلمان کے حیرت زدہ ہم فساد کا اتحاد“ لگا دیا ہے جبکہ اس میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ یہ اتحاد اسلام کی سرزمین پر ظالم اور مطلق العنان حکومتوں کے زوال کا نقطہ آغاز ثابت ہوگا۔

☆☆☆☆

جرحی مسئلے کا حل نہیں بات چیت ضروری ہے اور خاص طور پر رمضان جیسے بابرکت مہینے میں۔“ ایران کے صدر حسن روحانی کے ذہنی چیف آف سٹاف حامد ابوطاہی نے ایک ٹویٹ میں کہا ”یہ دورہ سعودی عرب کے دوران ٹرمپ کے اپنے سعودی میزبانوں کے ساتھ تھوڑوں والے نفس کا ابتدائی نتیجہ ہے۔“

بحرین سعودی عرب کا قریبی حلیف ہے اس کا کہنا ہے کہ ”قطر ایران سے دوری اختیار کرے۔ اسے اپنا راستہ درست کرنا ہوگا اور گذشتہ تمام وعدوں پر عمل کرنا ہوگا۔“ بحرین کے بادشاہ سعودی عرب اور مصر کے دورے پر ہیں۔ 5 جون کو سعودی عرب، بحرین، مصر اور متحدہ عرب امارات کے علاوہ کئی دیگر ملکوں نے یہ اہرام عائد کرتے ہوئے قطر کیساتھ تمام سفارتی تعلقات توڑ لئے تھے کہ دوسرے حکومت مذہبی سکریت پسندوں اور ان کے دیرینہ حریف ایران کی مدد کر رہی ہے۔ متحدہ عرب امارات کے وزیر خارجہ ابو القرقاش نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ ”قطر ضمانت دے تو تعلقات کی بحالی بارے سوچا جاسکتا، ہمیں بھرپور ضمانت چاہئے تاکہ امن کو بحال کیا جاسکے۔“ متحدہ عرب امارات نے اپنے شہریوں پر قطر کی حمایت میں بات کرنے یا ہمدردی کے اظہار پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایسا کرنے والوں کو 15 سال قیدی سزا سنائی جاسکتی ہے۔ یو ایس ای کے انٹاری نزل مہادیوسف الہی نے ایک بیان میں کہا کہ ”جو بھی سوشل میڈیا پر یا کسی اور ذریعے سے قطر کے حق میں کسی بھی طرح کی ہمدردی کا اظہار کرے گا اور جو اس معاملے پر متحدہ عرب امارات کی پوزیشن پر سوال اٹھائے گا، اس کی خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔“ خلاف ورزی کرنے والوں کو قید کے علاوہ 50 ہزار ڈالر جرمانے کی سزا بھی سنائی جاسکتی ہے۔ ”مشرق وسطیٰ کے اس حالیہ بحران کے بعد سے عرب دنیا میں سوشل میڈیا پر کافی بحث جاری ہے اور عرب شہری قطر کے حق میں اور اس کی مخالفت میں اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ دوسری جانب بحران کے حل کی کوششوں کیلئے کوئی امیر شیخ صباح الاحمد الصباح خود قطر گئے اور قطر کے امیر شیخ محمد بن حمد الثانی سے طویل ملاقات کی۔

اس وقت ترکی وہ واحد ملک ہے جو تنازع کے بعد قطری حمایت میں کھل کر سامنے آیا ہے۔ یہاں ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ترکی کا ایک فوجی ڈویژن قطر میں موجود ہے قطری زمین سرحد صرف سعودی عرب سے ملتی ہے جو سعودی عرب نے تنازعے کے فوری بعد بند کر دی ہے۔ زمینی سرحد کی بندش کے باعث قطر میں کھانے پینے اور دیگر ضروری اشیاء کی قلت کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ ترکی نے موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے قطر میں موجود اپنے فوجی دستوں کی تعداد میں اضافے کا اعلان کرتے ہوئے قطر کو خوراک اور پانی فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ ترکی کے صدر رجب اردگان نے انٹرویو میں ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قطر کو تھکا کرنے کی عرب ملکوں کی کوشش سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا، نیز قطر پر پابندیاں لگانا بھی درست نہیں۔ صدر رجب اردگان نے فون پر قطر روس، کویت اور سعودی عرب کے حکمرانوں کے ساتھ کشیدگی کم کرنے کیلئے بات چیت بھی کی۔ صدر اردگان نے تینوں ملکوں کے رہنماؤں سے علاقائی امن و استحکام کی اہمیت پر بات چیت کی اور ساتھ ہی موجودہ کشیدگی کو کم کرنے کیلئے سفارت کاری کا راستہ نکالنے پر زور دیا۔ صدر کے ذرائع کا اس بارے میں کہنا ہے کہ فوجی ممالک نے قطر پر اسلامک اسٹیٹ کے دشمنیوں کی حمایت کا اہرام لگاتے ہوئے حلق منقطع کر لیا جو درست نہیں۔

دریں اثناء جرنل چانسلر انجیلا مرکل نے قطری صورت حال پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ ایران، ترکی اور فوجی ریاستیں مل کر قطر تنازعے کے حل کی کوشش کریں۔ جرنل چانسلر مرکل نے دورہ میکسیکو کے دوران میکسیکو کے صدر کیساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ ”جب تک خطے کے ممالک قطر تنازع کے حل کی کوشش نہیں کرتے، یہ تنازع حل ہونا مشکل ہے۔ تمام مسائل کو سیاسی طریقے سے حل کیا جانا چاہیے اور اس کیلئے مقامی حکومتوں کا مل کر کام کرنا ضروری ہے۔“ دوسری جانب جرنل وزیر خارجہ ڈیڈ لائن ٹرمپ نے امریکی صدر ڈیڈ لائن ٹرمپ پر مشرق وسطیٰ میں تنازع بھڑکانے کا اہرام عائد کیا ہے۔ ان کے بقول اس طرح



# خواتین



## کولیسٹرول کنٹرول کریں

خون میں اگر کولیسٹرول کی سطح ضرورت سے زیادہ ہو تو اسے بہت سی بیماریاں بالخصوص امراض قلب کا سبب گردانا جاتا ہے۔ ماہرین کولیسٹرول کو قابو میں رکھنے کی سختی سے تاکید کرتے ہیں۔ یوں تو اس کیلئے کئی طریقے آزمائے جاتے ہیں جن میں دواؤں کا استعمال بھی شامل ہے لیکن دواؤں کے بغیر کچھ گھریلو طریقے آزما کر بھی کولیسٹرول کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔ یہ ایک پختہ آزمائی ہے جو ہمارے جسم، خصوصاً خون میں موجود ہوتا ہے۔

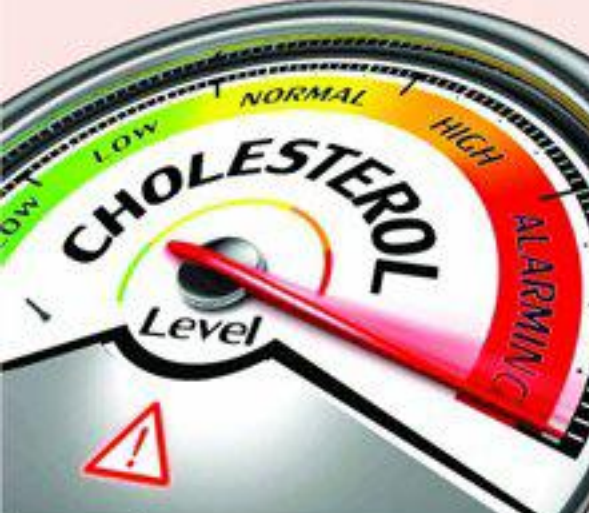
ہمارے جسم میں جگر کولیسٹرول تیار کرتا ہے، کچھ ہم غذاؤں کے ذریعے بھی جسم کرتے ہیں۔ ہمارے جسم کو صحت مند طور پر اپنے فرائض کی انجام دہی کیلئے کولیسٹرول کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جب جسم اور خون میں اس کی مقدار حد سے زیادہ ہو جائے تو یہی کولیسٹرول ہمارے لیے بڑے مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ خون میں اس کی زیادتی سے ہماری شریانیں سخت ہو جاتی ہیں اور ان کی اندرونی دیواروں کے ساتھ اس کے چپکنے سے خون کی گزرگاہ تنگ

ہو جاتی ہے اور جسم کے مختلف حصوں کو مناسب مقدار میں خون کی فراہمی ممکن نہیں رہتی۔ جس سے صحت کے مختلف مسائل سامنے آتے ہیں۔ ان کا ٹھیک وقت پر علاج نہ کرنا دل کی بیماریوں اور ہارٹ ایکٹک کا سبب بن سکتا ہے۔ مرد حضرات کیلئے کولیسٹرول کی سطح 190 سے زیادہ جبکہ خواتین کیلئے 178 سے تجاوز کرنا خطرناک سمجھی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر دو قسم کے کولیسٹرول ہوتے ہیں۔ ایک صحت کیلئے مفید یعنی HDL جبکہ دوسرا مضر صحت LDL کولیسٹرول ہے۔ صحت کے لیے نقصان دہ کولیسٹرول کی سطح کھانے اور مفید کولیسٹرول کی سطح

**پائیکو سافول:** قدرتی طور پر دستیاب ہونے والا یہ ایک مادہ ہے جو گنا، چاول کی چھوٹ اور شہد کی مکھی کے جھتے میں موجود موم سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ مادہ خراب کولیسٹرول کی سطح کھانا اور بہتری سطح کو برقرار رکھتا ہے۔

**پائیکو سافول:** اس دار پھلوں مثلاً کیوی، موزی اور پکوتے، وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سبز چائے میں بھی اس کی وسیع مقدار پائی جاتی ہے، جو جسم میں کولیسٹرول کی سطح کو نارمل رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

**فائٹو سٹیرولز:** پھولوں سے حاصل ہونے والا یہ مادہ معدے اور آنتوں میں کولیسٹرول کے جذب اب کے قبل کو کم کر دیتا ہے۔ ان کے علاوہ کولیسٹرول کی سطح کھانے کیلئے اپنے وزن اور عمر کے لحاظ سے ایک غذائی چارٹ مرتب کریں۔ جس میں تمام غذا اہلیت بخش اجزاء شامل ہونے چاہئیں۔ البتہ ان میں ایسی غذا نہیں شامل نہ کی جائیں جن سے ادریسی ہوتی ہے۔ بعض ماہرین کولیسٹرول کھانے کے لیے روزانہ صبح ناشتے کے ساتھ دو ٹماٹر کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اس سے قبل بستر سے اٹھنے کے فوراً بعد ایک گلاس نیم گرم پانی میں ایک چائے



ماربل کے فرش کا دروازہ عام ہے کیونکہ یہ کسی بھی جگہ کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اگر آپ کے کمروں، لیکن، مائیکرو اور دیواروں پر بھی ماربل لگا ہوا ہے تو صفائی کرنا اور بھی آسان ہو جائے گا۔ دیکھنے میں جاذب نظر لگنے والے یہ ماربل گھر کو خوبصورت بنا دیتے ہیں۔ چونکہ یہ میلے بھی جلد ہو جاتے ہیں لہذا اگر دن کی روزانہ صفائی نہ کی جائے تو آپ کے گھر کی خوبصورت ماند پڑ سکتی ہے۔ ماربل کی صفائی سے پہلے آپ کے لیے دو باتوں کا جان لینا نہایت ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ ماربل (گرینائٹ) سخت قسم کا پتھر نہیں ہوتا۔ لکڑی لوگ ان دونوں کو ایک ہی سمجھ جیتے ہیں۔ جبکہ ماربل اور گرینائٹ میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ یہ گرینائٹ کے مقابلے میں بہت زیادہ نرم ہوتا ہے۔ اس لیے اس پر داغ اور گرد کے نشان بہت جلد ہی لگتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ماربل کو صاف کرنے کے لیے کسی بھی سرکہ اور اس پر مبنی بازاری پروڈکٹس کا استعمال نہ کریں۔ اس کے علاوہ بازار میں دستیاب کسی بھی قسم کے کلیز کو ماربل پر استعمال نہ کریں۔ اس سے ماربل کی اوپری سطح خراب ہو سکتی ہے اور ماربل کے رنگ بھی پھیکے پڑ سکتے ہیں۔ آپ اگر ایک سنگھڑ خاؤں ہیں تو اس بات کو ضرور ذہن میں رکھیں کہ ضروری نہیں جس دن گھر میں ذریا کسی فنکشن کا اہتمام ہو جب ہی گھر کی مکمل صفائی کی جائے بلکہ آپ یہ کام بہت کے ساتھ دیا تین دن قبل بھی مختصر وقت نکال کے کر سکتی ہیں۔

## گھر کی صفائی کے جدید طریقے

اگر آپ کے گھر رات کے کھانے یا افطاری پر مہمان آرہے ہیں اور مصروفیت کے باعث آپ گھر کی صفائی نہیں کر سکتیں تو اس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ 45 منٹ سے بھی کم وقت میں اپنا گھر مہمانوں کی آمد سے قبل صاف کر سکتی ہیں۔ سب سے پہلے اپنی بھری چیزوں کو جلدی سے سمیٹ کر انہیں مخصوص جگہ پر رکھیں۔ دراصل اتنے مختصر وقت میں پورا گھر سینما مشکل ہوگا۔ آپ کو چاہیے کہ ڈانٹنگ روم، لیونگ روم، لیکن اور پتھر روم کی صفائی پہلے کریں۔ کیونکہ یہ ایسی جگہاں ہیں جہاں مہمانوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ اگر آپ کے پاس جھانڈا لگانے کا وقت نہیں تو چیزیں سمیٹ کر دیکھ کر لیں۔ آخر اوقات مثلاً بے میں آئے یا بے کہ مہمان فرش کی بجائے میزوں اور شیٹ پر زیادہ چمکڑا کرتے ہیں۔ ویسے بھی مہمانوں کے ساتھ آنے والے بچے جڑ بونگ بچاتے ہیں کہ فرش میں بھر میں ہی گندا ہو جاتا ہے۔ آپ صفائی کے برائے یا کو پندرہ منٹ سے زیادہ وقت نہیں دیں، اور اس کے لیے نام مقرر کر لیں۔ کمرے کی کھڑکیاں تھوڑی دیر کے لیے کھول دیں تاکہ تازہ ہوا کا گزر ہو۔ ایسا کرنے سے کمرے میں ایک خوشگوار ماحول پیدا ہوگا۔ اس کے علاوہ آج کل چونکہ



## بیوٹی ٹپس

فیشل کے لیے پارلری کیوں؟ آپ اپنے حسن کو انڈے کی مدد سے بھی دہلا کر سکتی ہیں۔ پختی جلد کے لیے انڈے کی زردی اور پختی جلد کے لیے سفیدی بہترین ہے۔ زردے یا سفیدی کو کاشتیں اور چہرے اور گردن پر لگا کر آرام سے لیٹ جائیں۔ بیس منٹ بعد چہرہ دھو لیں۔ انڈہ جلد میں کھنچاؤ پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے اور غذا اہلیت فراہم کرتا ہے۔ خشک دہنے والا دن گزارنے کے بعد اگر چہرے پر انڈے کا ماسک لگا یا جائے تو بہت آرام ملتا ہے۔ انڈے کی سفیدی حیرت انگیز طور پر چہرے کی صفائی کرتی ہے۔ انڈے کو شیوہ کرنے سے نصف گھنٹہ قبل سر پر لگائیں یہ آپ کے بالوں کے لیے خصوصی کنڈیشنر کا کام کرے گا۔



**چائے:** چائے کے قبوے کو کھنڈا کر لیں اور روٹی بھجور کر آنکھوں پر لگائیں۔ اس سے آنکھوں کی تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ چائے کی پتی کا استعمال باقاعدگی سے کرتی رہیں۔ پتی میں پانی ڈال کر بال لیں اور قبوے کھنڈا کریں۔ شیوہ کرنے کے فوراً بعد بالوں کو قبوے سے دھو لیں۔ اس سے بالوں کی چمک میں اضافہ ہوگا۔ مسلسل

## کنسیلر اور پاؤڈر میک اپ کے ہتھیار



اکثر لڑکیاں میک اپ تو کسی نہ کسی طرح کر لیتی ہیں لیکن کنسیلر لگانے کے فن سے آگاہ نہیں ہوتیں۔ آئیں آج ہم آپ کو کنسیلر لگانے کا طریقہ بتاتے ہیں۔ دافوں کو چھپانے کے لیے ہر ایک برش کی مدد سے کنسیلر کو صرف نشان والی جگہ پر لگائیں، نہ کہ اسے ارد گرد پھیلا لیں۔ کنسیلر کا رنگ، فاونڈیشن کا ہم رنگ ہوتا ہے تاہم اگر رنگ بالکل صحیح نہ ہو سکے تو کنسیلر ایک شیڈ بالکل لگ سکتی ہیں، کیونکہ اگر آپ نے فاونڈیشن سے گہرا کنسیلر شیڈ استعمال کیا تو یہ چہرے کے نشانات کو مزید نمایاں کر دے گا۔ آٹھ کے نیچے کی جگہ ڈھیلی ہو کر لگ جائے تو اس کیفیت کو "انڈر آئی بیگز" کہا جاتا ہے۔ ایسا درست رنگ جاننے اور کم روشنی میں پڑھنے کے سبب ہو سکتا ہے۔ ان آئی بیگز کو کمیل کرنا خاصا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم استعمال شدہ آئی بیگز کو غنڈا کر کے آٹھ پر رکھنے سے آنکھوں کی سوجن میں حیرت انگیز حد تک افادہ ہوتا ہے۔ چند ایک ایسی ترکیبیں بھی موجود ہیں جن کی مدد سے آئی بیگز کو کافی حد تک چھپایا جاسکتا ہے۔ کمری لیکچر کنسیلر کو آٹھ کے نیچے کی جگہ لگائیں کیونکہ یہ کمری اس کی نازک جلد میں بہت اچھی طرح جذب ہو جاتی ہے۔ کمری کو نقٹوں کی صورت میں آنکھوں کے نیچے اور ناک کے گوشوں پر لگائیں اور اگلی کی مدد سے جیکے سے چھپتا کر اسے جذب کر







محمد جاوید انور

وہ مجھے سرحد تک جانے والی ٹرین کی منتظر ریلوے کے مخصوص بچ پریشانی کی۔

بڑے اسٹیشن پر بہت رونق تھی۔ بھٹے میں دو بار سرحد تک جانے والی گاڑی نے علی الاعلان کھانا تھا۔ برادر ملک کے ساتھ مسافروں کی آمد و رفت کا بس ایک ہی رستہ کھلا تھا اور یہ ریل گاڑی اسی سرحدی مقام تک جاتی تھی۔ مجھے اپنی سرکاری حیثیت میں، خاص ترک و احتشام سے، اسی گاڑی پر بارڈر کے اسٹیشن تک جانا تھا۔ ملک بھر سے مسافر ملنے سے اسٹیشن پر اکٹھے ہو رہے تھے۔ گاڑی کی گنجائش بس ایک پوری دنیا تھی جو سفر کو تیار تھی۔ سات سو کلومیٹر دور واقع سرحد تک کوئی اچھی سڑک نہیں جاتی تھی اس لئے ریل گاڑی ہی محفوظ اور قدرے آرام دہ سواری تھی۔ ملک میں ختی کا دور آچکا تھا لیکن پھر بھی غیر ملکی سیاح مشرقی سرحد سے داخل ہو کر اس جنوب مغربی سرحد کو عبور کرتے ہوئے پڑوسی ملک میں داخل ہوتے تھے۔ وہاں سے آگے وہ زیادہ آزاد ملکوں کی طرف نکل جاتے۔ مذہبی زائرین کا بھی یہ پسندیدہ راستہ تھا۔

بارڈر تک جانے والی ریل گاڑی پچیس چھپیس گھنٹے کے سفر کے بعد مسافروں کو ملک کی سرحد کے قریب صحرائیں استادہ آخری ریلوے اسٹیشن پر شام کے وقت آتا رہتی۔ مسافرات بارڈر پر بسنے اسٹیشن کے مسافر خانوں، کپے کپے چھوٹے چھوٹے ہوٹلوں، کپے اماطوں میں گزارتے اور کسٹم انکوائری وغیرہ کے کڑے نظام سے گزرتے آگے دن سرحد عبور کر جاتے۔ اسٹیشن پر مقامی اور غیر ملکی سیاح ٹولیوں کی شکل میں ڈیرے جمائے بیٹھے تھے۔ ان کا ارادہ رات اسٹیشن پر بسر کر کے علی الاعلان گاڑی سے نکلنے کا تھا۔ سفید فام نو جوانوں کے گروہ ترک سیک چڑھائے اسٹیشن کے غلیبوں سے مروج مصالحہ والی سستی خوراک چکھتے پھر رہے تھے۔ چٹ پٹی دیسی چڑیاں ان کی ناک کو لال کرتیں، ناک سے پانی نکلتیں لیکن وہ سوسوں کرتے کھاتے جاتے۔

گوری لڑکیوں کی خوب تراشی ہوئی ٹھکیں اور سفیدی میں سے جھلکتی سرخی مائل رنگت والے رخسار ظاہر کرتے تھے کہ سگریٹ نوشی اور چرس تک نے ان کی جوانوں کے صحت مند تازہ خون کو زیادہ تار یک نہیں کیا۔

وہ سالوٹی رنگت اور قدرے مرجھائی ہوئی شکل کی تھی۔ دھان پان۔ گلن کم عمر ہے لیکن روندھی سلی گئی ہے۔ وہ بچ پریشانی بھی تھی جبکہ قریب سی سلی سی دری بچھائے پانچ چھ اوچیز اور درمیانی عمر کی عورتیں ڈیرہ جمائے بیٹھی تھیں۔ ظاہر ہے کہ وہ سی گروپ کا حصہ تھیں۔ مجھے دوسب سے الگ نظر آئی۔

میں نے اسٹیشن پر اپنا کام ختم کیا اور گھر کو روانہ ہوا۔ صبح جلدی لگنا تھا اور کسی کام نہ پانے تھے۔

یہ ایک سرد و خشک صبح تھی اور سورج کو ابھی کچھ دیر بعد لگنا تھا۔ میرے اسٹیشن آنے تک زیادہ تر لوگ گاڑی میں اپنی نشستیں سنبھال چکے تھے۔ میرے لئے گاڑی میں موجود بہترین درجن کا ایک سونے کا کمرہ مخصوص تھا۔ گاڑی میں سوار ہونے سے قبل میں نے گاڑی کے ساتھ ساتھ چل کر پوری گاڑی کا معائنہ کیا۔ مرجھایا ہوا نو خیز خوابیدہ تجسس چہرہ ایک کھڑکی سے جھانک رہا تھا۔ میں نے بھرپور نظر ڈالی تو جوانی تاثر سے لگا وہ مجھے پچھاننے کی کوشش کر رہی ہے۔

"شام تک شام انکلی نظر مجھ پر پڑی ہو۔"

میں نے سوچا۔ میں اپنے ڈیرے میں سوار ہو گیا۔ انجن نے پہلے ایک چھوٹی اور ساتھ ہی ایک لمبی و سل بھائی تو پلیٹ فارم پر بھاگ دوڑ بچ گئی۔ لوگ جو ہمیشہ کچھ نہ کچھ آخر وقت پر کرتے ہیں، سوار ہونے کو لپکے۔ گاڑی کی تیز سیٹی نے ہار بار خرد کر دیا اور بالآخر اس نے سبز بھندری بلانی شروع کر دی۔ فائبر مین نے پیچھے دیکھتے ہوئے بازو لہرایا تو ڈرائیور نے ایک منٹ کے وقفے سے ایک اور سل دے کر گاڑی آہستگی سے چلا دی۔

گاڑی جب اسٹیشن چھوڑتی ہے تو ایک اداسی پیچھے پلیٹ فارم پر رہتی اور خالی پڑی سے چٹنی رہ جاتی ہے۔ گاڑی خود بھی اداس

ہوتی ہے لیکن بہت ہی رونق اپنے اندر سمیٹ کر چلتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ رونق، ہانپی اور شادمانی ہر ڈیرے، سیٹوں کے ہر خانے اور سونے کے ہر کمرے میں محدود ہو جاتی ہے۔ اس ولولے جوش امید اور ہانپی میں کوئی نہ کوئی سیٹ کوئی برقعہ بہت اداں بھی ہوتی ہے۔

میں اپنے پریشانی سونے کے کمرے میں جیسے میرے ماتحت ملکہ نے سامان سفر سے لبریز کر دیا تھا بالکل شادان و فرحان نہیں تھا۔

میں اس تسکینی گاڑی میں کسی نوخیز، سالوٹی سلوٹی ٹھکیں لیکن قبل از وقت مرجھائی سلی



سواری کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میں نے تصور کیا کہ وہ کھڑکی سے لگی چھوٹی سی انفرادی سیٹ پر سنی سردیش سے ناک لگائے تجسس اداں نظروں سے شیر سے رینگ کر لٹکی مضامات سے گزرتی ریل گاڑی کی حرکت کی لا تعلق قیدی ہوگی۔

میری خیر و عافیت اور آرام و آسائش کی ایک نے اپنے ڈیرے لے رکھی تھی۔ ان کی ایک میں وہ بھی ایک تھیں جس کا کام لوگوں کو ناقص رزق فراہم کر کے رقم بنانا تھا۔

"تک تک تک۔۔۔۔۔"

"سر جی اندر آ جاؤں؟ میں غلام قادر ہوں۔"

"آ جاؤ۔ خیر تو ہے قادر؟ کدھر آ چکے؟"

"سر ہمارا فرض ہے آپ کی خدمت کریں۔ خیال رکھیں۔ آپ کون سا روز سفر کرتے ہیں۔ سر چائے لاؤں؟ اپنی بھینس کے اصلی دودھ کی، اپنے لئے اور خاص مہمانوں کے لئے ساتھ رکھا ہوں۔"

"نی لیں گے قادر۔ ابھی تو چلے ہیں۔"

"صبح صبح ہے صاحب جی۔ ناشتے میں دیر ہے۔ آپ تو بیدنی لیتے ہو گئے۔ آج اوتھر ٹریف لے آئے۔ اجازت دیں سر جی۔ ابھی لاتا ہوں۔"

اور وہ چلا گیا اور چائے لے کر آ بھی گیا۔ چائے گلابی سی تھی اور اوپر بالائی کی گلی تہ بندھی تھی۔ دیکھ کر

ہی پتے کوئی چاہنے لگا۔ "سر جی! اس گاڑی میں بڑی رونق ہوتی ہے۔ بھانت بھانت کی خلق خدا ہے۔ کسٹم والے ہیں۔ پولیس والے ہیں۔ ایف آئی اے والے ہیں۔ انکوائری والے۔ لیویز والے ہیں۔ ریلوے والے تو ہیں ہی۔ اور سر جی انکوائری والے ہیں۔"

"سر یہ گورے نو جوانوں کے گروہ۔ افغانستان اور پاکستان چرس کے پیچھے بھاگے آتے ہیں۔ خالص اور سستی چرس۔ ان کا بس چلے تو ادھر ہی پاؤں پیداکر پڑے ہیں۔"

"ہوں ناں۔۔۔ اچھا!"

"سر جی یہ بڑی رنگ رنگیلی ٹرین ہے۔"

اب بولنے کی باری میری تھی۔

"ارے یار قادر وہی بھڑ اور غیالے زرد رنگ کی

"یار قادر میں نے تو یہ کام نہیں کرنا۔ ابھی تو یہی ارادہ ہے۔"

"سر جی آپ جوان ہیں۔ کچھ کرنا ہے تو ابھی کریں۔ جو کھانا ہے کھا لیں جو پینا ہے پی لیں۔ جو دوسرے مزے کرتے ہیں کر لیں۔ یہی دن ہیں۔ جب آپ بوڑھے ہو جائیں گے تو پیسہ ہونے پر بھی کچھ کھا سکیں گے نہ بھڑا سکیں گے۔ آپ کچھ گئے ہو گئے سر جی۔ وہ ڈسٹروں کے دماغ تیز ہوتے ہیں۔ فوراً کچھ جاتے ہیں۔"

"قادر ابھی تو میرا کوئی ذہن نہیں بنا۔ بہر حال تیرا شکریہ تو نے تو میرا بھلا سوچا۔" میں مسکرایا

"سر جی! اصلی رونق پر نظر پڑی آپ کی؟ اس گاڑی کی اصلی رونق؟"

"یہ گورے غلام قادر؟"

"اوہ نہیں بھولے بادشاہ۔ گورے تو اپنی مصیبتوں کے مارے پھرتے ہیں۔ غار ش زدہ۔ اصلی مال سر جی۔ دیسی۔"

"کھل کے بولو غلام قادر۔"

"سر جی اس گاڑی کی اصلی رونق تو یہ سنگ لنگ کرنے والی عورتیں ہیں۔ ویزہ گلوٹانے، سفر کرنے، ادھر جانے واپس آنے تک مزے مزے ہی مزے۔ سب کے مزے ہیں سر جی۔"

"اچھا؟"

"جی سر جی۔"

یہ اندرون ملک کے شہروں قصبوں سے لٹکی ہیں۔ گھر سے نکل کر دوسرے ملک میں داخل ہونے تک سب کی موتیں۔ دوسرے ملک میں بھی موتیں ہوتی ہوں



گی۔ وہاں ہی پر پھر اپنے ملک کی زمین پر پاؤں رکھنے سے اپنے گھر میں داخل ہونے تک موتیں ہی موتیں۔ اور سر جی کچھ کے تو گھروں میں بھی موتیں ہی موتیں۔"

"غلام قادر کیا داستان لے کر بیٹھ گیا ہے۔ ہمیں کیا بھائی۔ لوگوں کے کام جائیں اور وہ جائیں۔ ہمیں اپنا کام کرنا ہے اور ڈھنگ سے کرنا ہے۔"

اسے میری بات بالکل پسند نہ آئی۔

"آپ تو بالکل بھولے بادشاہ ہو سرتی۔ پتہ نہیں کیسے اوچی گدی پر بیٹھ گئے۔ بس ناک کی سیدھ میں دیکھتے ہو۔"

"غلام قادر میں ٹھیک ہوں بس۔ تو مجھے جو داستانیں سنا رہا ہے میرے لئے اونچی ہیں"

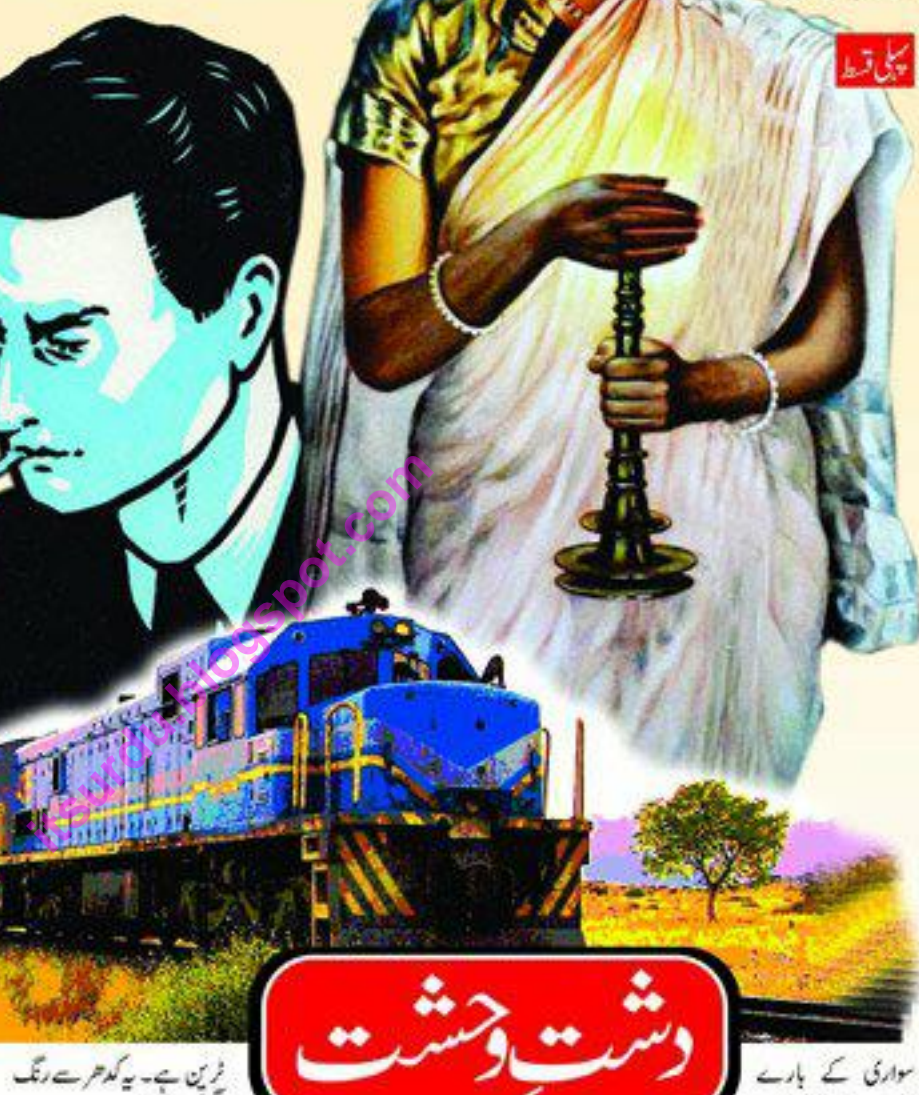
"آپ اس لائن پر پہلی بار نکلے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے سب دیکھیں گے تو یقین کریں گے۔"

میرے لائیک کوئی خدمت ہو تو خوش ہوگی۔"

میں نے کوئی خدمت نہ بتائی اور دو وقت پر میری جان چھوڑ گیا۔

گاڑی کچھ فاصلے تک رینگنے کے بعد ہوشیار ہو کر تیز چلنے اور پھر دوڑنے لگی تھی۔ شیر اور مضامات گزرتے تو ایک خشک پہاڑی کی اوٹ میں چھپا ایک قصبہ کی اسٹیشن برآ ہوا۔

گاڑی ریلوے اسٹیشن کو زندگی بخشی تھی۔ جب مسافروں سے، اور پھر ایسے رنگ رنگیلے مسافروں سے لدی چھندی گاڑی ہفتہ بھر کے انتظار کے بعد اسٹیشن پر آئے تو کیا صورت حال



## دشت وحشت

ٹرین ہے۔ یہ کدھر سے رنگ رنگیلی ہے؟"

لیکن وہ بھی غلام قادر تھا۔

"سر جی تسی دی بھولے آئی او"

وہ اپنی بھائی پر اترا آیا۔ پھر سنبھل کر بولا،

"سر جی یہ جو کسٹم والے ہیں ہر ہفتے وہاں ہی پر ای ٹرین سے نوٹوں کے سوت کیس بھر کر لاتے ہیں۔ پھر شہر میں آ کر تقسیم کرتے ہیں۔"

"اچھا؟"

مجھے دو نو جوان جو نیز کسٹم آفسر یاد آ گئے جنہوں نے دیکھتے دیکھتے میرے ڈیرے ریل کے فرسٹ کلاس سلیپر کا کٹ خرید لیا تھا

کیونکہ ان کے پاس ہوائی جہاز میں سفر کرنے کے لئے کافی پیسے نہیں تھے اور انہیں اپنے آبائی علاقے پہنچانے گزارنے جانا تھا۔

میں نے غلام قادر سے ذکر کیا۔ وہ باتو قف بولا

"اوہ بھولے بادشاہ! وہ تو ابھی دودھ پیلے نوکری پر آئے ہیں۔ ان کی تو ابھی آنکھیں ہی نہیں کھلی ہیں۔"

میں سوچ میں پڑ گیا۔

"سر جی! اس گاڑی کے ڈیرے رنج کے سنگ لنگ ہوتی ہے۔ سب مل کر مزے کرتے ہیں۔ سب کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔"

سر جی آپ کیوں کچھ بھی نہیں کرتے؟"

ہوگی۔ بہت کم لوگ سوار ہوئے یا اترے۔ عملہ کے دیکتے چہرے، دھلا دھلا پلیٹ فارم اور اکلوتے شال پر بھاپ اڑاتی چائے کی کیتلی، جس سے گاڑی میں بھاگ بھاگ کر سپلائی کی جاری تھی چچ چچ کر کھانہ کر رہے تھے کہ اس وصال کی ساعت کو لمبا کھینچا جائے۔ اس لئے کہ پھر بھر بہت لمبا ہوتا ہے۔

گاڑی تو وقت کی پابند ہوتی ہے جو کتاب میں درج کر کے ڈرائیور، گاڑی اور اسٹیشن ماسٹر کو دے دیا جاتا ہے کہ کبھر وصال کے لئے تیار ہو جائیں۔

گاڑی اس اسٹیشن کو دیران کر کے ٹھکی سوختہ پہاڑیوں کے نیچے دہلی ایک سرنگ میں یوں جا گئی جیسے ساپ مل میں گھسکتا ہے۔ گاڑی میں تاریکی کی چھائی مگر چند تارے بعد گاڑی کی پہلی قیاسی غما آئیں۔ سرنگ کی دیوار گاڑی سے بہت دور نہیں تھی۔

"اس نے اپنے گھر سے گندی کزور بازو کی کتلی کھڑکی سے اندر کر لی ہوگی اور بے وقت مرجھا یا پھر بھی پیچھے بھالایا ہوگا"

پتہ نہیں کہاں سے خیال میرے دماغ میں گھس آیا۔

کوئی پندرہ بیس منٹ تک سرنگ میں گزار کر گاڑی برآمد ہوئی تو ایک وسیع و عریض، بے آب و گیاہ صحرائی بیابانی لٹکتی ریت تا حد نظر پھیلتی صبح کے تازہ دم پونچال سورج کی تیز روشنی آنکھیں خیرہ کر رہی تھی۔

پھر گاڑی سینکڑوں میل اس صحرائی وسعت میں درمیانہ مگر یکساں رفتار سے بھاگتی رہی۔ جب دو پہر ہوئی تو دھوپ میں نہایا ایک قصبہ نمودار ہوا۔ جلد گاڑی اس صحرائی قصبہ کے ایک کھلے سے اسٹیشن پر جا پھری۔

جب سناں تھا۔ ریت بھرے صحرائیں درخت بزرے سے تقریباً محرم ایک بھری بھری سی آبادی ابھرا آئی تھی۔ ریلوے اسٹیشن بھی کھلی جگہ پر پھیلا تھا اور بس دو تین پڑیوں پر مشتمل اسٹیشن یاد تھا۔ جس پڑی پر ہماری گاڑی ٹھہرائی تھی اس کے دائیں جانب ایک نیچا پلیٹ فارم تھا جس سے گاڑی پر سوار ہونے کے لئے ڈبے کے پائیدان استعمال کر کے چڑھنا پڑتا تھا۔

بائیں جانب رستی اور پھر ملی ٹنگ غریبی زمین تھی جس پر زیادہ تر بھڑ اور بھڑے رنگ کے سنگ مرمر کے بڑے بڑے خام چٹائی ٹکڑے سینکڑوں کی تعداد میں ریت میں دھتے پڑے تھے۔ اسٹیشن سے زاویے بنا کر دور تک جاتی ایک پڑی پر ریلوے کے غیالے لال رنگ کے چھترے کھڑے تھے جن میں سے چند پر یہ مرمریں چٹائی ٹکڑے لادے جا چکے تھے۔

قریب ہی ایک قدیم طرز کی ڈنگ خوردہ تھی ہوئی کرین کھڑی تھی جو ان چٹانوں کو ریلوے سے چھڑوں میں لادنے کے کام آتی تھی۔ ریلوے کے ڈیرے میں چٹانیں دور کسی بڑے شہر کے کارخانوں میں کاٹ پیٹ، پائش کر کے عمارتوں گھروں کے خوبصورت فرش بنانے کے کام آتی تھیں۔ کئی ایک نے کسی حرام نصیب کی قبر کے کتبے میں دھلا تھا۔ گہری بزر چٹانوں سے برآمد پھر سے جو مصنوعیات تھیں پائش پائش بہا سامان آرائش میں ذمہ کر بہت ہنگی فیشن اہل "گفت شاہ" میں اوٹھے بھائی تھیں۔

فی الحال یہ پھر اپنے معدنی وطن سے جدا لیکن قربت ہی میں ریلوے کے باؤوں کے دم و کرم پر ریت میں نیم دفن اپنی سوار یوں کے منتظر تھے۔ ادھر بڑے قصبے کے مراکز کے عظیم مذبح خانے ان خام بدلوں کی ٹکا ہوئی کی تیاری میں یوں لگے تھے جیسے عید قربان سے قبل قصائی خانے چھریاں بگد سے سان چڑھا کر قربانی کے جانوروں کے منتظر رہتے ہیں۔

اک اور عجیب منظر تھا کہ ریل کی پڑی سے ذرا بہت کر ایک قطار میں مقامی لوگ طرح طرح کی چیزیں بیچنے کے لئے بیٹھے تھے۔ ان عارضی دکانوں میں جڑ میں پر چادریں پانیاں وغیرہ بچھا کر بٹائی گئی تھیں کھانے پینے کی چیزیں بشمول سبزی ترکاری اور زعفران مسامات خوش رنگ دیسی مٹھیوں تک موجود تھیں۔

میں پلیٹ فارم پر آ کر گاڑی کے ساتھ ساتھ چل کر مسافروں کی پھیل پھیل دیکھنے لگا۔

(بالکل ٹپے)



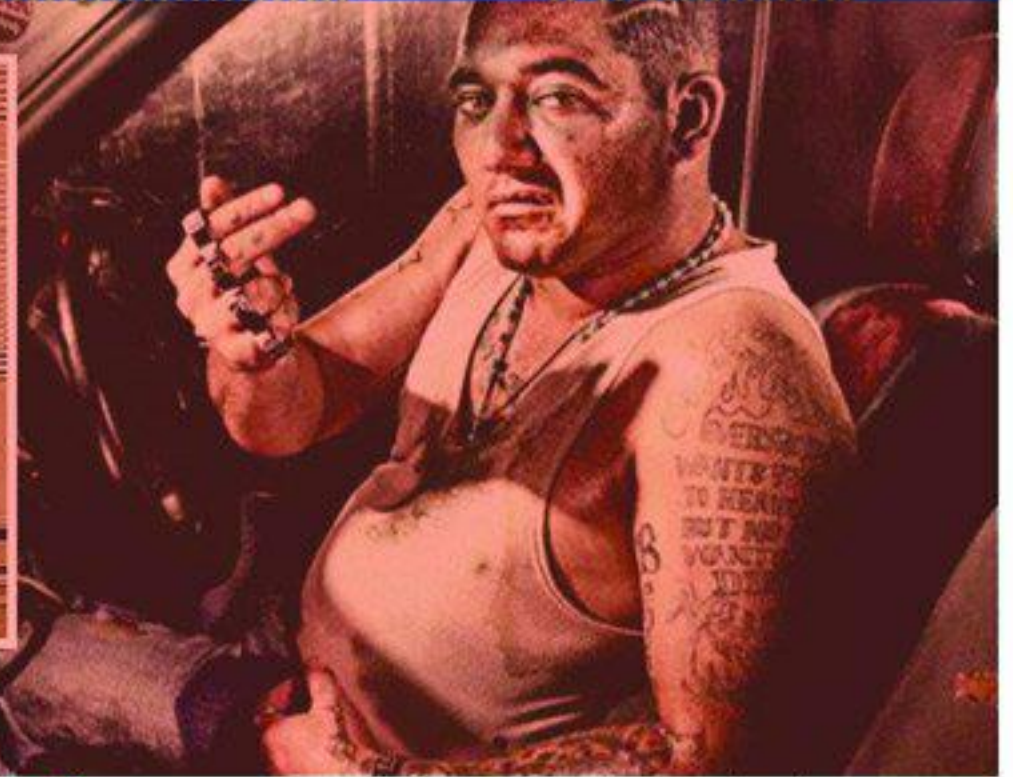
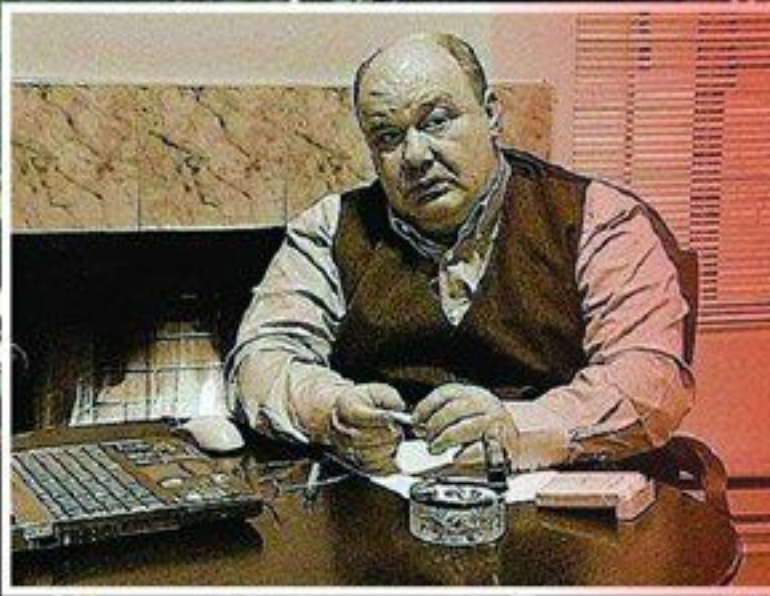
نگھونا مزید آسان ہو گیا جو شاید عام حالات میں ممکن نہ تھا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ موگیل وچ کو سب سے خطرناک آدمی کا خطاب بہت راس آ گیا کیونکہ اس کے دشمنوں پر اس کی حیثیت پہلے سے زیادہ طاری ہو گئی اور خود وہ بھی اطمینان محسوس کر رہا تھا۔

1990ء کی دہائی کے آخر میں موگیل وچ اور اس کے ساتھی میٹالوف نے مغرب کا سفر بند کر دیا تھا۔ 1997ء اور 1998ء میں موگیل وچ کیلئے ہرگز اچھے سال ثابت نہ ہوئے۔ موگیل وچ، میٹالوف، رونی، مانیا، سارست تھے ان کو کینیڈا کے صحافیوں نے بے نقاب کر دیا۔ 13 مئی 1998ء کو ایف بی آئی کے درجنوں آدمیوں اور امریکی حکومت کی ایجنسیوں نے نیوٹن چنائی لوینیہ میں وائی بی ایم کے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارا۔ پبلک ٹیلی ویژن جواس وقت ٹی بی ایس ٹیکس پر ایک سب ڈارٹ تھے، بالکل بے قیمت ہو گئے۔ دنیا بھر کے قانون نافذ کرنے والے ادارے 10 سال سے اس کو تلاش میں تھے کہ اس کے خلاف مقدمات بنائے جائیں لیکن اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ کبھی غلط وقت پر غلط جگہ پر نہیں پایا جاتا۔ اور یہی اس کی ذہانت کا منہ بولنا ثبوت تھا۔ 1998ء تک انھوں نے ایک اور بینک مینیجنگ وٹس آرپ ڈائری جی لانڈ رنگ سکیم میں حصہ لیتے رہے اور یہ سب بینک آف نیو یارک کے ذریعے ہوتا رہا۔

موگیل وچ پر ایک اور شب کا اظہار کیا جاتا تھا اور وہ شک ہے تھا کہ موگیل وچ وسیع پیمانے پر ٹیکس فراڈ کے منصوبوں میں حصہ لیتا رہا ہے۔ گرم تیل کو جس پر ٹیکس نہیں دیا گیا یا اس کے ایجنٹوں پر فروخت کیا گیا جس پر بہت ٹیکس لگا دیا گیا تھا۔ یہ سیکڑل 91-1990ء میں منظر عام پر آیا۔ اندازوں کے مطابق ایک تہائی سے زیادہ ایجنٹوں اس سکیم کے ذریعے خیرہ آگیا۔ اس سے بہت سے ممالک کو ٹیکسز کے لحاظ سے بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ ان ممالک میں چیک، سرب، ہنگری، سلوواکیہ اور پولینڈ شامل ہیں۔ چیک ری پبلک میں ٹیکس گزاردوں کو 15 امریکی ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔ 2003ء میں امریکہ کی ایف بی آئی نے موگیل وچ کو مطلوبہ فہرست میں شامل کر لیا کیونکہ اس نے سرمایہ کاروں کو دھوکہ دینے کے منصوبے میں حصہ لیا تھا۔ ایف بی آئی بہت مایوس ہو چکی تھی کیونکہ وہ پہلے موگیل وچ پر اسٹکی کی سنگٹ اور قہر خانے چلانے کے الزام عائد کرنے میں ناکام ہو چکی تھی۔ اگرچہ ایف بی آئی نے اس سلسلے میں بے پناہ کوششیں کیں لیکن اس کے ہاتھ پکڑ نہیں آ رہا تھا اور اس کی وجہ موگیل وچ کی ہوشیاری تھی۔ وہ بڑے زبردست طریقے سے اپنے ہر کام کو سر انجام دیتا تھا۔ اس بار انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ موگیل وچ پر ٹیکس فراڈ کے عملیں الزامات لگائے جائیں۔ یہی وہ طریقہ تھا جس سے یہ شخص آسمان سے زمین پر گر سکتا تھا۔ یہی ایک امید کا چراغ تھا لیکن یہ چراغ بھی بجھ گیا۔ نہ ہی اس پر الزامات عائد کئے گئے اور نہ ہی وہ گرفتار ہوا۔ 2006ء میں سابقہ کانٹنن انٹلیمایہ کے ایک بڑے عہدیدار جان ورنے کہا تھا "میں آپ کو یہ پوری تجویز دیتا ہوں کہ موگیل وچ کو منظم جرائم میں پوری طرح ملوث ہے اور مجھے پوری طرح یقین ہے کہ کئی بلاتوں میں بھی اس کا ہاتھ ہے۔"

24 جنوری 2008ء کو موگیل وچ کو سکو میں گرفتار کیا گیا۔ اس پر ٹیکس چھپانے کا شک تھا۔ اس کی ضمانت منظور ہو گئی اور اسے 24 جولائی 2009ء کو رہا کر دیا گیا۔ اس کی رہائی پر روس کی وزارت داخلہ نے کہا کہ اسے اس لئے رہا کیا گیا کہ اس کے خلاف الزامات سنگین نوعیت کے نہیں ہیں۔ 22 اکتوبر 2009ء کو ایف بی آئی نے اسے 494 دنوں کے بعد رہا کر دیا جسے سب سے زیادہ مطلوب افروہی فہرست میں شامل کیا گیا۔ دسمبر 2015ء میں اس کا نام فہرست سے خارج کر دیا گیا۔ ایف بی آئی کا موقف تھا کہ موگیل وچ ایک ایسے ملک میں رہتا ہے جس کے ساتھ امریکہ کا کوئی ایسا معاہدہ نہیں جس کے تحت وہ موگیل وچ کو ان کے حوالے کر سکے۔

ایف بی آئی کے مطابق موگیل وچ کے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ماسکو میں آزادی سے گھوم پھر رہا ہے۔ واقعی ایسے ذہین و فطن اور چالاک لوگوں کو پکڑنا آسان نہیں۔ منظم جرائم کا یہ بادشاہ ہر حکومت کیلئے چیلنج ہے۔



عبدالحمید ظفر

## روس کا ستمین موگیل وچ منظم جرائم کا بادشاہ

موگیل وچ پر بے شمار الزامات ہیں جن میں دھوکہ دہی اور منی لانڈ رنگ بھی شامل ہیں

افروہی کو ملک سے نکال دیا گیا۔ اصل میں پولیس کو یہ اطلاع ملی تھی کہ سوئٹ سوڈ گروپ موگیل وچ کو ہلاک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کی وجہ پانچ ملین ڈالر کی متنازع ادائیگی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ موگیل وچ کو چیک پولیس کے ایک اعلیٰ افسر نے متنبہ کیا تھا کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو ایک حد تک محدود رکھے۔ ورنہ اس کو بھگنا مشکل ہو جائے گا۔ دراصل یہ پولیس افسر روسی مانیا کے ساتھ مل کر کام کر رہا تھا۔

جلدی چیکوسلوواکیہ کی وزارت داخلہ نے موگیل وچ پر روس برس تک داخلے پر پابندی لگا دی۔ اس اقدام سے موگیل وچ کو بہت پریشانی ہوئی لیکن پھر اس نے اپنے آپ پر قابو پا لیا۔ لیکن مصیبت اس کی نہیں آئی۔ موگیل وچ کو ایک اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ ہنگری کی حکومت نے اسے چاندیہ شخص قرار دے دیا جبکہ برطانیہ حکام نے اپنے ملک میں اس کے داخلے پر پابندی لگا دی۔ برطانوی حکومت نے صرف اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ موگیل وچ کو دنیا کا سب سے خطرناک آدمی قرار دیا۔ موگیل وچ نے ان اقدامات کو پسند نہیں کیا لیکن وہ اس حقیقت سے بخوبی آشنا تھا کہ اس کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جارہی ہے اور جو بھی اس کے خلاف ٹھوس شواہد مل گئے اس کے خلاف سخت کارروائی ہو سکتی ہے۔ اسے یہ بھی علم ہوا کہ برطانوی حکومت نے جب سے اسے دنیا کا سب سے خطرناک آدمی قرار دیا ہے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے اور جرائم کی دنیا کے بادشاہوں پر اس کا خوف طاری ہو گیا ہے۔ دوسری طرف اسے یہ بھی احساس تھا کہ اب اس کے لئے اپنے غیر قانونی دھندے چلانا مزید آسان ہو گیا تھا کیونکہ اس کی دہشت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اب ایسے تمام لوگوں سے کام

لےنا شروع کر دیا۔ اس کے ایک مقامی اسلحہ ساز فیکٹری خرید لی جس کا نام "آری کوآپ" تھا۔ یہ فیکٹری طیارہ شکن توپوں، ہائی تھی۔ 1994ء میں موگیل وچ نے ایک اور جرمانہ کام کیا۔ اس کے گروپ نے روس کے ایک بڑے پرائیویٹ بینک، انھوم بینک پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ اس مقصد کیلئے اس نے بینک کے چیئرمین ولیمیر ڈوگ رادرو سے خفیہ معاہدہ کیا اور اس کے تحت اس نے دنیا کے مالیاتی نظام تک رسائی حاصل کر لی۔ یہ جو کچھ ہوا اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ موگیل وچ کتنا چالاک اور ذہین آدمی ہے۔ اب 1998ء میں کیا ہوا؟ یہ بینک 1998ء میں تاجی سے ہٹا دیا گیا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ شک یہ کیا جا رہا تھا کہ یہ بینک غیر قانونی طور پر عیسوی کی منتقلی میں ملوث ہے۔ اس عمل کو منی لانڈ رنگ کہا جاتا ہے۔ موگیل وچ نے ایک اور جرمانہ کام کیا۔ اس نے 1996ء میں انھوم بینک کے ذریعے وہ سختی کا شرارت دار تھا اور اس کا حصہ اچھا خاصا تھا۔ یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ سختی بڑے فوجی طیارے بناتا ہے۔ مئی 1995ء کی بات ہے جب موگیل وچ کو برسرے حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ پراگ میں موگیل وچ اور سوئٹ سوڈ گروپ کے سربراہوں میں مخالفت کے درمیان ملاقات جاری تھی جب چیکوسلوواکیہ کی پولیس نے چھاپہ مارا۔ موگیل وچ کے نزدیک یہ بات پریشان بھی تھی اور غیر متوقع بھی۔ وہ کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس موقع پر ایک برچھ ڈسے پارٹی ہو رہی تھی۔ اس پارٹی میں شامل 200 افراد کو نظر بند کر دیا گیا۔ اس میں کئی عورتیں بھی شامل تھیں۔ 30

اپریل کو کران کے گیس تازعات میں ملوث ہے۔ اس کے علاوہ وہ رشتہ میں چیک کا حصہ دار بھی ہے۔ اب یہ کہاں کی بات نہیں کہ موگیل وچ ماسکو میں آزادی سے رہتا ہے۔ وہ تین بچوں کا باپ ہے اس کی سوتیلی سکیا براؤنڈا کریم گروپ سے قریبی وابستگی ہے۔ کئی سیاسی شخصیات سے اس نے تعلقات استوار کر رکھے ہیں۔ جن میں ماسکو کا سابق میئر پوری زکوہڈا مائٹرو فراتاش اور لیونڈا زورسک شامل ہیں اور کئی دیگر فری توہ جسے فروری 2014ء میں یوکرین کا صدر نامزد کیا گیا تھا، 2010ء میں عدالت بھی جوش ہوا اس پر الزام تھا کہ اس نے موگیل وچ کے حوالے سے تمام قاتلین ضائع کر دی ہیں۔ انگلینڈ نیڈرلینڈز کے دھوکے کیا کہ موگیل وچ کے مبینہ طور پر 1990ء سے بچپن سے اچھے تعلقات ہیں۔

موگیل وچ 1946ء میں ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوا۔ 1968ء میں جب وہ 22 سال کا تھا اس نے معاشیات کی ڈگری حاصل کی۔ اس وقت تک وہ بڑے مثبت خیالات کا مالک تھا۔ پھر جانے کیا ہوا کہ اس کا کاپ ہو گئی۔ 1970ء میں موگیل وچ ماسکو میں بیو بیٹ سکیا کریم گروپ میں شامل ہو گیا اور پھر چھوٹے موٹے جرائم کرنے لگا جن میں دھوکہ دہی اور چوری شامل ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے باوجود وہ کیا حالات تھے جنہوں نے موگیل وچ کو جرائم کی طرف راغب کیا۔ ابھی تک اس کی کوئی ٹھوس وجہ سامنے نہیں آ سکی۔ کیا وہ شروع سے ہی مجرمانہ ذہنیت رکھتا تھا یا حالات نے اسے مجرم بننے پر مجبور کر دیا۔ اس بارے میں کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ موگیل وچ نے سب سے پہلے روسی یہودیوں سے ہاتھ کیا۔ یہ یہودی امریکہ اور اسرائیل میں مستقل طور پر جانا چاہتے تھے۔ موگیل وچ نے ان کے اچانکوں کے سودے سے کہے تاکہ انہیں مارکیٹ کی قیمت پر بیچ دیا جائے لیکن اس نے اچانکوں کو اپنی مرضی سے ہی بیچ دیا۔ پھر وہ کرنسی کا ناجائز کاروبار بھی کرتا رہا۔ اس نے یہ سب کچھ بڑی ہوشیاری اور چالاک سے کیا۔ اس کا کوئی کچھ نہ لگاؤ نہ تھا۔ پھر اس کی زندگی میں ایک نیا موڑ آیا۔ وہ 1991ء میں ہنگری چلا گیا اور وہاں اپنی گرل فرینڈ کنیا لین سے شادی کر لی۔ کنیا لین سے اس کے تین بچے ہیں۔ اس نے ہنگری کا پاپیڈوٹ حاصل کر لیا۔ موگیل وچ نے اب ایک نئے کھیل کا آغاز کیا۔ اس نے

اگر اس بات کی تحقیق کی جائے کہ ایک آدمی مجرم کیوں بن جاتا ہے اور پھر کچھ مجرم تو ایسے ہوتے ہیں جن کی تلاش میں کئی حکومتیں ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک عام آدمی یا تو حالات کی وجہ سے مجرم بنتا ہے یا پھر شاہد اس کی جبلت میں مجرم بننا لکھا ہوتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر آدمی کی جبلت میں مجرم بننا لکھا ہے تو پھر بر آدمی مجرم بن جائے لیکن ایسا نہیں ہے اگر اس پر بحث کی جائے تو شاہد کوئی نتیجہ نکلے۔

اس وقت دنیا میں کئی ایسے مجرم ہیں جو پکڑے نہیں جا رہے اور وہ مفروضہ ہیں۔ ان کا نیٹ ورک اتنا مضبوط ہے کہ آج تک کسی کے رسائی ممکن نہیں ہوتی۔ ایسا ہی ایک شخص سیمن موگیل وچ ہے جس کا تعلق روس سے ہے اور اسے منظم جرائم کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔

موگیل وچ کے بارے میں یورپ اور امریکہ کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کا یہ پورے یقین سے کہنا ہے کہ موگیل وچ کو دنیا میں پہلے ہوئے روسی مانیا کے نیٹ ورک کے حوالے سے بادشاہوں کا بادشاہ (Boss of bosses) کہا جاسکتا ہے۔ موگیل وچ کے بارے میں یہ پورے یقین سے کہنا جاتا ہے کہ وہ ایک وسیع جرائم کی سلطنت کو اپنی فراست اور تدبیر سے چلاتا ہے۔ یہ کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ موگیل وچ غیر معمولی ذہانت کا مالک ہے اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ اس کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ وہ کبھی دباؤ میں نہیں آتا اور بڑے سختی سے دماغ کا مالک ہے۔ وہ کبھی گت میں فیصلے نہیں کرتا اور ہر معاملے کا بڑی بارکی سے جائزہ لیتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس کے فیصلے 99 فیصد درست ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس کا یہ کہنا ہے کہ حوصلہ ہے تو سب کچھ ہے۔ ضرورت پڑنے پر وہ آگ سے بھی کھیتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک بعض اوقات ایسا کرنا ضروری ہو جاتا ہے وہ انتقام کا خون نہیں لیکن یہ بھی حالات پر منحصر ہے اگر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ انتقام ضروری ہے تو وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ اس کے کام کرنے کا انداز سب سے منفرد ہے۔ وہ اپنا کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اچھی طرح غور و خوض کرتا ہے اور بعد میں وہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سوچتا کہ اس نے جو کیا وہ درست تھا یا غلط۔ ایف بی آئی کے مطابق وہ دنیا کا سب سے خطرناک شخص ہے جو منظم جرائم کی انتہائی چالاک اور مکاری سے کرتا ہے۔

ایف بی آئی نے موگیل وچ پر جو الزامات عائد کیے ہیں ان میں اسٹکی کی سنگٹ، معاوضے کے کرپشن کی وارداتیں کرنا، ڈراہم کا کریم وصول کرنا، منشیات کی سنگٹ اور قہر خانے چلانا ہے اور ایسا سب کچھ عالمی سطح پر ہو رہا ہے۔ موگیل وچ کے دیگر ناموں میں "ڈون سیمون" اور "برینی ڈون" شامل ہیں۔ امریکی اداروں کے مطابق موگیل وچ ایک ایسی کیفی کے معاملات چلاتا ہے جو روس

موگیل وچ کو منظم جرائم کا بادشاہ قرار دیا جاتا ہے۔ وہ ہر کام اتنی ہوشیاری اور چالاک سے کرتا ہے کہ اس تک پہنچنا آسان نہیں۔ امریکہ کی ایف بی آئی سے کئی بار اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ وہ ماسکو میں آزادی سے گھومتا پھرتا ہے

جب 22 برس کی عمر میں موگیل وچ نے معاشیات کی ڈگری حاصل کی تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ نوجوان مجرم کی دنیا کا بادشاہ بن جائے گا۔ وہ بڑے مثبت خیالات کا مالک تھا لیکن پھر اس کا کاپ ہو گئی۔ کیا وہ شروع سے ہی مجرمانہ ذہنیت کا مالک تھا یا حالات نے اسے مجرم کی طرف دھکیل دیا۔ یہ بھی ایک سوال ہے



## CAREER RESOURCES

## بیرون ملک خالی نوکریاں اور ان کے کورسز

دنیا بھر کی 700 یونیورسٹیوں میں کم و بیش ایک لاکھ طرح کے کورسز کروائے جا رہے ہیں

ص-م

گا۔ کارڈ ایک سو نو گرافری ضرورت دل کے ہر بڑے ہسپتال کو ہے۔ ان ٹیکنیشنز کی مانگ ہے مگر تربیت یافتہ عملہ موجود نہیں۔ کبھی کبھی اسے دوسرے ٹیکنیشنوں کے ساتھ ٹریفڈ کر دیا جاتا ہے مگر یہ ای سی جی سے مختلف ہے، اس کا تعلق ہارٹ ریٹ سے ہے۔ ٹیکنیشن کا کام بہترین ٹیسٹ لینے میں ڈاکٹر کی مدد کرنا ہے۔ یہ ٹیسٹ مریض کے دل کے فنکشن سے ٹھیک ٹھیک آگاہی دیتا ہے۔ اس کی تنخواہ 60 ہزار ڈالر تک ہے۔

آکسیجنل تھراپی اسسٹنٹ: دنیا میں تھراپسٹ کی مانگ آئے روز بڑھتی جا رہی ہے۔ بے فکر رہیے، اس میں کمی کا کوئی امکان نہیں۔ ذہنی تھراپسٹ موسیقیاتی تھراپیوں بھی ان بیماریوں میں اضافے کے اسباب ہیں، ان کا اثر نشوونما پر پڑتا ہے اور بڑا اوقات وہ اکڑ جاتے ہیں۔ تھراپسٹ اسسٹنٹ، ڈاکٹر کی عیادت کے مطابق مریض کو ورزش کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کی تنخواہ 45 سے 60 ہزار ڈالر تک ہے۔

آسٹریلیا کو فزیکل تھراپی اسسٹنٹ کی خدمات بھی درکار ہیں۔ اس کا کام بھی ذہنی اور جسمانی تھراپی کی صورت میں نشوونما کی ورزش کرانا ہے۔ تاہم اس ٹیکنیشن کا کام مریض کو آلات کا استعمال سکھانا اور اس کی تربیت دینا ہے جن میں ورزش کرنے کی مختلف مشقیں بھی شامل ہیں۔ اس کی تنخواہ 60 ہزار ڈالر ہے۔ ویسکولر ٹیکنیشن کی تنخواہ 70 ہزار ڈالر تک ہے۔ یہ ٹیکنیشن مختلف ٹیسٹوں کے ذریعے سے خون کی نالیوں میں پختے والے خون کا پتہ چلاتا ہے، اور آلات کے استعمال میں مدد دیتا ہے۔ ملازمت حاصل کے شوقین آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد نوکری بھی کر سکتے ہیں۔

مگر بہت سے لوگ ذہنی طور پر بہت پختہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ بے لگ افراد میں اپنے آپ کو نئے ماحول میں ڈھالنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ وہ تاریخی اور فنی علم سے تو آگاہ ہوتے ہیں لیکن اپنے آپ کو نئے ماحول میں ایڈجسٹ نہیں کر پاتے۔ ان کا تعلق اور لوگوں کے ساتھ تعلق کے دور میں ایسے لوگوں کی کیا ضرورت جو اپنے انڈیا پاز میں بائبل فکس ہوں اور اپنے تصورات سے باہر نہ نکلے۔ ”فیئر متوق“ صورتحال سے نکلنے کی صلاحیت نہ رکھنے والوں کے لیے بھی کوئی جگہ نہیں۔ ”فیئر متوق“ سے نئی تخلیق سے پیدا ہونے والی ہرے جو ہر شعبے میں اٹھ رہی ہے۔

اس لیے کبھی کو ذہنی کوششوں سے بھی اپنے علم میں اضافہ کرنا ہو گا۔ طالب علم مختلف ذرائع سے اپنے آپ کو برصغیر ڈیٹ کر رہے ہیں۔ ہر سکول میں انٹرنیٹ ہے۔ بچے انٹرنیٹ کے وسیع استعمال کے ذریعے اپنے علم میں وسعت پیدا کر رہے ہیں۔ مگر

حالت یہ ہے کہ جس رفتار سے بچے خود کو تربیت دے رہے ہیں اس رفتار امریکہ میں بھی اساتذہ اپنے آپ کو تہمل نہیں کر پا رہے۔ اس وقت تعلیمی نصاب میں ذہنی ارتکاب کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ پراجیکٹ میٹڈ ہو تو کیا بات ہے۔ کسی بھی ادارے کی مدد سے کوئی ایسا بنانا یا تخلیق کرنا، ٹیکنالوجی کے نول دستیاب ہیں، بعض سکولوں اور کالجوں میں طلبہ بھی ٹیکنالوجی ٹولز بنانے یا استعمال کرنے میں صلاحیت رکھتے ہیں۔ سکولوں کو بھی اب ٹیکنالوجی سے جوڑ دینا چاہیے۔ ایسے سکول ہیں جو ٹیکنالوجی کو گھر لے جانے یا ٹیکنالوجی پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا کر رہے ہیں۔

آپ کو ایک اور اطلاع دے دیں، آسٹریلیا کے ہسپتالوں میں میڈیکل کے شعبے میں جونیئر سٹاف کی ہزاروں آسامیاں خالی پڑی ہیں، انہیں پر کرنے کے لیے درخواست دہندہ ہی موجود نہیں، آپ کو ایک سرٹیفکیٹ چاہیے اور آپ بھی ان میں سے کسی ایک عہدے سے اہل بن سکتے ہیں۔ چار بڑی آسٹریلیئن یونیورسٹیوں کے سمیت کئی ادارے یہ سرٹیفکیٹ دینے کو تیار ہیں۔ آپ وہاں 18 ماہ تک نوکری بھی کر سکتے ہیں۔

آسٹریلیا میں ہی پانچ میں سے کوئی ایک کورس ہر مرد اور عورت پر روزگار کے دروازے کھول سکتا ہے۔ ان میں چائلڈ کیئر سرفیسٹ ہے۔ وہاں چائلڈ کیئر کو باقاعدہ انڈسٹری کا درجہ حاصل ہے۔ ملازم چہ خواہ تین کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ چائلڈ کیئر کرنے والوں کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ انڈسٹری دن بگنی اور رات بگنی ترقی کر رہی ہے۔ آخر یہ ان کی نئی نسل کی تربیت کا معاملہ ہے۔ اس کا دو سالہ کورس آسٹریلیا میں اچھا روزگار دلوانے کے لیے کافی ہے۔ ترقیاتی سرگرمیوں میں اضافے کے باعث آسٹریلیا کو کاروبار میں ترقی کی ضرورت ہے۔ اس کورس کا سرٹیفکیٹ سنڈی ویسٹ بورن، پرتھ اور برسبین کی یونیورسٹیوں سے مل جائے گا۔ وہاں میڈیم اور لانگ ٹرم کورسز کرائے جا رہے ہیں۔ گریجویٹس کے بعد ورک ویز بھی مل سکتا ہے۔ ورک ویز سے کی مدت وہاں طے شدہ مدت تک قیام ممکن ہے۔ ٹریننگ کا ڈپلومہ بھی وہاں روزگار کے حصول کا اچھا ذریعہ ہے۔ آسٹریلیا کو ہر شعبے کے ماہر ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔ سول ہو یا میکانیکل، الیکٹریکل ہو یا کمپیوٹر وہاں مانگ بڑھتی جا رہی ہے۔ آئی ٹی پرفیشنل کی کمی ہے۔ بزنس اینالسٹ، سافٹ ویئر انجینئر اور سسٹم اینالسٹ، ان شعبوں میں آسٹریلیا بشتیوں کی دلچسپی کے باوجود غیر ملکی نوجوانوں پر دروازے کھلے ہیں۔ یہ تمام پروگرام میڈیم ٹرم، لانگ ٹرم اور شارٹ ٹرم کورسز کی شکل میں بھی کرائے جا رہے ہیں۔ یہ مہارتیں آپ کی ترقی میں گر دوا کر سکتی ہیں۔ ای سی جی کے ماہر کی تنخواہ 45 ہزار ڈالر سالانہ تک ہے، ہائی سکول ڈپلومہ کے ساتھ ایک کورس کرنے سے اس نوکری کے دروازے کسی پر بھی کھل سکتے ہیں۔ ای سی جی کے ساتھ ہارٹ ریٹ چیک کرنے کی تربیت بھی مفید ثابت ہوگی۔ اس کی تنخواہ 50 ہزار تک جھگ ہے۔ یہ کورس کرنے سے کارڈیک سوگرافری کا سرٹیفکیٹ مل جائے

نہیں۔ چھٹے نمبر پر میڈیکل سائنسز اور ساتویں نمبر پر فارماسیوٹیکل ڈگریاں اور کورسز ہیں۔ کمپیوٹر سائنسز کی اہمیت ہے۔ اس کے بعد میڈیکل سائنس، سرجری، سپورٹس سائنس، لاجسٹکس، ذہنی صحت کے کورسز کا نمبر آتا ہے۔

جہاں تک اور سیز طالب علموں کا تعلق ہے تو دنیا بھر میں ان کی سب سے زیادہ دل چاہی کا موضوع بزنس اینڈ مینجمنٹ ہے۔ دوسرے نمبر انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی اور تیسرے نمبر پر سوشل سٹڈیز ہے۔ ان شعبوں کی مقبولیت کی ایک لاکھ وجوہات ہیں۔ اقوام عالم کو باہر میں مدد دینے والے تربیت یافتہ بزنس اینڈ مینجمنٹ ورکر ہیں۔ پھر تمام شعبوں میں ترقیاتی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ فرنیچر، ہوا سلاط، آئی ٹی، روٹس اور تعمیراتی انڈسٹری میں کھربوں ڈالری سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ ایسے میں

آسٹریلیا میں کورس کرنے کے بعد ملازمت بھی کی جاسکتی ہے

ریٹنگ نیچے آنے سے پریشان یونیورسٹیاں اپنی حکمت عملی مرتب کر رہی ہیں

انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے شعبوں کو کیسے نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ تمام ہی ممالک میں سوسائٹی کو ساتھ لے کر چلنے کی ہنجو کی جا رہی ہے۔ سوشل میڈیا کی طاقت اور این جی او کی سرگرمیوں کے باعث اب عوام کو بھی سرکاری منصوبوں میں شریک کرنا پڑتا ہے۔ اس سے سوشل میڈیا کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔ پھر تحقیقی آرٹ اور ڈیزائن کا نمبر آتا ہے۔ یہ بنیادی حسی ٹیکنیکس کے لیے ضروری ہیں۔ اور سیز طالب علموں میں مقبولیت کے اعتبار سے پانچویں نمبر پر قانون کا شعبہ ہے۔ دنیا بھر میں نٹ فنی ایجادات کے باعث انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے والے قانون سازوں کی ضرورت ہے۔ قانون نہیں لے گئے تو بے لگام سائنسی ترقی سے بڑا سماجی بحران جنم لے سکتا ہے۔ ہائیکالو جیکل سائنسز چھٹے نمبر پر اور اس کے بعد کمپیوٹر سائنسز، میڈیکل سائنسز کے شعبے آتے ہیں۔ فزیکل سائنسز اور لسانیات بھی اہم ہیں۔ کیونکہ بعض ممالک میں بڑھتی ہوئی غیر ملکی سرمایہ کاری کے پیش نظر کئی ہزار تربیت یافتہ لسانیات کے ماہرین درکار ہیں۔ جن کے بغیر گزارہ نہیں۔

اداروں سے بھی استفادہ کرے گا۔ برطانیہ میں اور سیز طالب علموں کے حوالے سے سیکرٹری داخلہ، وزیر داخلہ، چانسلر، کبھی ایک ہیج پر ہیں۔ مگر کئی پارٹیوں نے پوچھا ہے کہ حکومت اور سیز طالب علموں کو کیوں روک رہی ہے۔ یہ عمل جاری رہنے سے برطانوی یونیورسٹیوں کو مالی بحران کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسی سال کے اوائل میں برطانیہ کے ہاؤس آف لارڈز نے ہائر ایجوکیشن بل میں ایک ترمیم کے ذریعے غیر ملکی طلبہ پر کچھ پابندیاں عائد کی ہیں۔ ایگریٹس ٹیلف گزشتہ کافی عرصے سے برطانیہ میں مہم چلا رہی ہے۔ یہ ترمیم اسی کا حصہ ہے۔ تھریسے ذاتی طور پر اور سیز طالب علموں کے حق میں نہیں ہیں۔ اس کے باعث برطانیہ نے 71 ہزار طالب علم کو روک دیا ہے۔

آسٹریلیا میں کورس کرنے کے بعد ملازمت بھی کی جاسکتی ہے

ریٹنگ نیچے آنے سے پریشان یونیورسٹیاں اپنی حکمت عملی مرتب کر رہی ہیں

میں 2 لاکھ 34 ہزار غیر ملکی طالب علم برطانیہ میں زیر تعلیم تھے۔ لیکن تھریسے کی پالیسیوں سے اس تعداد میں 30 فیصد کمی ہوئی ہے جو 71 ہزار بنتی ہے۔ جہاں تک ملازمتوں کا تعلق ہے تو دنیا بھر کی 700 یونیورسٹیوں میں کم و بیش ایک لاکھ طرح کے کورسز کرائے جا رہے ہیں، ان میں سے کئی کورسز کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ نفسیات کے کورسز کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ بعض ممالک میں نفسیات کی مانگ چوتھے نمبر پر ہے، فزیکل تھراپسٹ کی ضرورت اس وقت دنیا بھر کو ہے اور فزیکل تھراپسٹ کے کورسز کرنے والے سپورٹس کی مختلف ٹیموں کے ساتھ ہسپتال میں فوری ایڈجسٹ ہو جاتے ہیں۔ ایک عالمی سروے کے مطابق 82 فیصد تھراپسٹ کو فوری طور پر نوکری مل جاتی ہے۔ جاب مارکیٹ کے حوالے سے میک اپ کا شعبہ تیسرے نمبر پر ہے۔ ہر کسی کو بننے سونے کا شوق ہے اور اس شوق نے دنیا کے تمام ہی ممالک میں ہماری طرح کئی کوچوں میں بھی بیوی پار کھلوایے ہیں۔ اکاؤنٹنسی اور انشورنس جیسے کورسز سے متعلق آج کل کی سائنس کی تعلیم کی اہمیت سے انکار ممکن

برطانوی یونیورسٹیاں عالمی طالب علموں سے صرف ٹیوشن فیس کی مدد میں سالانہ 5 ارب پاؤنڈ کماتی ہیں۔ ان یونیورسٹیوں میں اساتذہ کی تنخواہ وزیر اعظم کی تنخواہ سے 4 گنا زیادہ ہے۔ ان کا بھٹ بھی اربوں ڈالر ہے۔ یہ یونیورسٹیاں ہی معاشی ترقی کا سب سے بڑا ایکٹ ہیں۔ کچھ یونیورسٹیوں نے اپنے آپ کو بہت زیادہ تبدیل کر لیا ہے۔ لیکن یونیورسٹی ڈرامائی تبدیلیوں کے ساتھ بالکل ایک نئی شکل میں دنیا کے سامنے ہے۔ برطانیہ کے بائیر ایجوکیشن ایکٹ کا مقصد بھی یہی ہے۔ لیکن کیا یہ ماؤل 2018ء میں بھی اسی طرح رہے گا۔ اس سوال کا جواب برطانیہ میں بالخصوص اور یورپ میں باہم یونیورسٹیوں کے پھیلاؤ سے جڑا ہوا ہے۔ یونیورسٹیوں کو مستقبل میں کئی اطراف سے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ 2020ء میں برطانیہ 2010ء کی سطح پر پہنچ جائے گا۔ یعنی اس کے طلباء کی تعداد 2010ء والی ہوگی۔ اور اخراجات 2018-19ء جیسے ہوں گے۔ یہ مشکلات ٹاپ کی 10 یونیورسٹیوں کو بھی برابر ہوں گی۔ سونے پر سو پارک یا کھانا تھریسے نے ایگریٹسٹ پر پابندیوں کے ذریعے چلایا ہے۔ یورپی یونین سے درخواستوں میں 7 فیصد کمی آئی ہے۔ اب برطانیہ یورپی طلباء کی ترجیحات کا حصہ نہیں رہا۔ ایسے میں برطانوی وائس چانسلروں کو اپنے بینک بیلنس کی فکر ہے۔ انہیں اس میں خوفناک کمی کا اندیشہ ہے۔

برطانیہ میں یونیورسٹیوں کی ریٹنگ ایک ایسی مینے جاری ہوئی۔ جس میں نامی گرامی یونیورسٹیاں جیسے چلی گئی ہیں۔ ریٹنگ سے پریشان یونیورسٹیاں اپنی حکمت عملی مرتب کر رہی ہیں۔ بلکہ ہوں کہہ سکتے ہیں کہ یونیورسٹیوں نے ایک قسم کا اتحاد قائم کر لیا ہے۔ اور یونیورسٹی اینڈ کالج یونین بن چکی ہے۔ فنی وینڈاں یونیورسٹی کی جنرل سیکرٹری ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ یونیورسٹیوں کو PHD اساتذہ کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اس کے لیے پیسے کہاں سے آئیں۔ ایک اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے کہا کہ حالات اس وقت جلی کوکھڑوں کے گھر سے پھوڑنے جیسے ہیں۔ ہر یونیورسٹی ای سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے کہ خود کو مالی مشکلات سے کیسے نکالا جائے۔ ہائر ایجوکیشن پالیسی آئی ٹی ٹیٹ کے ڈائریکٹر کیمبل میں کا بھی یہی خیال ہے۔ اگر یونیورسٹیاں اپنے شعبوں میں کمی لانے کی کوشش کرتی ہیں تو اس سے بے روزگاری پیدا ہوگی۔ ایسا کرنے سے درمیانے معیار کی یونیورسٹیوں پر زیادہ فرق پڑے گا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ایک بہت بڑی یونیورسٹی برطانوی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے نیچنگ ایلیس لیس فریم ورک کے حوالے سے کچھ اختلاف رائے رکھتی ہے۔ شاید کچھ یونیورسٹیاں اس دنیا کو مسٹر وکروں۔ لندن کے تعلیمی اداروں میں طلباء اپنی یونیورسٹیوں سے مطمئن نہیں۔ اس لیے ریٹنگ میں یہ نیچے ہیں۔ مالی مشکلات کے باعث طلباء تعلیم جاری رکھنے سے قاصر ہیں۔ اس لیے ڈراپ اپ ریٹ دوسری یونیورسٹیوں سے زیادہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ کنگز کالج لندن بھی ریٹنگ کرنے والے ادارے سے اسموں پر نظر پانی کرنے کی درخواست کرے گا۔ لندن آئی ٹیٹ اپنے دنیا کو پہنچانے پر برطانوی تعلیمی



کورس اور لوئر میں مقدمات کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ چھ نہیں کیوں، ہمارے ہاں لوگ قانونی، سماجی اور انسانی مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ آخراں الجھن کی کوئی نہ کوئی سلجھن بھی ہوگی۔ تو جیسے ہم ”قانونی مشورے“ کے کالم کے ساتھ حاضر ہیں۔ آپ اپنے قانونی مسائل سے آگاہ کیجئے، ہمارا تخیل ان کے ممکنہ حل تجویز کرے گا۔

آپ کا شکریہ

برائے رابطہ: مصیب مرغوب (میکزین ایڈیٹر، دنیا) B.A. ایڈیٹر، دنیا

## کیئر پلاننگ اور توفانی مسائل

ہماری نئی نسل کو کیریئر پلاننگ میں مشکلات کا سامنا ہے، نوجوان کیا بننا چاہتے ہیں، اپنی زندگی میں کیا کرنا چاہتے ہیں، ان کے لئے دنیا میں کون کون سی نئی اور پرانی آپشنز موجود ہیں، آئیے اس مسئلے میں ہم آپ کی کچھ رہنمائی کرتے ہیں۔ آپ ہمیں کچھ بھیجئے، ہمارا تخیل آپ کے خطلوں کا جواب دے گا۔

ایک اور بات

تیم جنوری 2016 سے 24 اگست 2016 کے صرف آٹھ مہینوں میں سپریم کورٹ میں انسانی حقوق کی 19253 درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ 14562 نئے کیسز دائر ہوئے۔ ہائی



# صحت دنیا

سکڑا اور کپڑوں سے ڈھانچی ہوئی جگہ پر زیادہ ہوتے ہیں۔

**شدید گرمی دانے (Miliaria Profunda)**  
شدید گرمی اور جس کے زمانے میں یہ قسم زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں جلد پر پانی سے بھرے دانوں کی بجائے خود گوشت کی ابر کرکروں پر آجاتا ہے، اور چھوٹی چھوٹی سی گوبڑیاں بن جاتی ہیں۔ دن میں غارش تو بہت زیادہ نہیں ہوتی لیکن ان کو ٹھیک ہونے میں کچھ وقت لگ جاتا ہے عموماً ان اقسام کی تشخیص کے لئے کسی ٹیسٹ کی ضرورت نہیں ہوتی صرف تجربہ اور مہارت کی مدد سے ڈاکٹر اس بیماری کی تشخیص یا آسانی کر سکتے ہیں۔

## علاج

گرمی دانوں کا علاج مشکل نہیں ہے، سچی بات تو یہ ہے اگر علاج نہ بھی کیا جائے تو یہ خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ البتہ غارش زیادہ ہوتو بچے کی جھٹٹی جگہ پر رکھنے سے خاطر خواہ فائدہ دیتا ہے اس کے علاوہ ملائش میں کیا مین (Calamine) کے لوشن استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ جسم کو ٹھنک (Menthol) کے لوشن استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی لوشن میں پانچاٹے ہیں اور غارش کی شدت کو کم کرتے ہیں۔ بچوں کو گرمی میں پھرنے سے بچائیں، ان کے کپڑے کھلے اور ہوا دار ہوں۔ سوتی کپڑے اور جگہ جگہ کے کپڑے بہت مناسب رہتے ہیں کیونکہ یہ گرمی جذب کرتے ہیں، تنگ اور چست کپڑے بچوں کے جسم کو گرم کرتے ہیں اور گرمی دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتے ہیں، کوشش کریں کہ بچوں کو بھارت نہ ہونے پائے، جیسے بھارت کا آلودہ شہر بن گیا کوئی دھواں نہیں یا ڈاکٹر سے رجوع کریں، سب سے بہتر یہ ہے کہ کوشش کی جائے بچوں کو ٹھنڈی جگہ پر رکھا جائے، مقامی مشروبات اور پھل مشا تریز، دھواں اور کھنکھن کا استعمال زیادہ کرنا۔

☆☆☆☆

## ڈاکٹر غلام مصطفیٰ

آج کل گرمی اپنا زور دیکھا رہی ہے۔ چند ہی دنوں بعد ہائیس شروع ہو جائیں گی یا ہو سکتا ہے کہ شروع ہو چکی ہوں۔ پارشوں میں جس ہوگا، جس ہوگا تو گرمی دانے ہونگے اور یہی ہمارا آج کا موضوع ہے۔

گرمی دانوں کو اپنی شدت کے لحاظ سے تین مختلف قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ویسے تو یہ مسئلہ بچوں کا بھی ہے اور بڑوں کا بھی، لیکن بچوں میں اس کی شدت زیادہ ہوتی ہے اور عموماً

یہ پریشان کن ہوتے ہیں۔ گرمی دانے دراصل پسینے کے غدود کی بیماری ہے۔ پسینہ پیدا ہوتا جلد کے نیچے والے حصے میں ہوتا ہے۔ لیکن جب گرمی ہو تو غلط کرنے کے لیے اس پسینے کو جلد کے نیچے والے حصے سے اوپر آتا پڑتا ہے۔ اوپر آنے کے لیے اللہ نے ایک نالی عطا کی ہوتی ہے جو پسینے کو اس کے غدود سے باہر یا جلد کی اوپر والی تل پر پہنچا دیتی ہے گرمی دانے اس نالی کے بند ہونے کی وجہ سے بنتے ہیں۔ گرمی دانوں کی تین قسموں کا انحصار بھی اسی بات پر ہے کہ پسینے کی نالی میں رکاوٹ کس جگہ پڑتی ہے۔ اگر رکاوٹ جلد کے قریب ہو تو گرمی دانے سفید رنگ کے ہونگے اور اگر رکاوٹ نالی کے درمیان میں ہو تو گرمی دانے سرخ رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ گرمی جگہ جگہ غدود کے بالکل قریب ہونے والی رکاوٹ سب سے زیادہ تکلیف دہ قسم کے گرمی دانے کا سبب بنتی ہے۔

گرمی دانے کیوں لگتے ہیں، یہ بتنے کیسے ہیں؟ اگر ہمیں اس سوال کا جواب مل جائے تو ان سے بچنا ہمارے آسان ہو

# افسیر گرمی اور گرمی دانے!

## جسم پر موجود جراثیم ان دانوں میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں

گرمی اور جس کے موسم میں تو بے حساب لگتے ہیں۔ گرمی دانے اگرچہ پریشان کن ہوتے ہیں لیکن زیادہ مسئلہ اس وقت بنتا ہے جب جسم پر موجود جراثیم ان دانوں میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں اگر یہ سلسلہ برتک چلا رہے تو اس سے جلد خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ چھوٹے بچوں کی پسینے کے غدود اور نالیاں نازک ہوتی ہیں اس لئے ان میں گرمی دانے جلدی اور زیادہ لگتے ہیں۔ ہمارے موسم میں گرمی دانے بہت زیادہ لگتے ہیں۔

جائے گا۔ گرمی نہ ہو تو پسینہ بھی نہیں آئے گا اور گرمی دانے بھی نہیں بنیں گے۔ گرمی ہوا اور جس بھی ہو تو پسینہ زیادہ آتا ہے جس اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب ہوا میں بھی نمی کا تناسب 40 فیصد سے بڑھ کر 80 فیصد سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں پسینہ جسم سے خشک نہیں ہو سکتا۔ جسم چپ چپ کرتے لگتا ہے یوں پسینہ بخارات بن کر اڑے تو جسم مزید گرم ہو جاتا ہے اور مزید پسینہ آتا ہے یہی گرمی دانوں کی سب سے بڑی وجہ ہے ایسے لگے گرمیوں میں گرمی دانے لگتے ہیں اور

## سفید گرمی دانے (Miliaria Cry staly um)

یہ سب سے زیادہ پانی جانے والی قسم ہے۔ یہ دانے پانی کے چھوٹے چھوٹے قطرہوں کی مانند بالکل صاف اور شفاف ہوتے ہیں، انکی جسامت بھی کا مین پن کے سر یا اس سے دو گنی ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ سر، سر اور بازوؤں پر زیادہ ہوتے ہیں۔ ان میں غارش زیادہ نہیں ہوتی، اس طرح کے دانے بھار، گرمی یا سخت ورزش کے بعد بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔

## سرخ گرمی دانے (Miliaria Rubra)

گرمی دانوں کی اس قسم میں غارش بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے سرخ اور پانی سے بھرے دانوں پر جب غارش کی جائے تو ان میں پیپ پڑ سکتی ہے۔ یہ دانے

جاتی۔ پروفیسر اینڈی نے بتایا کہ ہر شعبے میں ایسا نہیں ہے کچھ شعبوں میں غیر ضروری سرجری زیادہ ہے اور کچھ شعبوں میں کم ہے۔ برطانیہ میں "شوگر سرجری" کے سالانہ 10 ہزار آپریشن کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے غیر ضروری ہوتے ہیں۔ پروفیسر کی بات میں کافی وزن ہے۔ کچھ ڈاکٹروں کا کہنا یہ ہے کہ ہم نے کبھی کبھی دیکھا ہے کہ آدمی ناک دکھانے جاتا ہے تو بعض ڈاکٹر اس کو آپریشن کے لئے لے آتے ہیں اور لگاتے ہیں۔ وہ ایسی مہترنگی کرتے ہیں کہ چند گھنٹوں میں آپریشن نہ ہوا تو ناک کے مرض میں مبتلا شخص "ڈل" کے در سے سر جاکے گا۔ وہ کہتے ہیں "آ جا چھری کے نیچے۔"

کچھ ہسپتالوں کے بارے میں اس قسم کی شکایات عام ہیں، یہ بھی سنا ہے کہ بعض ڈاکٹر آپریشن کرتے ہی نہیں۔ مریش کو آپریشن تجویز دیکھا کر کہہ دیتے ہیں "جاء، تمہارا کام ہو گیا، مریض کو رات بھر سو رہا ہے۔"

آکسفورڈ یونیورسٹی میں انسجیور پروفیسر ٹریسی نے بھی اس سے متا جہاں بیان دیا ہے۔ ڈاکٹر ٹریسی نے بعض صورتوں میں "شوگر سرجری" کو غیر ضروری قرار دیا۔ وہ کہتی ہیں کہ بہت سی ادویات سرجری کی فوٹ نہیں آتے دیتیں۔ ان کے بقول درد کی صورت میں اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے۔ اور اس کے نفسیاتی اثرات کے طور پر درد کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لیے جدید زمانے میں ڈاکٹر وہاں مریض سے کم سے کم تعلق پر بھی کام ہو رہا ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق "بہر مریش اور ڈاکٹر کا باہمی رابطہ کم سے کم کر کے مریض کو صحت مند ہونے کا تاثر دے سکتے ہیں" لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر جگہ ہر شخص کسی نہ کسی پروفیسر کی حاشا میں ہے۔



# ہر کسی کا آپریشن مت کیجئے

## آکسفورڈ یونیورسٹی کے ماہرین نے ہزاروں آپریشن کو غیر ضروری قرار دے دیا

آکسفورڈ یونیورسٹی کے ہسپتال کے سرجن پروفیسر اینڈی کا کارڈ شوروہا کے معروف آنکھ پٹک سرجنز میں ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ بہت سے آپریشن غیر ضروری طور پر کیے جا رہے ہیں۔ آپریشنوں سے پہلے کچھ ٹیسٹ ضروری ہیں جنہیں کے بغیر ہی مریض کو آپریشن تجویز کر لیا جاتا ہے۔ کسی بھی آپریشن سے پہلے ہر طرح کے ٹیسٹ کر لینا چاہیے، جیسا کہ پندرہ سال پہلے ہی ای سی بی، خون اور یورین کے ٹیسٹ بعض صورتوں میں دوسرے ٹیسٹ بھی لازمی ہیں۔ ورنہ سرجری کے نام پر مریض کو لانا لینا ٹھیک نہیں۔ مریضوں، ریزہ اور مریضوں کے حوالے سے کچھ سرجریاں ہا جوازی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر وہاں پہلے دوا لیتی کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ مریض دوا سے ٹھیک ہوتا ہے یا نہیں۔ "فہمیں نے جلدی میں آپریشن کرنے والوں کو"

دن صحت درجن" قرار دیا۔ بقول پروفیسر اینڈی کا "ہزاروں آپریشن ہا جواز کر دیے جاتے ہیں۔" بسا اوقات توروہ کے خاتمے کے لیے کبھی سرجری کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ چھٹے اکڑنے کی صورت میں بعض سرجن آپریشن تجویز کی دیکھ بڑھا دیتے ہیں۔ گردوں کی ٹرانس پلانٹیشن میں بھی بسا اوقات احتیاط نہیں برتی

زندگی سے ہے۔ حتیٰ کہ خوراک اور اس کا رکن بہن بھی اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت میں ایک شعبے کی سربراہ ڈاکٹر مارلین کے مطابق ٹائپ ٹو براہ راست زچہ کی صحت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ تاہم ابھی یہ پتہ نہیں چلا یا جاہا کہ یہ وائرس پسینے کی صورت میں کسی دوسرے انسان کو لگ سکتا ہے یا نہیں۔ متعدد تحقیقات کے مطابق یہ دونوں اقسام کے وائرس جلد کا جلد سے ملاپ کی صورت میں ایک شخص سے دوسرے شخص کو منتقل ہو سکتے ہیں۔ گلے سے لگنے کی صورت میں اس مرض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ انکس وی وی دن نامی بیماری مدہ کے باسیر کا باعث بنتی ہے۔ امیر ممالک میں یہ پتہ نہیں لگ سکا کہ انکس وی وی دن کا پتہ کیا ہے۔ حرقی یافتہ ممالک کے زیادہ تر خواتین میں پایا جاتا ہے۔ اکثر اوقات انکس وی وی دن کیس نہیں ہوتا کہ وہ یہ وائرس لیے پھرتی ہیں۔ اس کی بہترین مثال تاجا نہیں ہوگی۔

# چہرے پر غارش کا علاج

زخمی سے ہے۔ حتیٰ کہ خوراک اور اس کا رکن بہن بھی اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت میں ایک شعبے کی سربراہ ڈاکٹر مارلین کے مطابق ٹائپ ٹو براہ راست زچہ کی صحت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ تاہم ابھی یہ پتہ نہیں چلا یا جاہا کہ یہ وائرس پسینے کی صورت میں کسی دوسرے انسان کو لگ سکتا ہے یا نہیں۔ متعدد تحقیقات کے مطابق یہ دونوں اقسام کے وائرس جلد کا جلد سے ملاپ کی صورت میں ایک شخص سے دوسرے شخص کو منتقل ہو سکتے ہیں۔ گلے سے لگنے کی صورت میں اس مرض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ انکس وی وی دن نامی بیماری مدہ کے باسیر کا باعث بنتی ہے۔ امیر ممالک میں یہ پتہ نہیں لگ سکا کہ انکس وی وی دن کا پتہ کیا ہے۔ حرقی یافتہ ممالک کے زیادہ تر خواتین میں پایا جاتا ہے۔ اکثر اوقات انکس وی وی دن کیس نہیں ہوتا کہ وہ یہ وائرس لیے پھرتی ہیں۔ اس کی بہترین مثال تاجا نہیں ہوگی۔



## ڈاکٹر نفراز

عالمی ادارہ صحت نے اقوام عالم کو چہرے پر غارش کی شدت سے خبردار کیا ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق تقریباً آدھی دنیا یعنی 3.75 ارب سے 4 ارب تک لوگ اپنے چہرے پر غارش کے وائرس لیے پھرتی ہیں۔ یہ وائرس چینجی وی سے انسان کو بوجھ لیتا ہے۔ یعنی اور بچنے کی پیدا ہوئی اور پھر کبھی غریبے میں اس وائرس نے "گھبرا ڈال لیا۔" Herpes Simplex Virus 1 نامی یہ وائرس چہرے سے چپک جاتا ہے۔ مریض کے ساتھ ساتھ تو جو بھی اس کی نقل چل جاتی ہے۔ 15 سال سے 49 سال کی عمر میں یہ انکس وی وی میں چل جاتا ہے۔ دنیا بھر میں اس کے مریضوں کی تعداد 42 کروڑ ہے لیکن ان کا علاج ممکن ہے۔ اس مرض کا تعلق دراصل انسان کے مدافعتی نظام اور طرز

# ذیابیطس کا علاج

## پیشاب اور سبزیوں کا استعمال فیاض کو ٹال سکتا ہے

## ڈاکٹر فیصل عثمان

پاکستان میں پھل اور سبزیوں عام کی قوت خرید سے باہر ہیں۔ 3 سو روپے کو سبب ہر 150 روپے کو لینے خریدنے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ رمضان بازار خوب بنتے ہیں مگر وہاں پھلوں اور سبزیوں کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں۔ "کچھ" پر بیضا سبزی یا پھل فروش شاپر میں جو کچھ بھی ڈال دے گا اسے ہی قیمت دے جاتے ہیں مگر شاپر

لیا جائے ورنہ لانے کے لئے تیار رہیں۔ اس شاپر میں کچھ نہ کچھ ضرور خراب فلیش گے۔ طبی ماہرین کے مطابق دینش میں بھی لوگ اپنی صحت سے انصاف نہیں کر رہے۔ پھل اور سبزیوں کم کھانے والے گردنوں اور افراد فیاض کا شمار ہو سکتے ہیں۔ صرف برطانوی میں ان کا کم استعمال کرنے والے 120 گریڈ افراد کی صحت خطرے میں ہے۔ وہاں پھل نہیں کھائیں گے ہسپتال جا رہے ہیں۔



ڈاکٹر وہاں نے انکس وی وی دن کے لیے اس حوالے سے صحت مند سے متعلق تنظیم نے باغیوں میں سروے میں کیا جوابی ماہ 17 جون کو ختم ہوا ہے اس سے پتہ چلا کہ برطانوی باشندے پینڈو کی فروختی کے باوجود سبزیوں کی ضرورت سے 25 فیصد کم پھل اور سبزیوں کھاتے ہیں۔ لکی صورت میں انکس (اور ہمیں بھی) بہاریوں سے کون بچا سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ۔ اس تنظیم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے پھلوں اور سبزیوں میں اپنی غذا ایت رکھی ہے جو یا پھل جیسے میوہی مرض سے بچا سکتی ہے یا تھل سکتی ہے۔

سروے میں 60 فیصد لوگوں نے کہا کہ وہ روزانہ سبزیوں کھانا چاہتے ہیں مگر 23 فیصد کے نزدیک یہ بہت لمبی ہیں۔ 10 فیصد کہتے ہیں کہ ان کے پاس سبزیوں کا پتہ نہیں ہے۔ اسے پچنے کے لئے ہڈیاں چھانچتی ہیں۔ یہ کام کون کرے؟ کون پکا کرے اور کون کھائے۔ 16 فیصد کے نزدیک انکس وی وی دن کی جلدی ہوتی ہے ایسے میں سبزیوں کا استعمال ممکن نہیں۔ سروے کے دوران کو لوگوں کو بتایا گیا کہ بہت سے پھلوں اور سبزیوں میں پکٹی

امراض سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ نیچر ٹی وی تنظیم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کوئی نسل کو تکلیف دے جانے کے لیے اقدامات کرے ورنہ برتیسرا بچہ مونا پکا دکھار دیا جائے گا۔ پامری سکول چھوڑنے سے پہلے اس کا وزن بڑھ جائے گا، ایسے بچوں میں ذیابیطس کے اندیشہ بھی بڑھ جائیں گے۔ برطانیہ میں ٹیکس لینے والے افراد اہم اے ٹیکس لینے سروے میں سامنے آنے والی "کم خوراک" کا تشریحیاتی قرار دیا ہے۔ "ہم لوگوں سے کیا کہہ رہے ہیں کہ وہ صرف اپنا ٹائٹ تنگ چل لیں، اپنی خوراک میں پھل اور سبزیوں کی مقدار بڑھائیں، تھوڑی سی ورزش کریں تو اللہ تعالیٰ انکس یا ذیابیطس سے بچائے دے گا۔ یہی نہیں، اس سے تاجا نہیں اور جلدی مرض میں بھی کی جاتی ہے۔ یہ برطانیہ میں اب ابھی خوراک کے لیے کم شروع کی جا رہی ہے۔ یہ تحقیق ہمارے لیے بھی ایک سبق ہے۔ ہم تحقیقات کو آگے کر سکتے ہو دنیا بھر میں بہاری ہیں ان سے قائلہ کھانا کم خوراک یا ذیابیطس پھیل کر سکتا ہے یا اس صحت مند معاشرے کی مدد کر سکتے ہیں۔



## رحمی فیصل

”جیسا کہ کسی قومیں جاننے کے بعد پالی مذاہب الدین پر قلم اُٹانے کا۔ الدین کا چرچہ پالی مذاہب میں بھی لکھانے کا ہر کوئی ہے پوچھنے کا کیا حکم ہے میرے آقا“ اسے حکم ہے کہ ”تمہاری قلم ہاں آؤں پرست کرو اور پہلی طرح قلم بھی ہاں آؤں پرست ہو جائے گی۔ تمہاری ٹھک کرناؤں پر بننے والی قلموں نے مغرب میں کئی ریکارڈ توڑے ہیں مگر یہ ریکارڈ ان کی محنت سے ٹوٹے ہیں۔ معصومہ جات پر بھی ہر اصول تحقیق اور مذاہب الدین کا کوئی ہے چنانچہ نے حق ان قلموں کو کامیابی سے مسترد کیا ہے وہ نہ وہی قومیں ہمارے ہاں مقیم تھیں کہ مذہب کا معصومہ ہی ہوگی۔“

پالی وڈ کے ہدایتکاروں کو ایک "پالیڈا" ہے۔ وہ فلمیں تو مشرقی  
موضوعات پر بناتے ہیں لیکن کرداروں کا چہرہ نگہوں میں سے ہی  
کرتے ہیں۔ ہم مزید پیچھے جا رہے ہیں۔ پالی وڈ کا عیال ہے  
بھارت، پاکستان اور مشرق وسطیٰ کے اداکار اچھا کام نہیں کر  
تے۔ ان کے پاس فن کی کمی ہے، پالی وڈ کے میدان پر نہیں ہیں اس  
لیٹا گنوا کر رہے ہیں۔ سرگرم ایسا نہیں ہوگا۔ یہ کہہ دیا ہے اللہ  
دین کے چہرے ہیں۔ الدین فلم میں پالی وڈ کے چہرہ اداکاروں کا  
چہرہ ہو چکا ہے عمرو دوسرے مالک کے ڈھنگ اور پرہیز گار کے  
ہوتے ہیں۔ مکملے دلوں اس فلم کا ایک اشتہار بھی دوزی فلم کی  
جانب سے شائع ہوا تھا۔ آپ اصول نے نہ چند عیسائیں اپنا پانی  
کرنے کی جرات اٹھائی تھی ہے۔ اشتہار میں بیوہ الدین  
اور بیوہ دین یا یمن کے انتخاب کے لیے "پیشکشیں" طلب کی گئی  
تھیں۔ اشتہار میں رچی نے اپنی ہی فلم الدین کے لئے کرشماتی  
شخصیت کے مالک اور بھارتی طور پر فٹ 18 سے 22 سال  
کے بیوہ وڈ سے رابطہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ بیوہ کو اچھا گونگا بھی  
ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے الدین گنگنا نے بھی اور نہ برصغیر کی  
بیوہ دین کیسا نامیں گی۔ سروس سے بے بہرہ دینی بھی اس کے لیے  
فٹ نہیں۔ بیوہ دین یا یمن کے کردار کے لئے خوبصورت شہزادی  
بھئی اداکار کی ضرورت ہو گونگا کی جو بیوہ بھی دکھائی ہو۔  
کرشماتی صلاحیتوں کی مالک اور بھارت اداکارہ علی اس میں فٹ ہو  
سکتی ہے۔ فلم کی شوٹنگ جولائی 2017ء سے ستمبر تک جاری رہے  
گی۔ شاید بھارت سے انہیں کوئی اداکار مل جائے۔ ایک رچی اس  
کڑا دھرم گنوا اداکار کا مہنگی زر بھرت ہے۔ جو "دھرم گنوا" میں گنوا  
کے جوہر دکھائے ہیں تاہم ابھی کیچھ نہیں ہوا۔

1992ء میں ہالی وڈ نے مشرق وسطیٰ اور اسلامی لوگوں کے مابینوں پر کئی فلمیں جاکا شروع کیں، لیکن ان میں سے چاروں اچل کوئی ویسے نہیں رہیں اور ان کو امریکا کا ویسے ہی گنہگار قرار دیا۔ یہ بات تسلیم کرنی چاہیے کہ اس وقت سے وہی اسلام ان پر تل گیا۔ بہت اور چاروں ماحول پر پڑنے والی فلموں میں بھی ہالی وڈ کے اداکاروں نے

*Handwritten:* 10/10/10

[illegible]

مارگت کے ایک کالے دھندے میں معاونت کرتے نظر آئے۔  
اس فلم میں وہ خفیہ طور پر دیہیہ تعلیم جاکر سیکھ کر گئے کے  
دھندے میں ملوث تھے۔ اس طرح ہرگزیشن میں راجکار نے  
مفتز واداکاری کی۔ ایک سوال کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ "مجھے  
پالی وڈ میں اقربا پروری سے کوئی لگائیت نہیں، مجھے صراستام میں کیا  
ہے۔ مجھے میری مرضی کے مفتز واداکاری میں ہے۔ میں۔ مگر میں  
دوسرے لگائیت کو بھی مگر میں پورے لگائیت ہوتا ہوں۔ اس سے کوئی فرق  
نہیں چڑتا کہ وہ کسی جگہ سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں کاست  
نہونا چاہئے۔" پوری وڈ میں بڑے خانہ دھندوں سے تعلق نہ رکھتے  
والے فنکاروں کو کچا جارا ہے۔ اسے لگائیت کو آگے آنے کا موقع  
نہیں مل رہا۔

ایستاد بھ بچن اور رشی کپور کی جوڑی

ہوئی کی نفی فلم "102 نائٹ آؤٹ" میں ایچ بی جین اور شی کپوری جوڑی بہت عرصے بعد تاثرین کو دیکھنے کو ملے گی۔ مگر ایچ بی جین اور شی کپوری جوڑی کا تعلق ان فلم میں 75 سالہ شی کپوری کے والد کے کردار میں ہیں۔ دونوں کا کردار اکبر امراتھوٹی اے بی بی کے انجی کے بعد 20 سال بعد ایسا کرتے ہوں گے۔ فلم میں دونوں لیجنڈہ الا کارٹ وکھائی دے رہے ہیں۔ ایچ بی جین 102 سالہ بڑے کا کردار ادا کر رہے ہیں جو زندگی کی 102 ویں نائٹ آؤٹ ہے اور شی کپوری 102 نائٹ آؤٹ میں بھی چاہتا ہے۔ فلم کا نام ایک علاقائی فلم "102 نائٹ آؤٹ" سے چوری کیا گیا ہے لیکن اسکی کہانی ڈائریکٹر جوگی کی کامیاب فلم 102 نائٹ آؤٹ سے بہت مختلف ہے۔ مصنف اور ڈائریکٹر سماجی جوگی کو اس چوری پر کوئی اعتراض نہیں۔ فلم "فیل" کے آخری مراحل میں ہیں جو جلائی میں فلم بندی مکمل کر لی جاتی ہے۔ پھر ایچ بی جین ہوگی۔ فلم اس کے لئے شاید ڈیڑھ میں پیش کی جائے۔ لیکن دسمبر میں ہی سری عوی کی فلم "تہار ویسلو" ریلیز ہونے والی ہے۔ جس میں وی بی جین نے سری عوی کا متبادل کانا "ہوا ہولی" سے انداز میں مگر شرعے کے ساتھ شامل کر لیا ہے۔ اس گانے کو صرف وی سی نہیں ہی کیا گیا بلکہ اصل پروڈیوسر کو کرینڈ بھی دیا گیا ہے۔ اب دیکھتے ہیں فلم کی ریلیز کے وقت میں کون کیسے جیتا ہے وی بی جین یا ایچ بی جین۔

وایو اس تحریری ڈی سی پر

[illegible]

1111

[illegible]

## ہماری لوک کہانیوں میں ہالی وڈ کی دل چسپی

کے پیروں میں جا رہی تھی۔

اگلے کمار کا تالیف سے پریم کتھا!

عادت میں لوابٹس کی شادی کی ہے۔ ہماری فلموں میں لوابٹس کے استعمال پر جھگڑے اور پھیلنے کی کڑی پٹی بھی لائی۔ تاہم یہی اسی لئے دکھائی دیں گی۔ یہ ہے کہ ان کی ایک مشکل۔ یہ موضوع اس لئے کہ کہل کو بھی برا کیا ہے۔ ان کی ہی فلم کا نام ہے "گلیٹ ایک پریم تھا"۔ موضوع اچھا نہیں ہے مگر فلم کا میڈیائی ہے اور مخرج اس سے بھرپور اس لئے کہ ایک ڈائلاگ ہے "اگر تیرا بہانہ اچھا ہو کہ بے نیچ جیجی اور اسکا ہے تو میں تیرا سے کیا کیا ایک نو ایلٹ نہیں دلا سکتا"۔ اس لئے کہ جب اچھی بات کو لے کر لوگوں کو پہنچانے تو اسے زیادہ زیادہ چڑھا دیتا ہے۔ کھر میں ایلٹ تو ہے ہی نہیں اور اسے ہر حال میں دوسرے لوگوں اور خیریں کے ساتھ بھی کھڑی پائی باری کا انتظار کرنے سے گریز ہے۔ اچھو نہیں۔ وہی آدمی دگر سے چل جاتی ہے۔ وہ بھی ہے "اب میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی، ایسے ماحول میں میرا گھر نہیں ہوگا"۔ ساری پریم کہانی ایک نو ایلٹ کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے۔ وہی نوٹ جانتے ہیں۔ شروع ہوتی ہے کہانی۔

فلم ہماری حکومت کی پالیسی کے عین مطابق ہے۔ حکومت ڈیولپ ہونے کے لیے عوامی شعور بیدار کرنے کی ضرورت پر زور دے رہی ہے۔ ہمارے میں اس فلم کی توقع متعینیت کے پیش نظر شاد و خوش خان نے اپنی فلم کی

[illegible]

سری ویوی اور بونی کپور میں بول چال بند

سری دیوی ترشہ کی میٹھوں سے اپنی فی الحال Mom کی تیاری میں  
مکمل ہوتی ہیں۔ دیوی کپور سے ان کی ملاقات اور باجیس میں جگ اور شام  
کو ایک دو چھوٹوں میں ہوتی ہیں۔ میٹھ شوک سے پہلے سالانہ ایک  
گرتے وقت شام کو اور دوسری پر ایک دو چھوٹوں کے بعد ان بھر کی  
مکمل ہوتی ہیں۔ چھر سری دیوی کو سونے چلی جاتی ہے۔ یہ فلم جلد ہی  
فراموش کی جائے گی۔

بولی کیوں ہے اس کی عمر 53 سال کا اور سہری دہائی کے لیے ایک تحفظ قرار دیا ہے۔ اس کی پہلی سہری دہائی اور ایک لڑکی آرپی کے گرد موقوف ہے۔ سہری دہائی کی "ہم بولی" ہے۔ وہ ان کی فلموں کی طرح اس میں بھی نوجوان آرپی کی جان بھاتی ہے کسی سے معلوم وہ ہے وہ خود کوئی کرنا چاہتی ہے عمر میں وہ (بڑے شہد کیانی سے ملحق) سہری دہائی لکھ چکی ہے اور اس کو دیکھنے کے حرم میں جانے سے بھاگتی ہے۔ یہ وہ ہیں کے لئے کیوں ہی بات نہیں۔ یہیں سے اصل کہانی شروع ہوتی ہے۔

جب پیری مٹ گئی

اور کھانا شروع کیا۔ چوتھوں میں شاد رخ خان کے ساتھ کوروا اور کرجی  
 ہیں۔ اب یہ قسم "بہی ست کل" میں بھی ان کی بہرہ من  
 ہے۔ "اب نے خان جوڑی" کی سال پہلے ملیر ہوئی تھی۔ جس  
 کے بعد شاد رخ خان اور کھانا میں معاشرے کی خبر بھی مقرر  
 عام پر آئے تھیں۔ ہم ان سڑی میں مگر پھر شروع ہوئی۔ لوگوں





# سپیشل رپورٹ

## دنیا



برطانیہ میں 2017ء

میڈیا اور سپورٹس اور وزیر برائے 'برابری' بھی رو چکے ہیں۔ ماریا ملین کے استعفیٰ کے بعد انہیں ہی منسٹر برائے برابری بنایا گیا تھا۔ یہ عہدہ حاصل کرنے والے دو پہلے پاکستانی نژاد برطانوی تھے۔ اس کے فوراً بعد وہ پرائیوی کوئٹہ منتخب ہوئے۔ وہ مذہبی آزادیوں کے حاکم ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عیسائیت برطانیہ کا مذہب ہے اور تمام مذاہب کے لوگوں کو یہ بات تسلیم کرنی چاہیے۔

وہ سمجھتے ہیں کہ یورپی یونین کو مضبوط بنانے کے لیے اس سے بہتر وقت نہیں ملے گا۔ فروری 2016 میں صدر برائے ایکسپورٹ کنٹرول آرگنائزیشن نے ایک ای میل میں اپنا حکم نامہ دے کر ساجد جاوید کو مددگار مقرر کیا۔ انہوں نے یہ معاملہ وزیر اعظم کے سامنے اٹھانے کا ذکر کیا کیونکہ ساجد جاوید نے ان کی رائے کے برعکس کام کیا تھا۔

خالد محمود

13 جولائی 1967ء کو پیدا ہوئے والے خالد محمود کا شمار برطانیہ کے منجھے ہوئے سیاستدانوں میں ہوتا ہے وہ 2001 سے مستقل رکن پارلیمنٹ منتخب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے برصغیر سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی، دوران تعلیم وہ فریڈ کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ وہ برصغیر میں کوئٹہ منتخب ہوئے 2001 میں لیبر پارٹی نے انہیں "پیری بار" سٹیٹ کے لیے منتخب کر لیا گیا۔ مگر ان کے منتخب ہونے کے بعد مقامی سطح پر لیبرل ڈیموکریٹ میں اضافہ اور لیبر پارٹی کے ووٹ میں 16 فیصد کمی ہوئی۔ خالد محمود نے صحت سے لیبر پارٹی کے ووٹوں میں اضافہ کیا۔ اور مضمونی اکثریت سے جیت گئے۔ 2010 میں وہ دوبارہ رکن منتخب ہوئے۔ 10 نومبر 2005 کو انہیں ہوم سٹار کا پارلیمانی سیکرٹری بنا دیا گیا۔ 6 ستمبر 2006 تک اس عہدے پر تعینات رہے۔ ان کا شمار اپنے ہی وزیر اعظم کے مخالفین میں ہونے لگا تھا۔ انہوں نے ایک خط میں ٹونی بلیئر سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر دیا، انہوں نے لکھا کہ انہیں حالیہ معلومات سے انتہائی صدمہ پہنچا ہے۔ وہ اسامہ بن لادن کی پاکستان میں موجودگی کے بھی شدید ناقد ہیں۔ 2013 میں برصغیر کاٹنے پر پابندی عائد کی تو دوسرے طالب علموں کی طرح وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ "کاٹنے کے اس فیصلے پر مجھے تشویش ہے، یہ ایک عجیب و غریب مسئلہ ہے جو کاٹنے کی انتظامیہ نے اختیار کیا ہے۔ میری کچھ میں نہیں آتا کہ مقامی طالبات کو ان کے اپنے مذہب اور ایمان کے مطابق، جو وہ مناسب سمجھتی ہیں وہ پہننے کی اجازت کیوں نہیں دی جارہی؟" وہ دراصل ان کے حقوق کے تحفظ کا معاملہ ہے۔ کاٹنے کو گنگ لسل اور مذہب سے بالاتر ہونے کا مظاہرہ کرتا چاہیے۔ یہ کوئی ایسی مثال نہیں جو طلبہ میں قائم کی جائے۔" بیان کے اعلان کے بعد انہیں پارٹی سے ڈاؤن آف کاٹن میں انہوں نے کئی مرتبہ اپنی پارٹی سے مختلف روپ اختیار کیا۔ انہوں نے برطانیہ میں پھیلنے لگی ڈی کارڈ جاری کرنے کی مہم میں حصہ لیا، انہوں نے تعلیم اداروں کی

فیصلوں میں اضافے اور انسداد دہشت گردی کے قوانین میں تبدیلی کے حوالے سے اپنی الگ رائے دی۔ کئی ارکان اسمبلی نے عراق جنگ کی مزید تحقیقات کا مطالبہ کیا تو وہ اس کے ساتھ ہو گئے۔ یورپی یونین ریفرنڈم میں انہوں نے پہلے جابل یورپی یونین سے ملحدگی کے حق میں رائے دی لیکن فروری میں وہ ایکٹریٹس کے مخالف ہو گئے اور یورپی یونین میں رہنے کے حق

دایاں بازو کہتے ہیں۔ مارچ 2017ء میں انہوں نے مانچسٹر گولڈ سے ٹکٹ کے لیے اپنا پی کیا اور کافی بحث کے بعد انہیں ٹکٹ مل گیا۔ دراصل اس سٹیٹ پر پہلے مبنی انتخابات ہونے تھے۔ لیکن عام انتخابات کی وجہ سے مبنی انکوائسٹری کر دیے گئے۔ ان کی بیٹی مریم خان بھی مانچسٹر سٹی کونسل کی ممبر ہیں وہ ایک بے اور دو بیٹیوں کے باپ ہیں۔

سیاست کر رہی ہیں۔ انہوں نے مختصر منتخب ہونے کے بعد صادق خان کی نشست پر انکوائسٹری لڑا تھا اور مئی 2016 میں عوام نے انہیں منتخب کر لیا۔ وہ کوئٹہ کے علاقے سے تعلق رکھتی ہیں، ان کی ماں کا تعلق پولینڈ اور باپ کا پاکستان سے ہے۔ ان کی ماں معروف گلوکارہ ہیں۔ دونوں میں رابطہ اس وقت قائم ہوا جب ان کی ماں اپنے بیٹے کے ساتھ پر قادم کرنے لندن آئی تھیں۔ پھر

لنڈن کے تبدیل کیے اور ہر گھر سے بدتر تھا اور یہ تمام لوگ ایک گھر میں چھ رہیں کے ساتھ رہتے تھے اس کی ماں اپنے بچوں کو بہترین تعلیم دلوانا چاہتی تھی لیکن اس کا مستقبل اس کے باپ کے ہاتھوں سے ہی غیر محفوظ تھا۔ اپنی ماں کے ساتھ رہنے والی اس کی دوسری بہن لندن میں کافی پریشان تھی، ڈپریشن تھا مستقبل کا خوف تھا اندیشے تھے باپ کی جہاد اور گھر بھری ٹھوکر اسے رشتہ کی جس کی مرتبہ خودکشی کی کوشش بھی کی مگر ناکام رہی۔

اس کی ماں نے ہارشا کو اپنے شوہر کے قلم سے بچانے کے لیے پاکستان بھیج دیا تھا۔ جہاں اس کی شادی 15 سال کی عمر میں کر دی گئی جس سے اس کے 3 بچے پیدا ہوئے۔ واپسی پر اس نے اپنی ماں کی رہائی کے لیے تحریک شروع کی۔ سن 2000 میں 14 سال جیل کاٹنے کے بعد اس کی ماں کو رہائی مل گئی۔ اس کی ماں اس کا انڈیز ٹیلی جی اس کی ماں کا خواب ابھی گھریلو زندگی تھا اس نے اپنی زندگی میں سابق امریکی صدر براک اوباما کی کتاب پڑھ کر بھیجی جس کا عنوان تھا میرے باپ کے خواب۔ اپنی ماں کے خوابوں کو پورا کرنا چاہتی تھی۔ ہارشا کا کہنا ہے کہ وہ 11 اور 13 سال کی اپنی بہنوں کی بھی ماں کی طرح پرورش کرنے لگی۔ ماں کے ٹیل جانے کے بعد ان کا کوئی سہارا نہ تھا اور اس نے مقامی ہسپتالوں میں کپڑے دوڑنے کی نوکری کی۔ اسے وہ کام اس عمر میں کرنے پڑے جب زندگی سے لطف اٹھایا جاتا ہے۔ وہ منظر آج بھی نہیں بھولی جب وہ پہلی مرتبہ اپنی ماں سے ملنے ٹیل گئی، وہاں سے نکلے وقت آنسو کے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ وہ کہتی ہے کہ "اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں اب اپنی ماں کی ماں ہوں۔ ماں کی دیکھ بھال بھی میرے ذمے ہے۔ گھر یا تو ہم پہلے ہی کو بیٹے ہیں اب ٹیل میری ماں کا گھر ہے اور بوسیدہ مکان میرا اور اس میں اپنی بہنوں کی بھی ماں کی طرح پرورش کرنے لگی۔ ہم نے زندگی کے آغاز میں ہی سب کچھ خود دیا تھا بڑی بدقسمتی تھی۔"

ہارشا نے کاٹنے جو ان کر لیا یہاں سے اس نے اپنی ماں کے لیے ساتھی طالب علموں کے ساتھ ایک ہم چلائی۔ اس نے

## ناز شاہ کی کہانی بہت دردناک ہے، ان کی ماں کو شوہر کے قتل کے جرم میں 14 سال کی سزا سنائی گئی

## یاسمین قریشی پہلی مرتبہ 2010ء میں برطانیہ میں رکن منتخب ہوئیں، انہیں بھی "ممبر پارلیمنٹ آف دی ایئر کا ایوارڈ" ملا

عمران حسین

شادی ہو گئی۔ لیکن چٹ منگنی بنت بیاہ کی طرح چٹ شادی پٹ طلاق بھی برطانیہ میں عام ہے۔ وہ بچوں کی پیدائش کے بعد ماں باپ کے راستے جدا ہو گئے۔ روزنامہ انکوائسٹری کے لیے ماں کو کئی نوکریاں کرتا پڑیں۔ روزنامہ نے پہلی نوکری سینٹ میری سکول میں کی۔ وہ ڈاکٹر بننا چاہتی تھی لیکن میڈیکل کی فیس اس کے بس میں نہ تھی۔ لہذا اس نے میڈیکل کالج کیمسٹری میں ڈگری حاصل کر لی۔ فیس ادا کرنے کے لیے اسے کئی نوکریاں کرنی پڑیں۔ تعلیم کا شوق تھا، اچھے نمبروں کی وجہ سے کارڈرپ مٹا شروع ہو گئے اور چھ سال کی عمر میں اس نے میڈیکل کی تعلیم کے لیے گیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور بالآخر ڈاکٹر بننے کا خواب پورا کر لیا۔ اس نے پبلک ہیلتھ میں سوشلائزیشن کی اور عالمی صحت و ایمرجنسی و انسائی امداد میں بھی ڈگری حاصل کی اور کئی سال مشرق وسطی، افریقہ اور ایشیاء میں انسانی خدمت میں گزار دیے۔ مئی کونسل کی رکنیت سے انہوں نے سیاسی کیریئر کا آغاز کیا۔ انتخابی مہم کے دوران انہیں پولینڈ اور پاکستان کے حوالے سے تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ 19 اکتوبر 2016 کو انہیں شیف ووزیر برائے سکیل بنا دیا گیا۔

ناز شاہ

برطانوی سیاست میں ناز شاہ کا کردار انتہائی منفرد اور انجانی دیکھنے سے ہے۔ وہ بریڈ فورڈ سے لیبر پارٹی کی ٹکٹ پر منتخب ہوئی

میں بیانات دیتے گئے۔ مئی 2009 میں برطانوی ارکان پارلیمنٹ کے ۵۱ ویں کی جانچ شروع ہوئی۔ میڈیا میں بھی ان کے ۵۱ ٹویٹ پر بات چیت شروع ہوئی۔ تب چند چلا کہا انہوں نے مغربی لندن کے ایک غائبہ ہاؤس میں اپنی فریڈ کے ساتھ کچھ وقت گزارا تھا جس کا رپورٹ 1350 پاؤنڈ بنا۔ انہوں نے 8 سال میں کھانے پینے اور دیگر اخراجات کے طور پر 35 ہزار پاؤنڈ بطور رکن پارلیمنٹ وصول کیے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق یہ بہت زیادہ ہیں۔ فریڈ کے حوالے سے بہت لے دے ہوئی۔ 2014 میں کونین ایگزیکٹو ہسپتال میں کڈنی ٹرانسپلانٹ کی گئی۔ ایک نامعلوم شخص نے اپنی کڈنی عطیہ کی۔ اس شخص کا نام ہسپتال نے آج تک نہیں بتایا۔ ان کے دو بچے اس کی ہی پٹری سے انتقال کر گئے تھے۔

افضل خان

15 اپریل 1958 پاکستان میں پیدا ہوئے والے افضل خان نے برطانیہ میں پھر برصغیر کی ریاستی زندگی گذاری۔ 11 سال کی عمر میں وہ سکول کی تعلیم اجمیری چھوڑ کر برطانیہ چلے گئے تھے جہاں انہوں نے مانچسٹر پولیس میں کانسٹیبل کی نوکری اختیار لی۔ وہ وہاں سولیسٹر بھی بنے۔ 2000 میں انہوں نے سولیسٹر سیاسی کیریئر کا آغاز کیا اور پہلی مرتبہ کوئٹہ منتخب ہوئے پھر تعلیم وارڈ سے 2004-7 اور 2001 میں عوام نے انہیں منتخب

## برطانوی میڈیا ایک نو منتخب رکن کو مستقبل کا وزیر اعظم قرار دے چکا ہے

## شبانہ محمود 2010ء میں شیفڈ ووڈزیر داخلہ اور 2015 شیفڈ ووڈزیر خزانہ تھیں

لیا۔ عوام نے انہیں دوبارہ منتخب کر لیا وہ چلندہ سروسز کے ایگزیکٹو ممبر بھی رہے۔ وہ 2005 سے 2007 تک لارڈ منسٹر رہے۔ انہیں مانچسٹر کا کم عمر ترین پاکستانی نژاد منسٹر کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ مسلم کونسل برطانیہ کے بھی اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری ہے۔ وہ 2004 سے 2007 تک ڈیپارٹمنٹ آف انٹرنی کے ایگزیکٹو فورم کے ممبر رہے۔ 2005ء میں لندن دھماکوں کے بعد انہیں وزارت داخلہ میں پہلے والے انسداد دہشت گردی گروپ کا ممبر بن لیا گیا۔ اس کے بعد سے وہ برطانیہ میں مختلف عہدوں پر فائز ہیں۔ انہوں نے خارجہ گیلو سے نامی سیاستدان کو شکست دے کر کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ خود کو لیبر پارٹی کے صدر بھری کارکن کا

کی طرح وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ "کاٹنے کے اس فیصلے پر مجھے تشویش ہے، یہ ایک عجیب و غریب مسئلہ ہے جو کاٹنے کی انتظامیہ نے اختیار کیا ہے۔ میری کچھ میں نہیں آتا کہ مقامی طالبات کو ان کے اپنے مذہب اور ایمان کے مطابق، جو وہ مناسب سمجھتی ہیں وہ پہننے کی اجازت کیوں نہیں دی جارہی؟" وہ دراصل ان کے حقوق کے تحفظ کا معاملہ ہے۔ کاٹنے کو گنگ لسل اور مذہب سے بالاتر ہونے کا مظاہرہ کرتا چاہیے۔ یہ کوئی ایسی مثال نہیں جو طلبہ میں قائم کی جائے۔" بیان کے اعلان کے بعد انہیں پارٹی سے ڈاؤن آف کاٹن میں انہوں نے کئی مرتبہ اپنی پارٹی سے مختلف روپ اختیار کیا۔ انہوں نے برطانیہ میں پھیلنے لگی ڈی کارڈ جاری کرنے کی مہم میں حصہ لیا، انہوں نے تعلیم اداروں کی

## ساجد جاوید ایک بینک کی 30 لاکھ پاؤنڈ سالانہ کی نوکری چھوڑ کر سیاست میں آئے

## انتہائی غربت میں زندگی بسر کرنے والی خواتین امیدوار بھی کامیابی سے ہمکنار ہوئیں

جن۔ انتخابی مہم کے دوران ان کی ازدواجی اور گھریلو زندگی بھی زیر بحث رہی۔ ان کی والدہ کو اپنے ہی شوہر کے قتل کے الزام میں ٹیل بھیج دیا گیا۔ اپنی والدہ کا کہنا تھا کہ وہ بچتی ہیں کہ ان کی ماں کی شادی مقامی ڈاکٹر سے ہوئی وہ ان کو بہت شکرتا تھا۔ اس کا باپ اس وقت اپنے بھائی کے 16 سالہ بیٹی کے ساتھ اس خانہ کا کوٹھا چھوڑ کر بھاگ گیا جب وہ 8 سال کی تھی اور اس تیسرے بچے کو ختم دینے والی تھی تو اس کا سامان اٹھا کر نکلی میں بڑے سے طریقے سے پیچھا کیا اسے بھی نکلی کی کچلی سیت پر پھینکا، وہ منظر آج بھی نہیں بھولیں۔ یہاں سے وہ ویر پھرتی رہیں صرف 7 سال میں انہوں نے 14

خصوصی افراد کے لیے بھی کئی این پی او کے ساتھ تحریک کردار ادا کیا۔ انتخاب میں کامیابی کے بعد وہ اپنی ماں کے جذبات بتاتے ہوئے کہتی ہے "اپنی کامیابی کی خبر ماں کو سناتے وقت ہم اپنے دست پر جھک گئے، انہوں نے مجھے سینے سے لگا لیا اور ہم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ ہم دونوں ماں بنی کافی دن تک ای طرح آنسو بہاتے رہے۔ میری ماں نے مجھ میں کئی روح پھونکی تھی۔ انہوں نے ہی میرا مستقبل ترانے میں گرا دیا تھا۔ ۱۱۔ اب میری اپنی بیٹی ہے وہ میں بھی اپنی پرورش اس طرح کروں گی جس طرح میری ماں نے میرا خیال رکھا تھا۔"

☆ ☆ ☆



**ORIENT**  
Live in Innovation

**Ultron Plus  
DC Inverter**



ادھر ادھر کی باتوں پہ مت جائیں، اے سی پوری تسلی کر کے لائیں!

اب اورینٹ ڈی سی انورٹر ہیٹ اینڈ کول ایئر کنڈیشنر پر  
چاند رات تک لائف ٹائم وارنٹی آفر



Ultron Plus



Ultron Classic

This offer is valid till Chand Raat



50 Feet Long  
Air-throw



Biggest  
Indoor Unit



Full Money Back  
Guarantee in 1 Year



Japanese PCB



For All Weather



To shop online with **Free Home Delivery** visit [www.orient.com.pk](http://www.orient.com.pk) or call **0300 0455570**

UAN: (042) 111-635-635 Toll Free: 0800-11635. Head Office/Factory: 26-Km Multan Road, Lahore. UAN: (042) 111-111-660 Fax: (042) 35451608, 35451617

Company Outlet Tel: 042-35178485-6, Cell: 0322-4311687

🏠 [Orient.com.pk](http://Orient.com.pk) 📘 [facebook.com/Orient.Pakistan](https://facebook.com/Orient.Pakistan)